جوہر مشاہیر

جسمین دنیا بہر کے تمام بڑے بڑے بادشاہون - بہادرون - عالمون - پیغمبرونکے حالات - یونانی فلاسفرون اور فرنگی موجدونکے قصے - مشہور عورتونکے تذکرے - اور زمانہ حال کے نامی گرامی لوگونکی سوانح عمریان - معتبر و مکمل معہ تصاویر

مولفہ بابو پیاری لال صاحب زمیندار بروٹھا ضلع علی گڈہ - خلف جناب منشی موہن لال صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بہرجن شرقی دہلی ڈویزن - و مولف جوہر زراعت - جوہر نباتات - جوہر حیوانات - جوہر معدنیات وغیرہ

سنہ ۱۸۹۴ء

طبع اول ۱۰۰۰ جلد

قیمت فی جلد عہ

مطبع محمدن پریس علی گڈہ مین چہپی



Paint
rehre. D. Elah

شبیہ بابو پیارے لال زمیندار بروٹھا

ڈاکخانہ پرووا گنج ضلع علی گڈھ مصنف جوہر ہائے ترناشک سیریز

عمر ۲۲ سال سنہ ۱۸۹۳ء

فہرست مضامین

شکریہ

مجھکو اس کتاب کے بنانے مین ذیل کے کتابون سے بڑی مدد ملی ہے اسلیئے اونکے مصنفون اور پبلشرون کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون -

Worthies of the World.
NOTED INDIANS.
Fifty Celebrated men.
Bengal Celebrities.
Beeton's Biogr. Dictionary.
P.S. GREAT MEN.
P.S. NOBLE WOMEN.
P.S. CHINA &c.
Book of Worthies.
Cyaeclopaedia Britanica.
LIFE OF SAYED AHMED KHAN.

حیات نوجوان - تذکرہ تیمور - سوانحمری بابر
سوانحمری ابوالفضل - سوانحمری شیخ بوعلی سینا
ہندوستان کی رانیان وغیرہ -
ایڈین اکثر کتب - کارخانہ پیسہ اخبار
اور کرسچین ٹریکٹ بک ڈپو مدراس کے
یہان چھپی ہین -
&c.

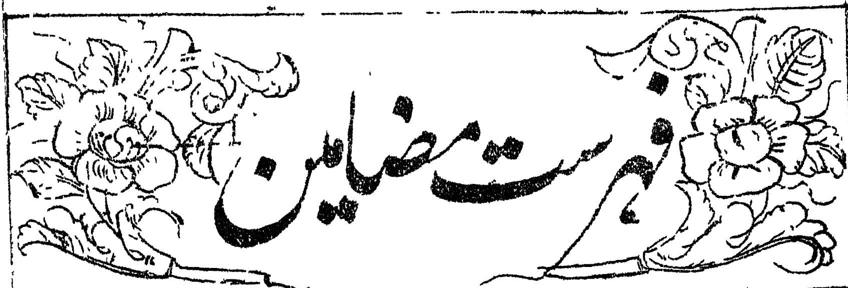
قطعہ تاریخ

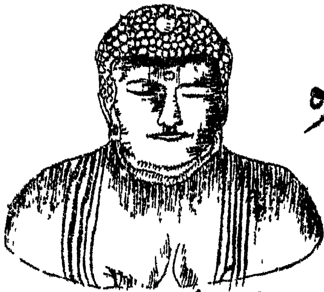
از جناب مولوی الطاف حسین صاحب حالی - پانی پت

میرے مہربان پیارے لعل ایک جوان ہین	جنہین شوق تصنیف و تالیف کا ہے -
وہ جب لکھ چکے علم و فن کی کتابین -	مشاہیر کا تذکرہ اب لکھا ہے

جو تاریخ طبع اسکی پوچھین تو کہدو
مشاہیر کا تذکرہ چھپ چکا ہے

سمبت — سنہ ۱۹۵۱ع بکرمی


فہرست مضامین



فصل (۱) پیغمبر وغیرہ

مہاتما گوتم بدھ Buddha

شری بدھاوتار - ساکیہ منی - یہ کوئی پیغمبر تو نہین تھا مگر بڑا مہاتما اور مشہور فلاسفر تھا - روئے زمین کے ریفارمرون اور مذہبی رہنماؤن مین یہ سب سے بڑا گنا جاتا ہے - آج تمام دنیا مین ایک تہائی نسل انسان اس کے پیرو ہے اور دو تہائی مین سینکڑون مذہب والے ہین -

اس کی تمام زندگی مین ہم کوئی بھی ایسا فعل نہین پاتے جس پر نکتہ چینی کر سکین - کوئی وقت ایسا نہین دیکھتے کہ جسکی تعریف ہم حیرت اور عزت کے ساتھ کرنے پر مجبور نہون - اسنے کبھی نہین کہا کہ یہہ پیغمبر تھا - حالانکہ بعد مین ہندو لوگ اسکو اوتار ماننے لگے - اسنے شاہانہ عیش آرام کو چھوڑ کر فقیرانہ زندگی اختیار کی - خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کے بجائے اونپر قادر ہو کر تکلیف اور ریاضت کو پسند کیا -

یہہ ہندوستان مین ہی پیدا ہوا تھا جہان کی سرزمین اور بھی بڑے بڑے فلاسفرون اور بہادرون کے پیدا کرنے کا فخر رکھتی ہے - اس کا زمانہ ولادت بھی نہایت موزون تھا اوسوقت حقیقت مین ایک ایسے ہی مہاتما کے اوتار لینے کی ضرورت تھی - جبکہ مہابھارت مین بھارت ورش کے تمام عالمون - مدبّرون - اور بہادرون کا ناش ہو چکا تھا تو ایک ایسا اندھیر مچگیا تھا کہ خیال مین نہین آسکتا - جاہل برہمن قوم کے ہادی تھے اور اُن کے چیلے غافل چھتری مُلک کے مالک تھے - بُت پرستی اور شہوت پرستی کا زور تھا مانس مدرا کا پرچار ترقی پر تھا - وید بروودھ ایک ایشور کی جگہ تینتیس کروڑ دیوتا پوجے جاتے تھے - اوسوقت یہہ بہادر پیدا

ہوا اور زور سے اِس نے کہا کہ " اے بھائیو اگر تمہارا مذہب ایسا ہے - تمہارا پرمیشور اور تمہارا وید ایسا حکم دیتا ہے تو غلط ہے مین نہ تمہارے خدا سے ڈرتا ہون نہ تمہاری وید کو مانتا ہون "

باوجودیکہ مخالف گروہ زبردست تھا مگر دروغ کو فروغ نہین - اس کے پیرو ون مین غریب امیر سب شامل ہونے لگے اور بہت جلد اس نے نمایان ترقی اپنے کام مین حاصل کرلی بہت سا حصہ ہند کے باشندون کا اس کا پیرو ہوگیا - اور اسوقت چالیش کروڑ کے قریب انسان اس کے نام لیوا دنیا کے پردے پر موجود ہین - چین - جاپان - برمھا - اور لنکا مین اس کے نام کی عزت خدا کے برابر ہے - بہار دیش مین کپل وستو کا راجہ سدھودن تھا اوسی کے گھر یہہ تقریباً چھ سو برس قبل از عیسےٰ پیدا ہوا تھا - اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا تھا اور بڑی خواہش مین پیدا ہوا تھا اسوجہ سے اسپر بڑا لاڈ تھا مگر اُس پیار کا اوسپر کچھ بھی بڑا اثر نہین ہوا - یہہ بجائے کھیل کود کے ایک جگہ بیٹھا ہوا معلوم کیا سوچا کرتا تھا - فن سپہگری کا گو اسکو شوق نہ تھا مگر اسمین نہایت مشاق اور مشہور تھا -

ما اِس کی سات دن کا چھوڑ کر مر گئی تھی - بیس برس کی عمر مین اِس کی شادی ہوئی دس سال تک یہہ گہرست اشرم مین رہا اور ایک لڑکا پیدا ہوا - مگر ایشور کو منظور نہ تھا کہ یہہ موہ جال مین پھنسا رہے تمام دنیا کا گرویدہ رہے اور اس کا مشن پورا نہو - ایک روز اس کی سواری بازار مین نکل رہی تھی کہ اسنے ایک بڈھے آدمی کو دیکھا جس کے دیکھنے سے دلپر ایسا اثر ہوا کہ جوش جوانی کی گھٹا سی اُتر گئی - دوسرے روز بھی سیر کر رہا تھا کہ ایک بیمار پر نظر پڑی جس نے یہہ غضب ڈھایا کہ اسے اپنا جسم بھی بُرا معلوم ہونے لگا - اسیطرح آخر ایک روز اس کے سامنے ایک مُردہ کا جنازہ آگیا جس کا حال سُننے سے اسکو معلوم ہوگیا کہ ایکدن سبکو مرنا ہے - پس اسیوقت سے اسکو

عجیب بیراگ لگ گیا دنیا ہیچ معلوم ہونے لگی عزیز و اقربا کی محبت کافور ہو گئی اور اس کی گوڈھ فلاسفی کی تاریخ شروع ہوئی۔

یہہ اپنے گھر آیا اور کسی سے کچھ نہ بولا۔ رات کو جب رانی غافل سو گئی یہہ اوٹھ کھڑا ہوا اپنے پیارے بچہ کو بھی اسنے نہ پُچکارا۔ اصطبل مین جاکر رتھ تیار کرایا او اور اوسمین سوار ہو کر رات ہی رات مین کئی کوس نکل گیا وہان سے رتھ واپس کر دیا اور پیدل چلا راستہ مین ایک مسافر کے پھٹے کپڑے آپ لیکر پہن لئے اور اپنے قیمتی کپڑے اوس کو دیدیے۔ اور گیا مین پہنچکر اوسنے کئی سال تک اور لوگون کے ساتھ گوشہ گیر ہو کر تپشیا کی۔

آخر کار گوتم کو معلوم ہوا کہ جسم کو نحیف کرنے اور ریاضت کرنے سے ہی نجات نہین ہو سکتی بلکہ نیک زندگی بسر کرنا اور دوسرون کو ہدایت کرنا ضروری امر ہے اسلئے اوسنے ریاضت کو چھوڑ علانیہ وعظ کرنا شروع کیا۔ پہلے چند عورتین ایمان لائین۔ اور پھر روز مرّہ مُریدون کا گروہ بڑھتا گیا اوس کی رانی اور لڑکا بھی اس کے معتقد ہو گئے۔ چوالیس سال تک اسنے اسیطرح وعظ کیا اور لکھوکھا آدمیون کو نئی روحانی زندگی بخشی آخر مین اوسنے اپنی موت کی پیشین گوئی کی اور اپنے شاگردون کو سمجھاتا رہا اور بیٹھے بیٹھے وعظ کرتے ہوے اس دیہہ کو چھوڑا اوسنے کبھی کوئی کرامات یا کرشمہ نہین دکھلایا اور جادو کے زور سے کسیکو قائل نہین کیا۔ اوس کے قول و فعل مین بیشک عجیب جادو تھا۔ اوسنے سب لوگون کو یکسان وعظ کیا ذات پانت کا کچھ بچار نہ کیا۔ اپنے شاگردون کو بھی تاکید کی کہ وہ دور دور ملک مین جاکر وعظ کرین۔ اوس کی رائے تھی کہ ہر ذی روح کو اس دنیا مین کم و بیش تکلیف ضرور ہے اس سے مخلصی پانے کے لئے کسی دیوتا کی خوشامد کی ضرورت نہین بلکہ نیک زندگی بسر کرنا چاہیئے

وہ تناسخ کا قائل تھا۔ اور کسی جاندار کے مارنے کے سخت خلاف تھا۔
ایک زمانہ مین اِسکا مذہب ہند مین خوب چمک رہا تھا۔ اشوک وکنشک وغیرہ راجاؤن نے بڑے بڑے معقول انتظام کئے تھے جابجا اسکی ہدایتون کے ستون ملک مین قایم کردئے تھے۔ مشنریان غیر ملکون کو بھیجی گئین تھین۔ بڑے بڑے جلسے منعقد ہوے تھے۔ کالج اور خانقاہون کی بناڈالی گئی تھین۔ مگر کلجگ اپنا اثر کہان چھوڑتا ہے آخر کسی موقع سے پھر برہمنون کی چڑھ بنی اور اس مذہب والے سب ملک بدر کردیئے گئے۔

حضرت عیسیٰ مسیح Jesus christ

دنیا کے پیشوایان مذہبی مین آپ کا درجہ دوسرا ہے۔ اِسوقت تمام مہذب ممالک یورپ وامریکہ کے باشندے اور بڑے بڑے شاہنشاہ زمانہ حال کے آپ کے پیرو ہین۔ تمام دنیا مین اسوقت آپ کے نام کا ڈنکا بج رہا ہے اور آپ کے دین کو دن رات ترقی ہے۔ دور دراز سمندرون کے سنسان جزیرون مین آپ کے پوجنے والے پہنچ گئے ہین اور دشوار گذار جنگلون اور بلند پہاڑون کے درمیان آپ کی بستیان بسی ہوئی ہین اور گرجا بنے ہوئے ہین۔ غیر ملکون اور غیر قومون مین بھی آپ کے نام کی عزت یکسان ہے۔ ایسا کوئی ملک نہین جہان آپ کا مذہب نہو ہندو جاپان کے شایستہ لوگ اور حبش وسوڈان کے سیاہ فام جنگلی بھی آج کوٹ پتلون پہنے ہوے آپ کے گُن گا رہے ہین حقیقت مین آپ کے مذہب مین کچھ ایسی برکت بھی ہے اور زمانہ اوس کے واسطے ایسا موزون ہے کہ اِسوقت تمام دُنیا مین عیسائی بادشاہ ہین اور غیر مذہب والے رعیت ہو رہے ہین۔ اسیطرح عالم وبہادر بھی اِسوقت جو کچھ ہین وہ سب عیسائی مذہب والے ہین۔ چارون کھونٹ مین آپ کے نام کی جے ہے برفستانی ملکون مین آپ کا جھنڈا گڑا ہے۔ اور ہر زبان کے بولنے والے خواہ خدا کو نجانتے ہون مگر آپ کو ضرور جانتے ہین۔

تقریباً ایک ہزار نو سو برس کا عرصہ ہوا کہ آپ ایشیا کے ملک روم کے ایک ناویہ جوڈیا مین پیدا ہوے تھے۔ آپ کے باپ یوسف اور والدہ مریم حضرت داؤد کے خاندان مین تھے اور پیشہ نجاری کرتے تھے۔ اوس زمانہ مین سلطنت روم کی مردم شماری ہو رہی تھی اس لئے بادشاہ کا حکم تھا کہ سب لوگ اپنے اپنے مقام پر پہنچ جاوین۔ یوسف بھی اپنی حاملہ بی بی مریم کو لیکر چلے۔ راستہ مین شہر بیت اللحم پر ٹھیرے۔ سراے مسافرون سے بھر رہی تھی اس لئے مجبوراً دروازہ پر پڑے رہے جہان کہ ایک گدھے کا تھان تھا۔ رات کو اوسی جگہ حضرت عیسےٰ پیدا ہوے اور بجائے پالنے کے ایک ناند مین سُلائے گئے۔

بائبل مین لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوے اور خدا کے بیٹے تھے یعنے مریم کو یوسف سے حمل نہ تھا مگر یہہ بات بالکل خلاف علم وعقل کے ہے کہ بغیر حمل کے بچہ پیدا ہو سکے۔ مریم کو یہہ بھی پیشتر سے معلوم تھا اور اوسنے رات کو چمکتے ہوے فرشتے بھی آسمان سے اوترتے ہوئے دیکھے۔ آپ کے پیدا ہونے کی نسبت پیشین گوئیان بھی ہو چکی تھین۔

گوشہ مشرق کے عالمون (غالباً ہندؤن سے مراد ہے) نے اوس روز ایک عجیب ستارہ چمکدار آسمان مین دیکھا اور اپنے علم کے زور سے دریافت کیا کہ کوئی بڑا نامور شخص مغرب مین پیدا ہوا ہے اس لئے وہ فوراً روانہ ہوے اور اوس دور دراز سفر کے بعد آکر حضرت مسیح سے ملے اور کہا کہ یہہ لڑکا اِس قوم کا بادشاہ ہوگا۔

ایسی باتین جب وہان کے بادشاہ نے سُنین تو وہ حضرت کے قتل کے درپے ہوا مگر فرشتون نے فوراً یوسف کو صلاح دی کہ وہ حضرت کو مصر مین لیجاوے۔ یوسف معہ اپنی بیوی و بچہ کے چلے گئے اور کئی سال بعد جب یہہ بادشاہ مرگیا تو پھر اپنے وطن کو واپس آگئے۔ اسوقت حضرت مسیح کی عمر بارہ سال کی تھی۔ اس ملک کے

لوگون کا پہلا مذہب یہودی یعنے موسوی تھا اور ہرسال ایک بڑا میلہ جروسلیم مین ہوا کرتا تھا یوسف بھی اسمین شامل ہوئے - اسوقت مسیح نے مندر کے پوجاریون کو دیکھا اور اون سے شاستر ارتھ کرنا شروع کیا - یوسف اور مریم کو کچھ خبر نہ رہی اور وہ میلے سے واپس چلے گئے مگر جب راستہ مین اون کو اپنا لڑکا نہ ملا تو وہ بھیڑ مین تلاش کرتے ہوے تیسرے دن پھر جروسلیم کو واپس آئے اور دیکھا کہ حضرت مندر مین بیٹھے ہوے بڑی سنجیدگی سے مناظرہ مین مشغول ہین - مریم نے کہا اے عیسٰے تم کو خیال نہین کہ تمہارا باپ تم کو ڈھونڈھتا پھرتا ہے اور تم فضول کام کر رہے ہو - حضرت نے جواب دیا کہ "مین اپنے باپ کا کام کر رہا ہون" پھر حضرت آکر معہ اپنے والدین کے نیزریتھ مین اٹھارہ سال تک رہے - یہہ مقام بڑا پرفضا تھا - یہان پر آپنے وہی اپنا آبائی پیشہ نجاری کا کیا -

سینٹ جان حضرت مسیح سے چھ ماہ پیشتر پیدا ہوا تھا کہ اون کے واسطے پیشتر سے راستہ صاف کر کے تیاریان کر رکھے - یہہ اونٹ کا چمڑا پہنتا اور شہد و ٹڈیان کھاتا تھا - ۳۰ سال کی عمر سے اسنے وعظ کرنا شروع کیا - اور ہزارون آدمیون کو بپتسما دیا - حضرت عیسٰے نے بھی بپتسما لیا - اور تھوڑے عرصہ بعد خود وعظ شروع کر دی -

حضرت عیسٰے نے بارہ شاگرد تیار کر کے ہر طرف کو روانہ کیے اور کہا کہ جاؤ بیمارون کو اچھا کرو اور کرامات دکھاؤ - خود بھی بہت سے معجزے دکھلائے یعنے اندھون کو آنکھین دین - مُردون کو زندہ کیا - جُزامی کا چنگا کیا - پانچ ہزار آدمیون کی دعوت ایک خوراک سے کر دی - سمندر کے طوفان کو بند کیا - پانی پر پیدل کئی کوس تک چلکر اپنے شاگرد کو بھی چلایا - سورج کی مانند چمک دکھلائی - وغیرہ

ایک روز حضرت ایک گدھے پر سوار ہو کر معہ شاگردون کے جروسلیم کو گئے جہان پیشین گوئی کے مطابق سب لوگون نے اون کا بڑے جوش سے استقبال کیا - وہان کے پجاری کو رشک آیا اور وہ ان کے قتل کے درپے ہوا - آپ کا ایک شاگرد اوس سے مل گیا

اور تیس روپے لیکر اوسنے حضرت کی سپاہیون کے ہاتھ پکڑوا دیا۔ حضرت کا مقدمہ ہوا اور بہت سے لوگون نے جھوٹی گواہی حضرت کے خلاف دی اس لیئے سولی کا حکم ہوا۔ لوگون نے بڑی نفرت کے ساتھ حضرت کو کھینچا یا۔ مارا پیٹا اور مُنھ پر تھوکا۔ کانٹون کا تاج پہنایا۔ اور جنگل مین لیجا کر صلیب پر ہاتھ پانوںمین کیل ٹھوکدین اور بھوکا مرنے کے واسطے چھوڑ دیا۔ نہایت تکلیف کے ساتھ بڑے عرصہ مین تڑپ تڑپ کر آپ کا دم نکلا۔ اور بھی دو چورون کو آپ کے ساتھ ایسی ہی سزا دی گئی۔ اور وہ شاگرد بھی اسقدر شرمایا کہ تیس روپیہ واپس پھینکدئے اور خود پھانسی لگا کر مر گیا۔ آپ کے اور شاگرد او ر والدہ غمزدہ ان حالات کو دیکھتے رہے۔

بائبل مین لکھا ہے کہ تین روز کے بعد حضرت عیسے کی روح قبر مین سے اوٹھی اور چمکتی ہوئی صورت کے ساتھ شاگردون کو نظر آئی۔ کچھ ہی ہو مگر ہم یہہ کہے بغیر نہین رہ سکتے کہ بیچارے حضرت مسیح نے ایسا کوئی کام نہین کیا تھا کہ جسکے بدلے مین اونکے ساتھ بیرحمی کا ایسا سلوک کیا گیا اور یہہ سچ ہے کہ جسطرح مذہب بودھ عاجزی کے ذریعہ سے پھیلا۔ اسلام تیغ کے زور سے۔

اوسی طرح دین عیسوی شہادت کے زور سے پھیلا۔ حضرت عیسے کے موافق اور بھی بہت سے مرد عورت اپنے مذہب کے واسطے یورپ مین شہید ہوئے ہین اور آگ کی بھٹیون مین جلائے گئے ہین۔

حضرت محمدؐ Mahomet

آپ بھی دُنیا کے بہت بڑے دینی رہنما ہوے ہین۔ عرب۔ افریقہ۔ روم۔ ایران وغیرہ ملکون کے باشندے سب آپ کے پیرو ہین۔ وسعت کے لحاظ سے تو دنیا کی ایک تہائی مین بالکل آپ کے نام کا ڈنکا بج رہا ہے۔ روم ایران کی شائستہ سلطنتون افریقہ کے تاریک جنگلون اور عرب کے صحراؤن کے درمیان جہان

چاہیئے وہان کی خلقت آپ کی نام لیوا ملے گی - بڑے بڑے سلطان اور ادنی حبشی ڈاکو یکسان فخر اسلام پر نازان ہین - اور ساری قوم پر خواہ وہ کسی طبقہ اور کسی منطقہ مین بس رہی ہو ایک خاص قانون ایسا حاوی ہے کہ جس سے وہ تمام بنی آدم سے جُداگانہ صاف نظر آرہی ہے -

یہہ آپ کی ہی تعلیم کا طفیل تھا کہ ایک جاہل وحشی قوم نے اسقدر ترقی کی کہ ایک وقت مین چارون کھونٹ مین اوس کی دُہائی پھیر گئی - جدھر کو اوسنے منھ کیا سامنے کوئی روکنے والا نہ ملا اور آخر دنیا کے اُس کنارے پر جا کر دم لیا ابھی کل کی سی بات ہے کہ ہندوستان اور چین وغیرہ مین جسطرح اسلامی بادشاہون کے حملے ہو رہے تھے اوسیطرح فرنگستان بھی اوسکے اثر سے خالی نہ تھا امریکہ کو بھی اسی کا کھٹکا تھا اور بیچارہ افریقہ تو زر خرید ہو چکا تھا - ہر ایک ساحل پر اسلامی جہاز لنگر ڈال رہے تھے اور ہر میدان مین اسلامی تلوار چمک رہی تھی -

آپ مُلک عرب مین قریش خاندان مین پیدا ہوے تھے وہ وقت اور مقام ایسا تھا کہ درحقیقت آپ کی ذات ہی اوسکی ہدایت کے واسطے موزون تھی جو کام آپ نے اپنی حکمت علی اور طریق تعلیم سے ایسی جاہل قوم کے درمیان نکالا وہ ایک بڑا فلاسفر اپنی باریک عقل اور دقیق اصولون سے ہرگز نہین نکال سکتا - جہان سب لوگ جنگجو جاہل شرابی لٹیرے اور بُت پرست تھے وہان آپ نے ایسا کایا پلیٹ کر دیا کہ آن کی آن مین سارا مُلک ایک خدا کا ماننے والا اور دیندار ہو گیا -

آپ سنہ ۵۷۰ء مین مکہ مین پیدا ہوے تھے - تھوڑے عرصہ بعد ہی آپکے والد عبد اللہ کا انتقال ہو گیا چھٹے سال مین والدہ بھی رخصت ہوئین اور دو برس بعد آپکے دادا بھی آپکو اس بیکسی کے عالم مین چھوڑ کر چل بسے - حضرت نے اپنے چچا ابو طالب کے ہان پرورش پائی اور مویشیان

چرایا کرتے تھے - ۲۵ سال کی عمر مین آپ اوس شہر کی مالدار بیوہ عورت خدیجہ کے یہان ملازم ہوگئے جو اسقدر خوش ہوئی کہ آخر اوسنے اپنی شادی حضرتؐ سے کرلی - اُنکی عمر چالیس سال کی تھی اور اُن سے کئی بچے پیدا ہوے - وہ اپنی ۶۵ سال کی عمر مین مرگئی اور بہت سامان و ایک معتبر غلام زید آپکے واسطے چھوڑ گئے -

کعبہ ایک طوفان سے غارت ہوگیا تھا اوسمین حجر اسود کے لگانیکا وقت آیا تو سب قومون مین اس عزت کے حاصل کرنیکے واسطے جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا - مگر آخر سب کے اتفاق رای سے آنحضرت نے اپنی دست مبارک سے اوسکو قایم کیا

حضرت کو اپنے ملک کی بُت پرستی اور شہر بخواری دیکھکر بڑا رنج ہوا اور اُسکے علاج سوچنے کی فکر ہوئی - شہر سے دو تین میل کے فاصلہ پر ایک غار تھا وہان آپ جاکر گوشہ نشین ہوتے اور سوچا کرتے تھے اوسی عرصہ مین حضرت پر قرآن کا ایک جزو نازل ہوا اور لوگون کو تعلیم دینا شروع کردیا - شروع مین خدیجہ اور علی جو حضرت کے رشتہ دار تھے ایمان لائے - ازان بعد آپکے دوست ابوبکرؓ اور چالیس آدمی اور بھی معتقد ہوگئے - غرض ایک جماعت پرجوش شاگردون کی قایم ہوگئی - تھوڑے عرصہ بعد عمرؓ و حمزہؓ شہر کے دو بڑے سربرآوردہ لوگ بھی آپسے مل گئے -

حضرت نے جروسلیم مین قبلہ قایم کرنا چاہا مگر یہودیون نے آپکو اپنا سرگروہ بنانا قبول نکیا - مدینہ جو مکہ سے ۲۰۰ کے فاصلہ پر تھا وہان کے بارہ آدمی آپکے معتقد ہوگئے تھے اونھون نے کوشش کرکے اپنے شہر کے اور بہت سے لوگون کو اسطرف راغب کیا - ایک روز حضرت رات کو مکہ سے روانہ ہوکر ایک آن مین جروسلیم پہنچے اور وہان سے ایک سفید ہوائی گھوڑے براق پر سوار ہوکر آسمان پر پہنچے وہان انبیاء سے ملاقات اور خدا سے باتین کرکے فوراً مکہ کو واپس آگئے - صبح ہونے پر آپنے اسکا ذکر اپنے شاگردون سے کیا اسی کا نام معراج ہے - سوا اسکے حضرت نے اور بھی بہت سے معجزے دکھلائے مثلاً چاند کے دو ٹکڑے کئے - انگلیون سے پانی بہایا - درختون اور جانورون نے حضرت کو پیغمبر کہکر پکارا وغیرہ

مکہ مین ہر سال ایک میلہ ہوا کرتا تھا اوسمین ایک سال بہت سے لوگ مدینہ سے ایسے آے

جو حضرت کی معتقد تھے وہ حضرت سے مدینہ چلنے کیواسطے اصرار کیا۔ آپنے اسکو پسند کیا اور اپنی شاگردون کو روانہ کیا۔ آپ اور ابو بکر پیچھے رہگئے۔ قریشیون نے آپکے قتل کا ارادہ کیا اس لیئے آپ بھاگکر پہاڑ کی کھوہ مین جا چھپے جسپر کہتے ہین کہ مکڑی نے جالا پوردیا اور گھاس دروازہ پر اُگ آئی۔ چوتھے روز حضرت نے نکلکر مدینہ کا رستہ لیا۔ اسوقت آپکی عمر ۵۳ سال کی تھی۔ اسی واقعہ کا نام **ہجرت** ہے جسکی یادگار مین مسلمانون کا سنہ ہجری شروع ہوا۔

پہلے سال ۶۲۲ء مین حضرت نے مدینہ مین ایک مسجد کی بنا ڈالی اور بہت سے مکانات تعمیر کرائے۔ عایشہ سے شادی کی جسکی عمر اسوقت سات سال کی تھی۔ اسکے کئی سال بعد حضرت نی اپنے متبنّے زید کی عورت سے شادی کرلی جسکو اوسنے خوشی سے طلاق دیدیا تھا۔

مدینہ مین رہکر آپنے یہودیون کی شہر خیبر کئی حملے کئے جنمین بہت سامال اون لوگون کا مسلمانون کے ہاتھ لگا۔ تمام لوگ جلاوطن کردئیے گئے اور بچے و عورتین غلام بنائی گئے۔ ایک عورت سے حضرت نے شادی کی قریشیون سے بھی کئی بار مقابلہ ہوا۔ ایک مرتبہ بدر کی سخت لڑائی ایک ہولی جسمین ابوجہل مارا گیا اور قریشی قافلہ کا بہت نقصان جانی و مالی ہوا۔ اسکا بدلا لینے کو قریش لوگ بڑی فوج کے ساتھ مدینہ پر چڑھ آئے اور حضرت کو شکست دی۔ پھر ایک اور حملہ قریش نے کیا مگر باد مخالف سے اور رسد کے ختم ہوجانے سی ناکام لوٹ گئے آخر اونھون نے حضرت سے عہدنامہ کرلیا

مین نے احتیاطاً حضرت کے تمام حالات کو لکھکر جناب مولوی شبلی صاحب نعمانی شمس العلماء پروفیسر عربی محمڈن کالج علی گڈہ کو دکھلایا تاکہ کسی قسم کا شبہ واقعات وغیرہ کی نسبت نہ رہے چنانچہ آنجناب کے دستخط ذیل مین ثبت ہین۔

آنحضرت کے متعلق جوکچھ اس کتاب مین لکھا ہے گو اسکا طرز تحریر اس ادب اور مراعات کے موافق نہین ہے جو ہم مسلمانون کا طریقہ ہے۔ لیکن واقعات عام تاریخون کے موافق صحیح ہین۔

محمد اسمٰعیل

شبلی نعمانی

مین نے آنحضرت کے سوانح عمری کو دیکھا میری نزدیک وہ ٹھیک ہین کوئی ایراد قابل اعتراض نہین

حضرت نے تمام بادشاہون کے پاس خطوط بھیجے کہ وہ اسلام قبول کرین۔ اون بادشاہون نے پرواہ نکی مگر مصر کے حاکم نے دو لونڈیان اور ایک خچر نذرانہ بھیجا۔ اونمین سے ایک عورت ماریہ سے حضرت نے شادی کرلی۔ ۶۲۹ء مین ملک شام پر فوج بھیجی مگر شکست کھائی اور زید اسمین مارا گیا۔ ۶۳۰ء حضرت نے مکہ فتح کیا اور وہان کے ۳۶۰ بتون کو غارت کرکے سبکو اسلام کا فخر بخشا۔ تمام ملک مین مخالف کرنیوالے لوگ قتل کیے گئے اور باقی مفتوح با اسلام کیے گئے۔ پھر ایک مرتبہ اور حضرت نے معہ اپنے تمام کنبہ کے کعبہ شریف کی زیارت کی اور رسمیات قربانی ادا کین اوسکے بعد مدینہ کو لوٹ گئے جہان ۶۳۲ء مین تیرہ روز بیمار رہکر انتقال فرمایا۔

حضرت موسیٰ

آپ بھی بہت بڑے پیغمبر ہوے ہین۔ حضرت عیسےٰ سے پیشتر تمام مغربی دنیا مین آپکا ہی مذہب رائج تھا۔ آپکے زمانہ کو آج قریب چار ہزار برس کے ہوگئے ہین۔ اور اس درمیان مین مذہب عیسوی اور اسلام نے بہت ترقی کی ہے مگر تو بھی لکھوکھا آدمی ابھی یورپ و ایشیا مین آپکے معتقد باقی ہین جو یہودی کہلاتے ہین۔ یہہ لوگ گو کسی ملک کے بادشاہ تو نہین ہین مگر بڑے مالدار و تجّار ہین۔

آپ حضرت ابراہیم کے خاندان مین اور قوم بنی اسرائیل مین پیدا ہوے تھے۔ آپنے اپنی قوم کو بت پرستی سے بچا کر دیندار ہی نہین بنایا بلکہ اوسکے واسطے عمدہ ملکی قانون بھی تیار کیے جنکی وجہ سے بعد مین وہ ایک زبردست قوم بنگئی۔

بنی اسرائیل آفت کے مارے اپنے ملک کو چھوڑکر مصر مین جاکر آباد ہوے تھے۔ وہان ان کی اولاد اسقدر بڑھی کہ آخر بادشاہ کو انتظاماً حکم دینا پڑا کہ تمام بچے اس قوم کے ہلاک کیے جایا کرین۔ اوسی زمانہ مین عمران کے گھر حضرت پیدا ہوے۔ آپ کی والدہ نے آپکو ایک صندوقچہ مین بند کرکے دریا مین بہا دیا۔ وہان بادشاہ کی لڑکی

کھڑی تھی اوسنے صندوق بہتا ہوا دیکھکر نکلوایا کھولا تو وسمین ایک خوبصورت
بچہ پایا اور اوسکا نام موسیٰ (عبرانی زبانمین پانی سے نکالا ہوا) رکھا۔ اور اوسکو
اپنے بیٹے کی طرح رکھنا شروع کیا۔ اتفاق سے حضرت کیواسطے دائی جو تجویز ہوئی
وہ آپکی والدہ ہی تھی۔ بہت عرصہ تک مثل شاہزادون کی پرورش و تعلیم و تربیت
ہوتی رہی۔ آخر آپ بہت ہوشیار اور جوان ہوگئے آپنے بادشاہ کا بنی اسرائیل پر
ظلم کرنیکا حال اپنی ماں سے سن رکھا تھا اسلیے آپ کو اپنی قوم کا بڑا خیال پیدا
ہوا۔ ایک مرتبہ آپنے ایک مصری کو جان سے مار ڈالا کیونکہ اوسنے ایک اسرائیلی
کو مارا تھا۔ بخوف موافذت آپ جنگل کو بھاگ گئے اور وہان کے ایک دہقان
کے یہان رہکر اوسکی مویشی چرائین اور اوسکی لڑکی سے شادی کرلی جب سنا کہ
پہلا بادشاہ مرگیا اور دوسرا تخت پر بیٹھا ہے تو آپ وطن کو واپس آئے۔
پھر بادشاہ سے اسقدر رسوخ بڑھایا کہ آخر وزیر اعظم تک ہوگئے۔ مگر ہر دم آپکو
اپنی قوم کو مصیبت سے نکالنے کی فکر رہے۔ آپنے بادشا فرعون سے کہا کہ اسرائیلیون
کو مصر سے باہر جانے دیوے مگر اوسنے نہ مانا اسلئے حضرت نے اوسکو معجزے دکھلائے
یعنے اپنی عصا پھینکدی جسکا سانپ بن گیا اور جب فرعون کے جادوگرون نے بھی
اپنے عصاؤن کے سانپ بنا دیے تو حضرت کا سانپ اُن سانپون کو نگل گیا۔
اسکے بعد پھر اور بہت سے معجزے دکھلائے۔ جوؤن کی وبا پھیلادی۔ مینڈکون کی
بارش کرائی۔ رودنیل کا پانی بالکل خون کردیا اور تمام ملک مصر مین ہر شخص کا بڑا بیٹا
مرنے لگا۔ ایسی باتون سے فرعون نے تنگ آکر اسرائیلیون کو مصر سے جانیکی اجازت
دی۔ تب حضرت معہ کئی لاکھ اسرائیلیون کے وہان سے ملک عرب کی طرف چلے۔
راستہ مین بحر قلزم پر پہنچے تھے کہ اتنے مین فرعون اپنا لشکر لئے ہوے پیچھے سے
آدھمکا۔ مگر حضرت کی کرامات سے سمندر نے فوراً بنی اسرائیل کو راستہ دیدیا اور

تمام لوگ خشکی کی طرف سے پار ہو گئے لیکن جسوقت فرعون کا لشکر وہان پہنچا تو چارونطرف سے پانی گھر آیا اور سارا لشکر معہ بادشاہ کے وہین ڈوب گیا۔

آپ اپنی قوم کو لیکر دشت سین مین جاکر آباد ہوے - اور قوم کی ہدایت و انتظام مین مشغول ہوے - ایکبر تبہ آپ ایک پہاڑ پر چڑھگئے اور وہان سے بہت عرصہ بعد خدا کے دس احکام لیکر اوترے - اوسوقت آپکا جمال مثل آفتاب کے چمکتا تھا - وہی دس احکام اصل اصول مذہب یہودی کے ہین - جس طرح قرآن حضرت محمدؐ کی آسمانی کتاب ہے - انجیل حضرت مسیح کی - اوسیطرح توریت حضرت موسیٰؑ کی - توریت وانجیل دونون کے مجموعہ کا نام بائبل ہے -

ایک سو بیس سال کی عمر مین جب آپکو معلوم ہوا کہ آپکا آخری وقت آیا تو اپنی قوم کو ملک کنعان مین جانے کی ہدایت کرکے آپ ایک پہاڑ پر چڑھگئے اور پھر آجتک نظر نہین آئے - کیکو نہین معلوم کہ کب اور کسجگہ آپ فوت ہوے -

زردشت Zoraster

یہہ بھی ایک بڑا پیغمبر یا فلاسفر ملک ایران مین ہوا ہے - اسکا زمانہ آج سے پانچہزار برس [1] پیشتر تھا جبکہ وہان گشتاسپ بادشاہ تھا - اوسوقت ہندوستان مین مہابھارت کا زمانہ تھا - اسنے بھی بہت سے معجزے دکھلائے تھے - اور آتش پرستی کے مذہب کی بنیاد ڈالی تھی - آج کل اسکے مذہب کے ماننے والے لوگ دنیا مین بہت ہی کم ہین مگر بڑے مالدار اور عزت دار ہین جو ہندوستان کے مغربی ساحل پر آباد ہین اور پارسی کہلاتے ہین - ان لوگون کی ملک فارس مین بڑے قدیم اور زبردست سلطنت تھی جسکو سکندر اعظم شاہ یونان نے تہ و بالا کر دیا تھا اور آخر

[1] ایکثر مورخ اس کا زمانہ آٹھ سو برس قبل عیسے کے بتلاتے ہین مگر اوسی احمقانہ غلطی کی وجہ سے کہ وہ اندازاً دنیا کی پیدایش کا وقت دو ہزار سال قبل عیسے سے مقرر کرتے ہین -

جب اسلامی طوفان شروع ہوا تو ان بیچارون کو اپنا ملک بھی چھوڑنا یا دین اسلام
قبول کرنا پڑا تھا۔ جسطرح بودھ مذہب کی کتاب مقدس ترپیکا ہے۔ ہندوؤن
کی وید ہے۔ اسیطرح زردشت کی کتاب زند اوستا ہے۔ اسکے مذہبی اصول
ہندوؤن سے بہت ملتے تھے۔ زبان بھی بالکل سنسکرت کے موافق تھی اور اوسنے
وید کا حوالہ بھی اپنی تعلیم مین دیا تھا۔ اور یہہ بات اب تحقیق ہوگئی ہے کہ زردشت
ہندوستان مین ہی پڑھا تھا۔ اور نیز ایران کی بڑی سلطنت کو ہندوون نے ہی قایم
کیا تھا اور پارسیون کا سب سے پہلا اور بڑا قانون بنانیوالا مہابادوہی شخص تھا جسکو ہندو
لوگ منو کہتے ہین۔ اور پارسیون مین بھی مثل ہندوؤن کے چار قوم تھین زردشت
بلخ شہر مین پیدا ہوا تھا۔ یہہ علم نجوم اور علم غیب کا بڑا عالم تھا۔ اوس زمانہ مین ہندوستان
اور ایران مین عام طور سے ایسے لوگ موجود تھے جو اپنی بیحد قوتون اور کرشمون کی وجہ
سے جادوگر کہلاتے تھے۔ اسلیئے اسنے جو دو چار معجزے دکھلائے وہ اسقدر موثر نہ ہوے
جیسے کہ محمدؐ یا عیسےٰ وغیرہ کے مگر اسنے بجائے اسکے کہ عام طور پر خلائق کو وعظ کرنا ایک
اور نہایت قوی و سہل طریق اختیار کیا یعنے بادشاہ کو پہلے اپنا معتقد بنایا اور پھر
بادشاہ نے بذریعہ اپنے بیٹے اسفندیار اور وزیر جاماسپ کے اوسکی اشاعت اپنی سلطنت
کے دور دراز ملکون مین کرائے۔

جاماسپ بڑا عالم و عامل تھا اور اسفندیار اوس زمانہ کا دوسرا رستم تھا۔ ایران کی
سلطنت بھی کابل سے لیکر یونان تک پھیل رہی تھی اور ترکستان و عرب بھی اوسکے
ماتحت تھے۔ غرض ایک زمانہ تھا کہ مہاتما زردشت کا مذہب دنیا بھر مین نہایت
ترقی کے ساتھ چمک رہا تھا۔

دساتیر مین لکھا ہے کہ یونان کا ایک فلاسفر طوطیانوش زردشت کو آزمانیکے لئے

ل پارسی بادشاہون و پیغمبرون کے نام سنسکرت بان کے ہین۔ اور بہت سے مقامات و واقعات کا ذکر ہندوون کی کتابون مین ملتا ہے۔

آیا جسکا ہر طرح سے زردشت نے اطمینان کر دیا اور کہا کہ دیکھو میری پیدایش کیوقت اجرام فلکی اس حالت مین تھے اور قاعدہ کے مطابق کبھی ایسے وقت مین ایک مکار شخص پیدا نہین ہو سکتا۔

اسیطرح ہندوستان سے دو بڑے رشی (فلاسفر) اوس سے شاستر ارتھ کرنیکو گئے تھے ایک سنکر اکس (جیمنی) تھے جو اوس زمانہ کے تمام بڑے فلاسفرون کے اوستاد تھے۔ اونھون نے ایک لفظ بھی نہ بولا تھا کہ زردشت نے اپنے شاگرد کو اشارہ کیا جسنے زند اوستا کے ایک صفحہ مین سے یہہ مضمون پڑھا کہ اے زردشت تیرے پاس ایک آریہ مہرشی آویگا وہ تجھ سے یہہ سوالات کریگا اور اون کے جوابات یہہ ہین آریہ رشی کو اوسکا اعتقاد فوراً ہو گیا اور واپس گیا۔ دوسرا جہاتما ویدبیاس جو دنیا کا سب سے بڑا فلاسفر ہوا ہے بلخ پہنچا بادشاہ نے دنیا کے اور بڑے بڑے فلاسفر طلب کیئے اور ایک جلسکے درمیان مناظرہ کرایا۔ زردشت نے پھر اوسی طرح سے کہا کہ بیاس جی کے یہہ سوالات ہین اور یہہ جوابات۔ (مضمون زیر بحث یہہ تھا کہ کیون انسان حیوانون سے بڑا ہے جو اونپر ظلم کرتا ہے)

زردشت نے یہہ بھی پیشین گوئی کی تھی کہ جب ایرانی لوگ ادھرم کرینگے تو ایک شاہزادہ کو انمین سے نکال کر روم بھیجا جاویگا اور پھر اوسکو یہان کی بادشاہی ملے گی۔ سکندر نے جب دارا کو مغلوب کرکے ایران فتح کیا تو یہہ کتاب پوجاریون نے اوسکو دکھلائی جس سے وہ اس مذہب کا بڑا معتقد ہو گیا۔

نوٹ اس مذہب کے اور بھی کئی پیغمبر ہوئے ہین ساسان جو زردشت کے بعد ہوا ہے اوسنے حضرت عیسٰے موسٰی محمدؐ کی بابت صاف صاف پیشین گوئی کی ہین اور آخیر تک کا حال اپنی قوم کو بتلا دیا ہے۔ جسطرح سے کہ بھاگوت مین زمانہ آخیر تک ہند کی نسبت پیشین گوئیان ہین۔

کنفیوشس Confucius

یہہ ایک بڑا زبردست فلاسفر و ریفارمر ملک چین مین ہوا ہے - وہان اسکے پیرو بہت لوگ ہین اور ہر شہر مین اسکے نام کا ایک بنا رہوا ہے جہان سال مین دو دفعہ اسکی پوجا رعیت اور افسر سب ملکر کرتے ہین - مہا چین کا شہنشاہ بھی اسوقت پیکن شہر کے پانچو کالج مین اسکی پوجا کرتا ہے اور ہر ایک طالبعلم ہفتے مین دو بار اسکو دھوپ دیتا ہے - اسنے کوئی نیا مذہب نہین چلایا مگر ملکی انتظام اور طرز معاشرت مین بڑی بڑی مفید اور ضروری اصلاحین کین جنکو یورپ کے عالم لوگ بڑی عزت سے دیکھتے ہین - اسکا کوئی خاص مذہب نہین تھا - خدا کا قائل تھا مگر عباوت نہین کرتا تھا - اسکو تو قومی ترقی کی دُھن تھی - حب الوطنی اسکا مذہب اور ہمدردی دہرم تھا -



یہہ نہایت خوبصورت جوان تھا - بڑا مدبّر اور عقیل تھا - اسنے تمام سلطنت چین مین گشت لگایا اور بہت سے کام کئے جنکے مفصل بیان کی اس رسالہ مین گنجایش نہین اسلئے نہایت مختصر حالات قلمبند کرنے پر اکتفا کرتے ہین - اور چونکہ ہمارے ناظرین مین سے اکثر نہ اسکو بالکل جانتے ہین اور نہ اسکے جاننے سے کچھ سروکار رکھتے ہین اسلئے شاید ہمارا عذر بیجا نہو گا -

یہہ حضرت عیسے سے ۵۵۱ برس قبل ملک چین کے صوبہ لو مین پیدا ہوا تھا - اوسکا باپ تین برس کا چھوڑ کر مرگیا - بچپن مین وہ بڑا سیدھا اور ذہین تھا - ۱۹ سال کی عمر مین شادی ہوئی مگر اوسنے اپنی خوانگی مین ہرج دیکھکر اوسکو طلاق دیدی

بالغ ہونے پر وہ محکمہ زراعت کا افسر مقرر ہوا - ۲۳ ویں سال میں اسکی والدہ کا انتقال ہوگیا۔ جسکی وجہ سے چین کے پرانے قانون کے موافق اوسکو سرکاری عہدہ چھوڑ کر کریا کرم کرنا اور تین سال تک سیاپے میں بیٹھنا پڑا - اس عرصہ میں وہ علم حکمت کی کتابون کو پڑھتا اور غور و خیال کرتا رہا۔

اوسنے لوگون کو سمجھانا شروع کیا کہ کسی کو تکلیف نہ دو - سب کا ادب کرو - خوب محنت کرو - اور باہم اتفاق رکھو مگر یہہ کبھی کسی سے بحث نہ کرتا تھا - اسکو گانیکا بڑا شوق تھا - اور کھانے پینے مین یہہ بڑا محتاج تھا۔

پھر اوسنے سیاحی اختیار کی اور کئی صوبجات مین وہ حاکمون کی طرف سے اڈیٹک مقرر ہوا - ملر جب کہ ایک صوبہ کی گورنری اسکو ملگئی تو ایک سال کے اندر ہی اوس صوبہ نے اسقدر ترقی کرلی کہ اور صوبوان کو حسد ہوا ایک حاکم نے شہنشاہ کو نذرانہ بھیجکر راضی کیا اور اسکی شکایت کردی - وہان سے بیچارہ کو بھاگنا پڑا - تیرہ سال تک جا بجا پھرتا رہا مگر کسی نے اوسکی بات نہ پوچھی - وہ کہتا کہ اگر مین اس ملک کا بادشاہ ہوجاؤن یا بادشاہ لوگ میری رائے پر عمل کرین تب بہار دیکھین - مگر کبھی خیال نہ کی - آخرکار وہ اپنے وطن کو لوٹا اور غریبی کی حالت مین مرگیا اب چین مین امیر غریب اسکے قانون کی پیروی فرض اول سمجھتے ہین ۔

لاٹزی

چین مین ایک اور بڑا فلاسفر کنفیوشس سے پچاس سال پیشتر ہوا ہے - یہہ لوگ ابھیاس اور شکست ودیا کا بڑا عامل تھا - یہہ ہندوستان مین پڑھکر گیا تھا وہان اسنے اپنا نیا مذہب پھیلایا جو ویدانت اور یوگ کے موافق تھا - یہہ اواگون (تناسخ) اور جوتش کا قائل تھا - اسکے شاگرد بڑے بڑے کراماتی ہوگئے ۔

مشہور ہے کہ یہہ اپنی ماں کے پیٹ سے بڈھا پیدا ہوا تھا - نیز یہہ کہ اسنے امرت پی لیا تھا اسوجہ سے [illegible] گیا - شاید یہہ سب باتین اوسکی بیحد قابلیت کو ظاہر کرنیکے واسطے مبالغہ سے

بیان کی گئی ہین - چین مین اسکے معتقد بہت لوگ ہین -

نوح علیہ السلام Noah

اپکا نام بھی بہت مشہور ہے کیونکہ اپکی وجہ سے ایک بڑا طوفان دنیا مین ایا تھا - اس طوفان کو مسلمان اور عیسائی تو مانتے ہی ہین مگر ہندوؤن کی کتابون مین بھی اسکا پتہ لگتا ہے اسلئے اسمین تو شک نہین ہے کہ کوئی بڑا بھاری طوفان ایک وقت دنیا مین ضرور آیا ہے مگر یہہ اطمینان کے ساتھ نہین کہہ سکتے کہ یہہ طوفان کب آیا تھا اور کن کن ملکون مین اس کا پانی پھیلا تھا -

بھاگوت مین لکھا ہے کہ راجہ ستیہ برت کے سامنے ایک طوفان آیا جو پرمیشور نے اپنی مایا دکھانیکو ظاہر کیا تھا راجہ مع سات رشیون کے ایک کشتی پر سوار ہوگیا - تمام دنیا ڈوب گئی -

مسلمان اور عیسائیون کا قول ہے کہ ۲۵۶۷ سال قبل عیسیٰ یہہ طوفان آیا تھا - حضرت نوح پیغمبر تھے لوگون نے اپکا کہا نہ مانا اسلئے خدا نے ناراض ہوکر اپکو حکم دیا کہ آج سے سا تویں دن تمام دنیا غرقاب کیجاویگی اپنے اپنے واسطے ایک کشتی بنالو جسمین آپ مع سات بیٹون کے ہر ایک جانور کا ایک ایک جوڑا لیکر سوار ہوگئے - پھر بارش موسلادھار شروع ہوگئی اور ۴۰ دن مین تمام دنیا ڈوب گئی صرف اپکی کشتی سلامت تیرتی رہی - پھر قہر خدا کے ختم ہوجانیکے بعد اپکے سات بیٹون نے اولاد پیدا کی جو تمام دنیا مین پھیل گئی - ان لوگون نے بابل مین ایک بلند مینار بنایا تاکہ آئندہ طوفان وغیرہ کا ڈر نہ ہے مگر خدا نے انکی زبان مین تفرقہ پیدا کردیا جس سے وہ متفرق ہوگئے اپکی عمر ۹۵۰ سال لکھی ہے اور آپ ۳۵۰ سال بعد طوفان کے زندہ رہے اسکے کوہ ہمالیہ کی بڑی بلندی پر سیپ گھونگے کا ملنا بھی ثابت کرتا ہے کہ وہان کبھی سمندر کا پانی پہنچ گیا تھا غرض ہر طرح کے ثبوت ہمکو ملتے ہین - مگر پھر سوالات بھی بڑے بڑے اسمین پیدا ہوتے ہین وہ یہہ ہین (۱) یہہ طوفان تمام دنیا مین آیا تھا یا خاص ملکون مین (۲) شروع کہان سے ہوا (۳) کیون ہوا [illegible] سائنٹفک شبہ کیا تھی اور کس طرح ممکن ہے (۴) اگر یہہ خدا کی مرضی سے آیا تو اور تمام معجزات [illegible] سمجھے جاوینگے (۵) حضرت نوح کا کیا مذہب تھا جبکہ انکو سب لوگ مختلف نامون سے جانتے [illegible]

(۱) زمانہ حال کے محقق اسکو ہر قسم کی دعا یونجی کے عالم لوگ ثابت کرچکے ہین کہ پہاڑون کی چوٹیون پر [illegible] کی زبان اور سیپ گھونگے ملتی ہین وہ ہرگز طوفان کی نہین - اور طوفان نوح بہت چھوٹا اور کسی خاص مقام مین آیا تھا - (دیکھو [illegible])

منو جی

بیدیہہ البلنو - یہہ بزرگ دنیا کے شروع مین پیدا ہوے اور بڑے عقلمند تھے - تمام دنیا کے آدمی آپ کی ہی اولاد ہین - آپنے انسانون کو تمام علوم فنون کی تعلیم دی اور ایک قانون بنایا جس سے تمام نوع انسان مین خاص انتظام ہوگیا - اس اہم شاستر کو ہندو لوگ بڑا متبرک سمجھتے ہین - آدمی کا نام جو منش ہے وہ آپکی وجہہ سے ہی پڑا ہے - مسلمان اور عیسائی لوگ آپ ہی کو بابا آدم کہکر پکارتے ہین - قدیم مصر کے لوگون کی کتابون مین بھی لکھا ہے کہ اسکا سب سے پہلا بادشاہ مینوس تھا جو بڑا اُپکاری تھا جسنے لوگون کو تمام طریقے سکھائے - یونانیون کا بھی قول تھا کہ منوس خدا کا بیٹا اور حاکم سب سے پہلے پیدا ہوا -

آپ برمھاجی کے بیٹے تھے - آپنے اپنی اولاد کو کھیتی کرنا - مکان بنانا - کھانا پہننا - اور چلن بیوہار سکھائے - نیک و بد کی راہ دکھا کر سزا و جزا مقرر کی - چارون وید آپکو حفظ تھے - آپنے جو کچھہ اونمین سے ضروری سمجھا وہ ایک چھوٹی سی کتاب مین رکھدیا کہ اوسکے موافق لوگ چلین - اور یہہ کہدیا کہ جو زیادہ عالم ہونا چاہے وہ خاص ویدون کو ہندوون کا خیال ہے کہ قیامت (مہاپرلیہ) کے بعد جب دنیا ازسرنو پیدا ہوتی ہے تب ہمیشہ ایک منو اوسکی ہدایت کیواسطے ہوتا ہے - یہہ پیا ساتوان منو ہے - ہندوون نے زمانہ کو کلپ - منونتر - یگ - وغیرہ نامون سے تقسیم کیا ہے جسکا مفصل حساب اون کے یہان موجود ہے جو اب تک سنکلپ وغیرہ مین روزمرہ بیان کیا جاتا ہے - اوس زمانہ مین جبکہ سنہ سمبت جاری نہ تھے وقت کے شمار کیواسطے نجوم کا ایک طریقہ جاری تھا کہ "فلان فلان وقت جبکہ آسمان مین ستارے فلان فلان جگہ پر ہین" کیونکہ ستارون کی حالت اور جگہ ہمیشہ ایک باقاعدہ حساب کے ساتھ بدلتی رہتی ہے -

گرونانک

آپ بھی ہندوستان کے ایک مشہور دینی پیشوا ہوے ہین - آپکے پیرو بہت سے لوگ ہین جو سکھ کہلاتے ہین -

سلہ انہین سکھون نے مسلمانون سے بہت لڑائیان کین لوٹ مار کرکے کئی صوبے فتح کرلئے - اورنگزیب وغیرہ بادشاہون نے ان کو بھی خوب تنگ کیا اور نہایت بیرحمی سے قتل کرایا جس سے انکا جوش اور بڑھا ایک روز پنجاب سے مغلون کی عملداری نیست و نابود ہوکر افغانستان تک سکھون کے قبضے مین آگیا - راجہ رنجیت سنگھ بڑا مشہور سکھ راجہ پنجاب کا تھا جسکی عظمت اور فتح مندی کی کیفیت سے ہندی کی تاریخ کا بڑا حصہ بھر رہا ہے -

آپ اوسوقت پیدا ہوے تھے جبکہ ہندوستانمین مسلمانون کی بادشاہت تھی ہندوون کی حالت ذلیل تھی اور ہندو مذہب کی مٹی خوار تھی۔ آپنے ہندو مذہب کو ایک اور سانچے مین ڈھالا جس سے وہ اسلام کا مقابلہ کرنیکے قابل ہی نہین ہوگیا بلکہ ہندو سے اوسکو خارج کرنیکا دعوی کرنے لگا۔ آپ کی تعلیم مین بیشک وہ جادو تھا جو فاتح قوم یعنے مسلمانونپر بھی اثر کیئے بغیر نرہا۔ اپنے زمانہ کے حال کو سمجھکر ایک نیا پنتھ ایجاد کیا جسکے اصول دونون مذہبون کے موافق تھے اور جسمین ہندو مسلمان دونون شریک ہوسکتے تھے۔ آپ ایک خدا کے قایل۔ تناسخ کے ماننے والے تھے اور ذات پانت کی بچار کے مخالف تھے۔ مسلمان چونکہ بادشاہ تھے اور متعصب بھی حد کے تھے اسلیئے اپنے انکو ہر طرح راضی رکھا۔ اون کے دلمین گھسکر اونکو اسلام سے پھیرا اور اپنی طرف کیا۔ آپ ہندوون سے ملتے تو رام رام کرتے اور مسلمانون سے السلام علیک۔ غرض ہندو سمجھتے تھے کہ آپ بڑے پکے ہندو ہین اسیطرح مسلمان آپکو بڑا پکا دیندار مسلمان سمجھتے تھے۔ آپ کی گفتگو اور تحریر مین بھی سنسکرت اور عربی کے الفاظ ملے جلے ہوتے تھے۔ اوس زمانہ مین ٹالریشن جو ہند مین خواب خیال تک تھا آپنے مجسم کر کے دکھلا دیا۔

آپ ۱۴۶۹ع مین لاہور کے متصل ایک موضع ناننکانہ مین ایک کھتری پٹواری کے گھر پیدا ہوے۔ شروع سے ہی فقیرون کی سنگت مین رہے باپنے جو روپیہ تجارت کیواسطے دیا تھا وہ سب اوڑا دیا۔ اسلیئے عادت چھڑانے کی غرض سے آپ سلطانپور کو بھیجدیے گیے اسوقت آپکی عمر پندرہ سال کی تھی۔ نواب دولت خان لودھی کے یہان ملازم ہوگئے ایک روز تالاب مین نہانے گئے تھے وہان آپکو معراج ہوا یعنے آپکی روح بہشت مین پہنچی جہان آپنے امرت پیا۔ پھر ہوش مین آکر آپ پکارنے لگے کہ "نہ کوئی ہندو ہے نہ مسلمان"۔ اور پھر اسی مین محو ہوکر وعظ کرنے لگے۔ ہندو مسلمان جو آپسے باتین کرتا آپکا چیلا ہوجاتا۔ بڑے بڑے عالم مولوی آپکے جواب سے نادم ہوگئے۔ ایک مسلمان فقیر اپنے مرنے سے پیشتر بشارت دیگیا تھا کہ آپ پیدا ہوکر دین برحق کا وعظ شہر بشہر دیتے پھرینگے۔ ایکمرتبہ آپ بابر کے لشکر مین قید ہوگئے مگر جب بادشاہ نے جب آپکی کرامات دیکھی تو فوراً خلاصی دیکر معافی مانگی۔ یہہ بھی روایت ہے کہ آپ مکے کو تشریف لیگئے۔ آخر مین آپ حسب رواج ہندوان مرنیکے واسطے دریای راوی کے کنارے پہنچے اور دیہہ چھوڑدیا۔ لاش کی بابت ہندو مسلمانون مین جھگڑا ہوا۔ آخر یہہ طے ہوا کہ دونون طرف ہر ایک فرقہ سبز پھول رکھدے۔ کل تک جسکا پھول سبز رہیگا وہی جیتے۔ غرض دوسرے دن دیکھا تو دونون کے پھول سبز تھے مگر بیچمین سے لاش غائب ہوگئی تھی۔ سنہ ۱۵۳۹ع

آپ شروع مین کبیر کے شاگرد تھے جو ایک باکمال نیک اور صوفی مذہب کا تھا۔ یہہ قوم کا مسلمان جولاہہ اور شاعر تھا اسکے خیالات ہندوون سے زیادہ ملتے تھے۔ اب اسکے معتقد لوگ بہت تھوڑے ہین مگر بالکل نیچے ذات کے ہین۔

فصل ۲ ہندوستان کے نامی لوگ

شری رامچندر جی Rama

حقیقت مین آپ اس قابل ہین کہ دُنیا کے ہر ملک و ہر قوم کے سب سے زیادہ مشہور آدمیون مین اول سمجھے جاوین - کوئی شخص ایک مرتبہ آپکی زندگی کے حالات پورے سُن لے پھر ممکن نہین کہ وہ آپکی تعریف کرنے سے باز رہے خواہ کسی مذہب یا فرقہ کا ہو - آپ تریتا یگ مین پیدا ہوئے تھے اسلئے آپکے زمانہ کو لکھو کھا برس کا عرصہ گزر گیا ہے مگر یہہ مدت دراز کیا آپکی خوبیون کو عالمون اور منصفون کے دل سے بہلا سکتی ہے آپ مین کوئی بات تو تھی جو دُنیا مین آپکا نام بجائے خدا کے لفظ کے مستعمل ہونے لگا - ایک بات نہ تھی بلکہ آپ مجسم نیکی تھے - صرف نیک ہی نہین بلکہ دھرماتما - بہادر - عالم - راستباز بھی اس درجہ کے تھے کہ ہندو لوگ تو آپ کو اوتار ماننے لگے - اور انگریز مورخ آپکے وجود مین ہی شک لانے لگے کیونکہ معمولی عقل کو یہہ بیشک ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص بالکل بے عیب ہو اور اوسمین ہر طرح سے ساری خوبیان اور فضیلتین موجود ہون - رامائین کی مشہور سنسکرت نظم کتاب جسکو بالمیک رشی نے لکھا ہے صرف آپ کی لیلاؤن سے بھری ہے بہلا اس چھوٹے سے رسالہ کی کیا بساط ہے جو ایسے پرتاپی مہاتما کے متعلق تمام باتین اسمین فرداً فرداً بیان ہو سکین - اسلئے ہم اختصار کو ہی مد نظر رکھکر شروع کرتے ہین -

اجودھیا کے راجہ دشرتھ کی تین رانیان تھین - ایک رکھیشور کی دُعا سے تینون کے بطن سے ایک ساتھ ہی چار بچے پیدا ہوے جنمین سے ایک آپ تھے - بچپن مین آپنے بشسٹ جی سے علوم دینی و دنیوی کی تعلیم پائی اور سارے وید شاستر وغیرہ کو حفظ کر لیا - جنگل مین ایک مہاتما بشوامتر خدا کی عبادت کیا کرتا تھا اوسکو

جنگلی لوگ بہت ستایا کرتے تھے اسلئے وہ تنگ آکر ایکدن راجہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے راجہ مجھکو اپنے دو لڑکے مانگے دے تاکہ جنگل مین میری حفاظت کرین۔ مین یہہ جانتا ہون کہ یہہ بچے ہین مگر مین انکو بہت جلد فن سپہگری و تیر اندازی سکھا دونگا اور اپنے جادو کے ہتھیار بھی دیدونگا جس سے انکا کوئی مقابلہ نکرسکے گا۔ مجھکو جنگلی لوگ بہت ستاتے ہین جنکو اگر مین خود مارون یا دعا سے جلا دون تو میری عبادت ٹوٹتی ہے۔

راجہ کو ہر چند شاق گزرا مگر سوائے ہان کے اور کیا جواب دیسکتا تھا۔ رشی رام و لچھمن کو ساتھ لیکر چلا گیا اور اون کو فن اسلحہ سکھا کر اپنے کام مین مصروف ہوا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد متھلا دیش کے راجہ جنک نے اپنی لڑکی سیتا کا سویمبر رچا جسمین ہندوستان۔ برمھا۔ افغانستان بسیلون وغیرہ کے بڑے بڑے راجے جمع ہوے اور اپنی اپنی طاقت دکھلانے لگے۔ بشوامتر کے ساتھ یہہ دونون بھائی بھی وہان پہنچے اور اپنی بہادری سے سب پر غالب آکر سیتا کو بیاہ لائے۔ اور اپنے ملک اودھ کو لیکر چلے[1]

راجہ دسرت اب بڈھے ہوچکے تھے اسلئے اپنے بڑے بیٹے رام چندر کو گدی دیکر گوشہ نشینی کی تیاری کی اور شہر مین عام منادی اسبات کی ہوگئی کہ کل رامچندر کو راج گدی ہوگی۔ راجہ کی دوسری رانی کو حسد ہوا اور راجہ کو مجبور راضی کرلیا کہ تخت اوسکے بیٹے کو ملے اور رامچندر کو بارہ برس کے واسطے جلاوطن کردیے۔ صبح کے وقت یہہ راز کھلا اور راجہ اسی رنج مین قریب المرگ ہوگیا۔ رامچندر جی کو لوگون نے سمجھایا کہ ایسے احمق راجہ کی پرواہ نکرین اور تخت نشین ہون مگر اونھون نے ہندوستان کے راج کو بمقابلہ والد کے فرمان کے ہیچ سمجھا۔ فوراً شاہانہ لباس کو اوتارا اور فقیرانہ کپڑے پہن مع اپنی بیوی سیتا اور بھائی لچھمن کے جنگل کی راہ لی۔

---

[1] ایک کمان تھی جسکو اور کوئی راجہ نہ تان سکا مگر آپنے اوسکو تان کر توڑ دیا۔

پھرنے لگے اوسنے گھر مین آرام سے رہنا قبول نکیا اور اپنے خاوند کے ساتھ جنگلون مین ننگے پانو پھرنا اور جنگلی پھل وغیرہ کھاکر زندگی بسر کرنا پسند کیا تینون یہاد رہا تہا سنسان جنگلون مین پھرا کرتے رات کو کسی درخت کے تلے ارام کرتے ۔ رامچندر جی تو درخت کے سہارے بیٹھ جاتے اور سیتا جی کو اپنے زانو پر سر رکھاکر سلا لیتے۔ لچھمن جی رات بھر جاگ کر اونکے درندون اور راچھسون سے حفاظت کرتے ۔

اسطرح کی آفت سے کئی سال کاٹے مگر قسمت کو اور گل کھلانا تھا ابھی مصیبت ختم نہین ہوئی تھی بلکہ شروع ہونے والی تھی ۔ اوس جنگل مین ایک روز دکن کے ایک راجہ کی لڑکی آئی جو نہایت حسین تھی اور ان دونون بھائیون پر عاشق ہوکر ضد کرنے لگی کہ کوئی ایک مجھ سے شادی کرلو ۔ رامچندر جی نے تو کہا کہ میری عورت موجود ہے اسلئے مجبور ہون اور لچھمن نے کہا کہ مین آپکی خدمت کیواسطے ساتھ آیا ہون اور عیش ارام کو ترک کرچکا ہون ۔ مگر جب اوسنے بہت تنگ کیا اور الفاظ ناشایستہ کہے تو لچھمن جی نے اوسکی ناک کاٹ لی ۔

اوسنے اپنے راجہ سے سب حال کہا جو لشکر جرار لیکر آیا مگر شکست کھاکر چلا گیا اور لنکا کے راجہ راون کو سمجھا کر مدد کیواسطے لایا ۔ رامچندر جی شکار کھیلنے کو گئے تھے سیتا اکیلی تھین ۔ راون نے اونکو پکڑ کر اپنے جادو کے رتھ مین بٹھال لیا اور لنکا کو اوڑا لے گیا ۔ واپس آنے پر رامچندر جی کو اپنی پیاری بیوی کے نہ ملنے کا بڑا رنج ہوا ۔ اوسکی تلاش مین روتے پیٹتے آگے بڑھے اور کسکندا پہاڑ پر پہنچے جہاں اُنھون نے ایک معزول جنگلی راجہ سُگریو سے دوستی کی ۔ سُگریو کے ظالم بھائی بال کو مار کر اوس کا تخت اوسکو دیا جسکے بدلے مین سُگریو راجہ نے اپنے سپاہیون کو ہر چہار طرف روانہ کیا کہ سیتا جی کا پتہ لگا دین ۔

ہنومان جو بڑا بہادر اور معتمد راجہ کا تھا وہ لنکا کیطرف روانہ ہوا ۔ اور خاص اوسی باغ مین

جا پہنچا جہان سیتا جی نظر بند تھین۔ ظالم راچھس راجہ راون نے سیتا جی کو ہرچند للچایا مگر اونھون نے منظور نہ کیا۔ آخر اوسنے اونکو سخت پہرہ مین قید رکھا کہ ایک مہینہ کے بعد تک اگر میرے ساتھ شادی کرنے پر راضی نہو گی تو بُری طرح سے ماردی جاویگی۔ مہارانی سیتا کو ایک غم فراق ہی نہین تھا وہ اس کمبخت کی جان کو رو رہی تھین اور خوف و فکر سے سوکھکر کانٹا ہو گئی تھین۔ اتنے مین ہنومان نے چھپکر اون سے سب حال بیان کیا اور تسلّی دی کہ بس اب بہت جلد آکر تم کو چھڑا لینگے۔

واپس آکر ہنومان نے سب قصہ سنایا۔ رامچندر جی نے عزم لنکا کا کیا۔ راجہ سُگریو معہ اپنے لشکر کے ساتھ ہولیا۔ جب رامیشور مین پہنچے تو راون کا بھائی بھبیکھن بھی اوس سے ناراض ہوکر انسے آملا۔ رامچندر جی نے سمندر کا پُل بندھوایا۔ اور لنکا پر فوج کشی کی۔ ایک ہفتہ کی لڑائی مین لنکا بالکل فتح ہوگیا اور راون معہ اپنے بھائی بندون کے مارا گیا۔ اوسکے بعد سیتا جی کو قید خانہ سے میدان جنگ مین بُلایا۔ دونو طرف سے گو بڑا اضطراب تھا مگر مہاراج نے کہا کہ تم اپنی پاکدامنی کا ثبوت آگ مین بیٹھکر دو تب مین ملونگا۔ اونھون نے تمام لشکر کے سامنے اپنا ثبوت دیا۔ اوسکے بعد راجہ رامچندر لنکا کا راج بھبیکھن کو دیکر بوان مین سوار ہوکر معہ ہمراہیان براہ اکاش ایک ایکروز مین اجودھیا واپس آگئے۔ اور چونکہ مدت ختم ہوچکے تھے اسلئے اجودھیا کی گدی پر بیٹھے۔ اور بہت عرصہ تک بڑے انصاف کے ساتھ راج کیا۔

اس مختصر قصہ مین اگر اُن شہزور دشمنون کی عجیب عجیب قوتون کا ذکر مفصل کردیا جاتا تو اُس کا حُسن دوبالا ہوجاتا جیسے کُمبھکرن چھ مہینے سوتا اور چھ مہینے جاگتا تھا۔ میگھناد دنیا کے تمام راجاؤن پر غالب آچکا تھا راون اسقدر عالم تھا کہ ہوا پانی آگ وغیرہ سب اوسکے غلامون کی طرح کام کیا کرتے تھے۔ بالی ایسا تھا کہ دشمن کا دیکھتے ہی نصف زور کھینچ لیتا تھا وغیرہ۔ مگر وہی گنجایش کی شکایت ہے۔

چونکہ اس سری ریویکو آپکی وہ خوبیاں بخوبی ظاہر نہین ہوسکتین اسلیے ہم راماین کے پڑھنے کی ہی سفارش پر اسکو چھوڑ دینگے۔

سری کرشن Krishna

آپ ہندوستان کے سب سے زیادہ مشہور مہاتما اور بہادر ہوئے ہین۔ ہندو لوگ اپنے تمام اوتارون مین آپکی سب سے زیادہ عزت کرتے ہین۔ ہر شہر مین جو مندر ہین وہ قریب قریب سب آپکے ہی نام سے ہین۔ بھجن اور پوجا وغیرہ تمام باتون مین ہر جگہ آپکا نام ہی زیادہ آتا ہے اکثر ایسا بھی رواج ہوگیا ہے کہ عشقیہ غزلین وغیرہ بھی آپکی لیلاؤن کی نسبت صدہا مروج ہو گئی ہین ان سب باتون سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کسقدر ہر دلعزیز ہین۔

اپنے زمانہ مین آپ اسقدر بہادر تھے کہ تمام سرکشونکو مطیع کر لیا تھا۔ مہابہارت کی مشہور لڑائی کے آپ ہی بانی تھے۔ اسقدر عالم تھے کہ گیتا جیسے دقیق فلاسفی کی کتاب آپنے لکھّی تھی۔ آپ اسقدر خوبصورت تھے کہ عورتین اپنے خاوندون کو چھوڑ کر آپکی سیوا مین حاضر ہوتی تھین۔ آپنے ایسے ایسے معجزے دکھلائے کہ جنکی نظیر دُنیا بھر مین نہین سُنی گئی۔ غرض آپکی کُل لیلاؤن کو مفصل بیان کیا جاوے تو بھاگوت کے دسوین اسکند کے برابر جگہ چاہیئے اسلئے ہم نہایت اختصار کے ساتھ تحریر کرتے قریب پانچہزار سال کے گزرے ہونگے کہ متھرا کے ضلع مین آپ ایک راجہ کے گھر پیدا ہوے۔ چونکہ آپکی نسبت پیشین گوئی ہو چکی تھی اسلئے ایک دشمن راجہ کنس نے آپکے والد کو قید کر رکھا تھا۔ پیدا ہونیکے بعد ہی قید سے نکالکر آپ ایک زمیندار کے گھر رات مین پہنچائے گئے اور اوسکے بدلے زمیندار کی اوسیوقت کی پیدا ہوئی لڑکی کنس کے حوالہ کی گئی۔ کرشن جی گوکل مین پرورش پاتے رہے اور اپنے بچپن کی لیلا دکھاکر سبکو محظوظ کرتے رہے۔

کنس نے کئی شخص آپکے مارنیکے واسطے یہان بھیجے جنھون نے بڑا دھوکا کیا مگر آخر سب مارے گئے۔ پھر ایکدن آپ متھرا مین خود پہنچے اور کنس کو مار کر قضیہ پاک کیا۔ اسیطرح اپنے جراسندھ شسپال پنڈھر وغیرہ راجاؤن کو مغلوب کیا۔ مہابھارت کی لڑائی مین آپ پانڈون کی جانب تھے اور ارجن کی رتھ کو ہانکتے تھے۔

کندن پور کے راجہ کی لڑکی رکمنی نے آپکو خط بھیجا کہ میری منگنی شسپال کے ساتھ ہوئی مگر مین اوس سے رضی نہین ہون آپ اگر تشریف لاوین تو بڑا احسان ہو۔ آپ وہان تشریف لیگئے اور رکمنی کو زبردستی بیاہ لائے۔ اسیطرح اور بھی چند رانیان آپ کے عقد مین آئین۔

آپ ایک دفعہ معارجن پاتال لوک (امریکہ) کو بھی تشریف لیگئے تھے۔[1]

آپنے جو معجزے دکھلائے تھے اونمین سے چند بطور مثال پیش ہین۔ جمنا کا رستہ دینا۔ منھ کھولکر ساری دنیا دکھا دینا۔ جنگل کی آگ کو سرد کرنا۔ مُردونکا زندہ کرنا۔ سُداما مان غریب کو ایک ساتھ بڑا مالدار بنا دینا۔ پہاڑ کو اُنگلی پر اوٹھانا ایک زبردست اژدہا کو گرفتار کرنا وغیرہ۔

بعد مین آپ مُلکی جھگڑون سے تنگ آکر گجرات کی طرف چلے گئے اور وہان ایک جزیرہ دوارکا مین آباد ہوئے اور آخر کار ایک بھیل کے ہاتھ سے مارے گئے۔

اگر بھاگوت پر اعتبار کیا جاوے تو آپکی ابتدائی زندگی بڑی فحش یا تون سے بھری ہوئی ہے جسکی نسبت ہم یہی راے دیسکتے ہین کہ یا تو کئی کرشن ہوے ہین جنکے حالات ملا کر ایسی گڑبڑ کر دیے ہین کہ تمیز کرنا مشکل ہے۔ یا ہم زور کے ساتھ اوسکے فقرے کی (سمرتھ کو نہین دوش گسائین) تردید کرکے بیشک کہین گے کہ آپنے اپنی

[1] امریکہ کے شاعر لونگ فیلو نے جو قصہ ہایا واتا کا لکھا ہے وہ شاید آپ کی طرف اشارہ رکھتا ہے جسکے پڑھنے سے معلوم ہوجائیگا۔ یا ہائیگیہوا کی طرف جس کا ذکر گرفتھ صاحب کی رامائن مین آیا ہے۔

بندہ حسن

ہرد لعزیزی کو بہت بڑے طور سے استعمال کیا تھا۔ اور لذات نفسانی کے واسطے بہت نامناسب حرکات کی تھیں۔ پھر ہم مہابھارت وغیرہ لڑائیون کی بنا ڈالکر ہندوستان کو غارت کرنیکا الزام بھی آپ پر ہی چھوڑینگے۔ آپنے اپنی فصاحت اور حکمت عملی کو بھی ایسے ناجائز طور پر استعمال کیا۔ غرضیکہ آپکی تمام کامیابی کا راز یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپنے نہایت چالاکی سے اپنے ہمعصرون پر رعب قائم کیا تھا۔

آپکے تین بیٹے پردمن وغیرہ بوان مین بیٹھکر ترکستان کو گئے تھے اور وہان ایک سلطنت قائم کی۔ اور آپکے پوتے انرودھ کی شادی مصر کے بادشاہ باناسُر کی لڑکی سے ہوئی تھی۔

Yudhishtra یدھشٹر

آپ ہندوستان کے بہت بڑے راجا ہوئے ہین۔ مہابھارت سی مشہور لڑائی آپنے ہی فتح کی تھی۔ آپکے وقت تک ہندوستان کا ستارہ خوب چمک رہا تھا مگر آپکے بعد مین ہی بالکل خاتمہ ہوگیا اور کلجگ مہاراج کی عملداری شروع ہوگئی

آپ اسدرجہ کے راستباز تھے کہ اپنی تمام عمر بھر مین صرف ایک مرتبہ ذراسا جھوٹ آپنے بولا تھا سو بھی بدرجہ مجبوری اور ایک ترکیب کے ساتھ۔ آپکا بھائی ارجن ایسا مشہور تیرانداز تھا کہ تیرون کے برابر دیوارسی کھڑی کر دیتا تھا۔ آپ پانچ بھائی تھے اور پانچون کی ایک ہی عورت دروپدی تھی جسکے پاس باری باری سے ہر ایک رہتا تھا اور کسی قسم کا جھگڑا باہم مثل رقیبون کے نہ تھا۔

انکے چچا دھرتراشٹ اندھے تھے۔ اونکی رانی جو قندھار کے راجہ کی بیٹی تھی ایسی پتی برتا تھی کہ اپنی آنکھون سے پٹی باندھے رکھتی تھی تاکہ کسی بات مین اپنے خاوند سے بڑھکر نرہے۔ دھرتراشت کے بہت سے لڑکے دریودھن وغیرہ تھے جنہون نے یدھشٹر

وغیرہ سے راج کے واسطے جھگڑا کیا۔
اُنھون نے اِنکو ایک مرتبہ کئی سال کے واسطے جلا وطن کردیا۔ کئی بار دھوکے سے مارنا چاہا مگر یدھشٹر کی مدد پر کرشن جی تھے اسلئے ہر آفت سے وہ بچگئے۔ آخر فریقین کے فیصلہ کے واسطے کرکشیتر کے میدان مین وہ لڑائی ہوئی جسکی نظیر کسی تواریخ مین نہین ملتی جسمین لاکھون سپاہی نہین مارےگئے بلکہ ہزارون عالمون مدبّرون اور بہادرون کا خون ہوا۔ جسمین صرف ہندوستان کے دو حریف راجاؤن کی فوجین ہی مقابلہ پر نہین تھی بلکہ دُنیا[1] بھر کے بڑے بڑے شہنشاہون کی فوجین بھی مدد کیواسطے شریک ہوئین تھین۔ ہند کے بڑے بڑے نامی لوگ کرشن بھیشم کرن وغیرہ بھی میدان مین موجود تھے۔ توپ دوربین بوان ڈائنامیٹ وغیرہ کے سوا ایسے ایسے ہتھیار بھی چل رہے تھے جو ایک ساتھ آندھی یا بارش یا برف وغیرہ پیدا کردین یا دشمن کی فوج مین بیماریان پھیلا دین۔ مگر افسوس یہہ ہے کہ یہہ تمام تیاریان بھائی بھائیون کے خون کی پیاسی تھین۔
شری کرشن نے اوسیوقت گیتا کی فلاسفی سُنا کر اِنکو خون بہانے پر آمادہ کیا اور ایک ہفتہ کے درمیان اِن بہادرون نے لکھوکھا جاندارون کو خاک مین ملا دیا او اس طرح بھارت ورش کی تمام فضیلت کو ڈبو کر دُنیا کو کلجگ کے سپرد کردیا۔ جیسے جیسے دھرماتما۔ بہادر۔ فلاسفر اس معرکہ مین کام آئے اونکے خیال کرتے ہی میرا کلیجہ مُنھ کو آتا ہے اور قلم رُک جاتا ہے۔
یدھشٹر دشمنون کو مار کر تخت نشین ہوے۔ اور تھوڑے عرصہ بعد سب بھائی ملکر ہمالیہ پہاڑ پر چڑھگئے جہان برف مین گل گئے۔
سگر ایک راجہ ست جگ مین ہوا تھا جسنے خلیج بنگال مین حدبندی کرکے ملک آباد

[1] برہمن امریکہ سے شلیہ ایران سے بڑا لاکشہ یورپ سے بھگدت چین سے

گیا تھا اور سمندر مین جہاز رانی کرکے کل کی پیمایش کی اور جزائر دریافت کئے اسیواسطے
سمندر کا نام اوسکی یادگار مین ساگر مشہور ہوگیا۔ اسکی کئی پشت بعد راجہ بھاگیرتھ ہوا
جسنے ہمالیہ پہاڑ کو دوسو میل تک کاٹ کر ایک نہر نکالی اور پندرہ سو میل تک لیجا کر
سمندر مین ڈالی تھی جواب گنگا ندی کے نام سے مشہور ہے۔ اس سے پہلے ایک اور
راجہ پرتھ ہوا جسنے ہندوستان کی پہاڑی زمینون کو ہموار کرایا اور معدنیات کو کھدواکر
ادویات وجواہرات نکالے جسکی یادگار مین زمین کا نام پرتھوی پڑگیا۔ راجہ بیات
بھی مشہور ہوا ہے جسکا مصر تک راج تھا۔

دھنتر Dhnantar

یہہ بہت بڑا طبیب ہند مین ہوا ہے اِسکی ثانی ہند مین ہی نہین بلکہ دنیا کے پردے پر
آجتک کوئی نہین ہوا ہے۔ اسنے ہندوستان کے نباتات اور معدنیات کو خوب
اسٹڈی کیا اور علم الادویات کی بنیاد ڈالی۔ تشریح جسمانی کا بھی یہہ اُستاد کامل
تھا انسان اور حیوان کے جسم کی ایک ایک ریشہ کا حال لکھکر ہمارے واسطے چھوڑ
گیا ہے۔ شوشرت اسیکی تصنیف ہے جسنے تمام یورپ وایشیا کو فن جراحی وطب سکھلایا۔
اسکے مقابلہ کی کوئی کتاب اِس فن مین کسی زبان مین نہین۔

ایک دفعہ تکشک سانپ نے ایک درخت کو ڈنک مارا وہ درخت فوراً جلکر خاک ہوگیا
اور اوسپر ایک آدمی چڑھا تھا اوسکا بھی یہی حال ہوا۔ اسنے فوراً اپنی دوائین
اوسپر چھڑکین جنکی کیمیائی اثر سے وہ درخت اور آدمی سب بالکل درست اُسی حالت
مین کھڑے ہوگئے جیسے کہ پہلے تھی۔ اِسکا اصلی نام دیو وداس تھا۔ یہہ ذات کا شودر
اور کاشی کا راجہ تھا اپنے مکان پر ۳۰۰ شاگردون کو حکمت سکھلاتا تھا۔ ایک شاگرد
شوشرت کے نام پر ایوردید کی کتاب ۸ حصون مین اسنے لکھی تھی۔

ملہ الکھ کھا سال تک سمرست رہنو سے اب ریا بگئی ہے۔ اسکی عظمت سے تو انگریزی خوب واقف ہین مگر یہہ کوئی
نہین جانتا کہ اوسکا پانی اول درجہ کا مفید صحت ہوتا ہے اور اوسکی ریت سے سونا نکلتا ہے

بھرتری

Bharta y

یہہ بڑا مشہور عالم ہندوستان مین ہوا ہے - اسنے تین کتابین نیت کی بڑے زور کی لکھی ہین - جنکا نام بھرتری شتک ہے

یہہ پہلے راجہ تھا مگر ایک خاص واقعہ کو دیکھکر اسکے دلپر ایسا اثر ہوا کہ فورًا راج پاٹ چھوڑ کر فقیر ہوگیا اور بہت عرصہ تک گورکھ ناتھ[۱] گرو کی شاگردی مین تپسیا کرتا رہا اس کا گرو بھی بڑا مشہور کراماتی فقیر ہندوستان مین ہوا ہے جسکی یادگار مین شہر گورکھپور آباد ہے

یہہ شہر اجین کا راجہ اور بکرم کا بھائی تھا - ایک روز ایک رشی نے آکر ایک پھل راجہ کو دیا اور کہا کہ اگر اسکو کھالوگے تو عمر بھر کبھی بیمار نہوگے - راجہ نے اوس پھل کو محبت سے اپنی رانی کو دیدیا اور آپ نہ کھایا - رانی صاحبہ شہر کے کوتوال صاحب سے پھنسی ہوئی تھین اونھون نے بھی سمجھا کہ بجائے میرے اگر میرا یار ہمیشہ تندرست رہے تو بہتر ہے اسلئے اونھون نے وہ پھل کوتوال صاحب کو کھانیکو دیدیا - کوتوال کی بھی ایک رنڈی سے دوستی تھی اوسنے محبت سے وہ پھل اوسکو دیدیا - رنڈی نے دلمین کہا کہ بجائے میرے اگر اس شہر کا راجہ جو نہایت دھرماتما ہے اگر وہ ہمیشہ تندرست رہے تو بہتر ہے یہہ سوچکر وہ دربار مین آئی اور وہ پھل راجہ کی نذر کرنے لگے - راجہ کو اپنا پھل دیکھکر نہایت تعجب ہوا اور حیرت زدہ پوچھنے لگا کہ یہہ پھل تجھکو کہان سے ملا - رنڈی نے کوتوال کا نام بتلایا - اسلیئے کوتوال سے پوچھا گیا کہ تیرے ہاتھ یہ پھل کہان سے لگا - پہلے تو کوتوال بہت ڈرا مگر مجبور ہوکر اوسنے سارا قصہ کہہ سنایا -

---

[۱] گورکھ ناتھ ایسا فقیر باکمال تھا کہ صرف غصہ کی نگاہ سے دیکھتا تو گانو کے گانو جل جاتے - مردے کو زندہ کردیتا - اور انسان کو ایک لمحہ مین حیوان یا پتھر بنا دیتا - گورکھ دھندا بھی اسی کا ایک کھلونا تھا - راجہ گوپی چند بھی جو فقیر ہوگیا تھا اسیکا شاگرد تھا اور کہتے ہین کہ اسوجہ سے امر ہوگیا یہہ عام لوگون کے مشہور خیالات ہین -

سنتے ہی راجہ نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ "لعنت ہے ایسی محبت پر۔" "جسکو ہم چاہتے تھے وہ دوسرے کو چاہتا تھا اور پھر وہ بھی کسی اور کا چاہنے والا نکلا۔" راجہ کے دل کی ایک عجیب کیفیت ہوگئی اوسکو تمام عیش آرام جھوٹے و ناپائدار معلوم ہونے لگے اور ساری دُنیا ہی دغاباز نظر آنے لگی۔ اوسنے کسی سے کچھ نکہا اور فوراً تخت سلطنت کو چھوڑ گیروے کپڑے پہنکر جنگل کی راہ لی۔

بھوج

۱۱۰۰

یہہ راجہ بھی مالوہ مین بکرمادت کے خاندان مین ہوا تھا۔ اسکا زمانہ سنہ کے قریب تھا۔ یہہ خود بڑا عالم تھا اور عالمون کا قدردان بھی اِس درجہ کا تھا کہ اسکے وقت مین عام لوگ سنسکرت بولنے لگے تھے۔

راجہ سندھل کے گھر یہہ پیدا ہوا تھا۔ پانچ برس کی عمر مین اِسکا باپ مرگیا اور اِس کا چچا گدی نشین ہوا۔ یہہ مدرسہ مین تعلیم پاتا تھا۔ راجہ کو اسکی لیاقت دیکھکر حسد ہوا اور سمجھا کہ ایک روز یہہ مجھ سے تخت چھین لیگا۔ اسلئے اوسنے وزیر کو حکم دیا کہ جنگل مین لیجاکر بھوج کو مار ڈالے۔ وزیر مدرسہ مین آیا اور بھوج کو رتھ مین بٹھالکر جنگل کو لے گیا۔ وہان اوسنے راجہ کا حکم سُنایا اور ننگی تلوار دکھائی۔ اور رونے لگا۔

بھوج نے بڑی ہمت سے کہا کہ خیر بھائی تم اپنے آقا کا حکم مانو۔ مگر ذرا مین ایک خط تم کو لکھ دیتا ہون اوسے تم راجہ کو دیدینا۔ یہہ کہکر اوسنے فوراً ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ "اے چچا صاحب آپ سمجھتے ہونگے کہ آپ اوس زمین کو سر پر اوٹھا کر لیجاوینگے جسکو پہلے بڑے بڑے راجا نہ لیجاسکے۔ مان دھاتا اور رام چندر یدشٹر وغیرہ اسکو سب اپنی اپنی کہتے ہوئے مرگئے" اور "جہان زر۔ زور۔ زمین۔ اور جہان کت انمین سے ایک بھی ہو وہان ادھرم ضرور ہوتا ہے۔ جہان یہہ چارون ہون وہان کا کیا ٹھکانا ہے۔"

ایسا استقلال دیکھکر وزیر کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ فوراً بھوج کے پانوںمین گر پڑا۔ بھوج بھی محبت سے لپٹ گیا اور رونے لگا۔ وزیر نے اوسکو تسلی دی اور چھپاکر اپنے گھر مین لاکر رکھا۔ ایک اور شخص کا سر کاٹ کر وزیر نے راجہ منج کو دکھلا دیا اور وہ خط بھی بھوج کا لکھا ہوا حوالہ کر دیا۔

راجہ نے جب خط کو پڑھا تو اوسکی آنکھین کھل گئین زار زار رونے لگا۔ اور اپنے اس احمقانہ و بیرحمانہ حرکت پر نہایت افسوس کرنے لگا۔ آخر خودکشی کا ارادہ کرکے تلوار کھینچنے لگا۔ وزیر نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ مجھکو پہلے سے معلوم تھا کہ آپ پھر سمجھین گے اور بڑا رنج کرینگے اسلئے مینے راج کمار کو مارا نہین تھا اب وہ میرے گھر موجود ہے۔

راجہ بہت خوش ہوا۔ وزیر کو بڑا انعام دیا۔ اور بھوج کو بلاکر اپنے گلے سے لگا لیا۔ بڑے سردارون کے سامنے اپنے قصور کو بیان کرکے آپ کو بڑی لعنتین دین۔ اور پھر نہایت محبت سے بھوج کو راج گدی پر بٹھا دیا۔

بھوج نے گدی پر بیٹھتے ہی اپنا تمام وقت اپنے ملک کی بہبودی اور انتظام مین صرف کرنا شروع کر دیا۔ جو اصلاح ملکی اور قومی اس پرتابی راجہ کے وقت مین ظہور پذیر ہوئین وہ زمانہ مین مشہور ہین۔

اس راجہ نے ایک گھنٹی اپنے کمرہ سے لیکر باہر راستہ تک لگا رکھی تھی تاکہ جس شخص کو اور حاکمون سے انصاف نہ مل سکے وہ اپنی فریاد راجہ کے کان تک بآسانی پہنچا سکے۔ اسنے اپنے ملک کا بہت اچھا انتظام کیا۔ قانون تیار کیئے۔ پارلیمنٹ سبھا قایم کی۔ تمام شہرون اور قصبون مین مدرسے جاری کیئے۔ لڑکیان بھی اسکے وقت مین پڑھتی اور وظیفے پاتی تھین۔ کوئی زبردست غریب کو ہرگز نہ ستا سکتا اور کوئی حاکم ہرگز رعایت نکرنے پاتا تھا۔

ملازمون کے واسطے امتحان ہر محکمہ مین لازمی کردیئے۔ شہر کے جاہلون کو حکم دیا کہ جو سال بھر کے اندر نہ پڑھے گا وہ باہر نکال دیا جاویگا۔ غیر ملکون سے جو پنڈت آئے اونکو انعامات دیئے ملک مین شفا خانے اور محتاج خانے جاری کئے۔ سڑکین وغیرہ نکالین۔ غرض اسکے وقت کی مفصل کیفیت بڑی بڑی کتابون مین مشرح ملتی ہین۔

اسکے وقت مین ایک پنڈت نے مارکنڈے پورن و بھوشیہ پران نئی تصنیف کئے جسپر راجہ نے اوسکے ہاتھ کٹوا ڈالے۔ اسطرح سے اوسنے اُن چالاکیون کو روکا جنسے زمانہ قدیم اور حال کی تصنیفات گڑبڑ کردیے گئے ہین۔

Biyasji

بیاس جی

یہہ مہاتما ہندوستان کے مشہور فلاسفر ہوے ہین۔ انکا زمانہ آج سے تقریباً پانچہزار سال پیشتر تھا۔ انکا اصلی نام کرشن دویپائن تھا مگر چونکہ انھون نے تمام شاستروں اور ویدون پر عبور حاصل کرلیا تھا اسلئے انکا نام وید بیاس (قطر یعنے آرپار جانیوالا) مشہور ہوگیا۔ اور اب بھی بڑے بڑے پنڈت اِس نام سے پکار لئے جاتے ہین۔

ویدون کو پڑھکر انہون نے عوام الناس کے اُپکار کیغرض سے ویدانت شاستر تصنیف کیا تاکہ جو لوگ چارون وید نہ پڑھ سکین وہ اوسکے فلاسفی اور تمام ہدایات کو بآسانی اِسکے ذریعہ سے جان سکین مہابھارت کی مشہور نظم کتاب جو ایک اونٹ[۵۱] کا بوجھ ہے اور اپنے مضمون مین اپنا ثانی دوسری کتاب کسی زبان مین نہین رکھتی۔ آپکی ہی تصنیف ہے۔ بھاگوت[۵۲] پران بھی آپنے ہی رچا تھا میمانسا وغیرہ غرض کس کس کے نام گناوین۔۔

۵۱ مول بھارت بیاس کا رچا ہوا سولہ ہزار آٹھ سو اشلوک تھا۔ اور بھوج کے وقت مین ۳۰ ہزار ہوگیا تھا۔ اور اب سوا لاکھ اشلوک ہے۔ یہہ سب لوگون نے بعد مین ملایا ہے۔

۵۲ بھاگوت کی نسبت خیال ہے کہ جے دیو کے بھائی بوپدیو جینی نے سنہ ۱۲۰۰ء کے قریب لکھا تھا۔

بیاس جیکی پیدائیش سب سے نرالی ہے یہہ مشہور ہے کہ پراشر منی ایک کشتی پر سوار ہوے اور ملاح کی لڑکی اون سے حاملہ ہو گئی۔ جسوقت دریا پار ہو گئے اوسکے لڑکا بیاس جی پیدا ہوا اور اپنے باپ کے ساتھ تپ کرنیکو بن مین چلا گیا۔ اس مضمون کے سننے سے واقعہ کا تو بھلا کیا اندازہ ہو سکتا ہے البتہ بے اختیار ہنسی آتی ہے اور کلجگ کے پنڈتون کی عقل پر رونا آتا ہے کہ اون کو کیسی کیسی دور کی سوجھی ہین۔

دساتیر سے ظاہر ہے کہ آپنے بلخ مین پہنچکر زردشت سے مباحثہ بھی کیا تھا۔ جمینی سا فلاسفر بھی آپکا ہی شاگرد تھا۔

بھاسکراچاریہ Bhaskracharya

یہہ ہندوستان مین ایک بہت بڑا عالم ہو گذرا ہے۔ انگریز لوگ تو اسکا زمانہ ۱۱۱۴ء کے قریب بتلاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ دکن مین پیدا ہوا تھا۔ مگر ہندو لوگ بہت دن پیشتر ہوا سمجھتے ہین۔

اسنے سدھانت شرومنی ایک بڑی مستند کتاب علم نجوم کی سنسکرت مین لکھی ہے اسکے دو حصے ہین ایک مین علم کرہ کا بیان ہے دوسری مین علم اعداد کا۔ سوائے اسکے جبر و مقابلہ وغیرہ کی کتابین بھی اسنے عمدہ لکھی ہین۔

اسکی لڑکی لیلاوتی بھی بڑی عالم تھی اوسنے علم حساب و مساحت پر ایک بڑی نادر کتاب لکھی تھی جسکا نام لیلاوتی ہی تھا۔ یہہ کتاب فارسی انگریزی وغیرہ زبانون مین بھی ترجمہ ہو گئی ہے اور آجتک بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔

یہہ اٹلی بھی گئے تھے اور اپنے اس سفر کا حال انہون نے مفصل رسالہ رومک سدھانت مین لکھا ہے

بکرم Bikram

یہہ بڑا مشہور راجہ حضرت عیسے سے ایک سو برس پیشتر ہوا ہے۔ اسکی راجدھانی اجین

ہین تھی اور اوسنے ہندوستان پر حملہ کرنے والے ستھین لوگون کو شکست دی تھی جسکی یادگار مین سمبت بکرمی قایم ہوا ہے جو آج تمام ہندوستان مین جاری ہے یہہ راجہ بڑا علم دوست اور منصف تھا - اسکے دربار مین نو بڑے بڑے عالم ہمیشہ حاضر رہتے تھے جو نورتن کہلاتے تھے - سوائے اسکے اور بہت سے ڈاکٹر علماء - اور ہیئتی کا استاد بھی اسکے یہان نوکر تھے - اسکی سرکار مین آٹھ سو منڈلیک (صوبہ دار) تھے فوج بھی ہاتھی گھوڑے کی بیشمار تھی جسکی تعداد کتابون مین کروڑون تک ہے - اسنے جہاز روم کے راستہ ملک روم پر چڑھائی کی تھی - وہانکے بادشاہ (قیصر) کو قید کرکے ہندوستان لے آیا - یہانپر اوسکو اپنے تمام شہر قلعے عالیشان خزانے وغیرہ دکھلائے پھر چھوڑ دیا (دیکھو نربدا بھرن - بکرم پربند - وغیرہ) اسنے ہندوستان کے سب صوبے اپنے مطیع کر رکھے تھے - تمام ملک مین دھرم کی ترقی کی جس سے بڑا امن پھیل گیا تھا - یہہ نہایت خوبصورت اور بڑا مستقل مزاج تھا - یہہ راجہ جتنا بڑا تھا اوتنا بڑا مزاج نہین رکھتا تھا - بڑا متقی اور سیدھا تھا ہمیشہ چٹائی پر سوتا اور معمولی کپڑے پہنتا - اپنی خاص رانی سے کھانا پکواتا - رات کو پیدل اور اکیلا شہر مین گشت لگاتا اور اپنی رعایا کی تکالیف کو معلوم کرکے اون کے دور کرنے مین ہمہ تن مصروف رہتا تھا -

شنکر آچاریہ

Shankaracharya

آپ سنہ ۹ ع کی نوین صدی مین ملیبار مین پیدا ہوئے تھے - کمارل برہمن کے شاگرد تھے - آپنے لنکا سے لیکر افغانستان اور باختر تک اور ادھر برہما تک تمام ہند مین ویدانت مذہب کی اشاعت کی تھی اور بودھون کے زمانہ مین جو ہندو مذہب کی ہوا اکھڑ گئی تھی اوسکو پھر از سر نو قائم و مستحکم کیا تھا - ہندو لوگ آپ کو شیو کا اوتار مانتے ہین تاہم بھی جانتے ہین کہ اپنے زمانہ مین آپ سب سے بڑے عالم ہندوستان مین گنے جاتے تھے اور آپ نے تمام غیر مت والے پنڈتون کو ہر جگہ شاستر ارتھ مین ہرا دیا

تھا - آپکی ہی لیاقت اور کوشش کا نتیجہ تھا کہ ہندو مذہب تمام ہندوستان
کے باشندون کا ایک ساتھ اور ایک خاص طرز کا بنگیا -
آپنے سات برس کی عمر تک پڑھا تھا - اسکے بعد ہی سنیاس لے لیا - بارہ
سال کی عمر مین کئی کتابون کی بھاشیہ کرکے اپنی لیاقت دکھائی - اِسکے
بعد سُرشیر اچاریہ سے مباحثہ کیا - پھر ملک میسور کو گئے - وہان سے ایک
راجہ کو ساتھ لیکر ہندوستان بھر کے ہر قسم کے پنڈتون جینی چارواک
بودھ وغیرہ مت والون سے مناظرہ کرتے پھرے - اور آخر مین جوانی مین
یعنے بتیس سال کی عمر مین کدارناتھ کے پہاڑ پر اس جہان سے رخصت ہوئے

Kalidas

کالیداس

یہہ بڑا مشہور پنڈت راجہ بکرم کے درباری نورتن مین سے ایک تھا -
یہہ شروع مین بڑا جاہل اور کودن مشہور تھا مگر جب اوسکی شادی ایک علامہ عورت سے ہوگئی تو
تھوڑے عرصہ مین یہہ بھی سنسکرت کا ایسا مشہور عالم ہوگیا کہ جسکے ثانی بہت کم ہوئے ہین - اسنے کئی سو کتابین
تصنیف کی تھین جنمین سے نہایت مشہور رگھبنس کمار سنبھو میگدوت شکنتلا وغیرہ مین جسطرح انگریزی
زبان کا بڑا شاعر شکسپیر ہوا ہے اوسی طرح سنسکرت زبان کا کالیداس ہوا ہے -
ذکر ہے کہ ایک عالم عورت نے اشتہار دیا تھا کہ جو مجھکو شاستر ارتھ مین جیت لیگا اوسکے ساتھ
شادی کرلونگی - بہت سے پنڈتون نے بحث کین مگر سب ہار گئے - اسکی شرم سے اونہون
نے اوسکو ذلیل کرنیکے واسطے ایک احمق آدمی کی تلاش شروع کی - خوش بدولت کہین ایک
درخت پر چڑھے ہوئے اوسی شاخ کی جڑ کو کاٹ رہے تھے - سب نے انکو پکڑ کر کہا کہ تم ایک
عورت کے سامنے چلکر بالکل خاموش رہنا - اور پھر اوس عالمہ سے کہا کہ ایک رشی جی بحث
کررہے ہین مگر موَن ہین - غرض اشارون سے باتین ہوئین جنکو عورت نے معقول سمجھا اور حقیقت
مین بات اور تھی - غرض یہہ بیچاری اس نکھٹو کے سر مڑھی گئی -

فصل ۳ مسلمان بادشاہ وغیرہ

امیر تیمور Tamer lane

یہہ ترکستان کا بڑا زبردست بادشاہ چودھوین صدی عیسوی مین ہوا ہے - اسنے تمام ایشیا کے ملکون کو حملے کر کر کے لوٹا اور تباہ و ویران کر دیا تھا - روم - ایران افغانستان اور ہندوستان سب اسنے فتح کر لیے تھے - بیشمار خزانون کے سوا ہزار ہا مرد عورت اوسنے غلامی مین ہر جگہ سے پکڑے اور لکھوکھا آدمیون کو اسنے قتل کرا کر تماشا دیکھا یہہ سنگدل بادشاہ جدھر قدم اوٹھاتا تھا اپنے آگے میدان صاف کرتا چلتا تھا -



یہہ ایک گڈریہ کے گھر ۱۳۳۶ء مین پیدا ہوا تھا - وطن اسکا سمرقند کے نزدیک مقام کش مین تھا - وہان اسکی قوم دریا کنارے مویشی چرایا کرتے تھے اسکا باپ اوس کا سردار تھا - اسنے بچپن مین اپنے باپکے ساتھ کچھ فن سپہگری کی تعلیم پائی اور گھوڑے پر سوار ہونے کی بھی عمدہ مشق کر لی جفاکشی اور مستعدی تو اسکی قومی خصلت تھی - شروع سے ہی اسکے آیندہ عظمت کے آثار نمایان تھے - یہہ جب کھیل کھیلتا تو لڑکون کا سردار بنکر لڑائی کیا کرتا - اسکو فال نکالنے اور تعبیر خواب نجوم وغیرہ سے بڑا شوق تھا - طبیعت بھی مذاق

(۱) بعض مورخ اسکو چنگیز خان کے خاندان مین بتلاتے ہین - اتنا ہم بھی کہہ سکتے ہین کہ اسمین چنگیز خانی خصلت ملکون کے برباد کرنے کی اور خونریزی و لوٹ مار کی تو ضرور تھی بلکہ اوس سے بھی کہین بڑھکر -

پسند تھی۔ اور یہہ بڑا پکا مسلمان تھا۔ اور جسطرح ہلاکو و چنگیز خان وغیرہ مغلون نے سلام کو نیست و نابود کرنے کی قسم کھائی تھی اسطرح اسنے اوسکی اشاعت پر کمر باندھی تھی۔

اسنے شرع مین کچھ تھوڑی سی مذہبی تعلیم بھی پائی تھی۔

یہہ بڑا بلند حوصلہ اور عالی دماغ شخص تھا اسنے اپنی زندگی مین بڑی بڑی سخت مصیبتونکا بڑے استقلال سے سامنا کیا اور آخر اونپر غالب آکر اسقدر عروج حاصل کیا کہ بیسیون بادشاہ بڑے بڑے ملکون کے اسکے غلام ہوگئے۔

بالغ ہونیپر یہہ سمرقند کے بادشاہ کے دربار مین بطور سفیر کے رہنے لگا۔ بڈھے بادشاہ کی نگاہ مین نوجوان کی شکل و شجاعت اسقدر کام کرگئی کہ اوسنے اپنی پوتی کی شادی اسکے ساتھ کردی۔ تھوڑے عرصہ بعد بادشاہ کے داماد قتلغ نے بادشاہ کو قتل کرکے تخت چھین لیا۔ تیمور اوسوقت خراسان مین تھا۔ یہہ خبر سنکر فوراً اسطرف روانہ ہوا۔ اور اپنے رشتہ دارون کی مدد لیکر اوس سے لڑا اور شکست دی۔ اسیطرح سمرقند کا تخت اسکے ہاتھ آگیا۔ مگر فوراً ہی کاشغر کے حاکم نے بھی اسپر چڑھائی کردی جس سے تیمور کو خوارزم کی طرف بھاگنا پڑا اور رستہ مین سے آب روانہ کئی روز تک معہ اپنی بیوی اور چند ساتھیون کے جنگل مین آوارہ پھرتا رہا ایک روز چند ترکمانون نے ان لوگون کو گرفتار کرلیا اور اپنے اصطبل مین لیجا کر قید کردیا۔ وہان سے بھی ایک روز چھوٹ کر جنگل کو بھاگا۔ اور دریائے جیحون تک پہنچگیا۔ یہانپر بہت سے آدمی اوسکے ساتھی ہوگئے۔ اور خالی بیٹھنے سے بیگار بہلی سمجھکر اسنے سیستان کی ایک قوم بلوچ پر حملہ کیا۔ اس حملہ مین یہہ خود زخمی ہوا ہاتھ کی دو انگلیان کٹ گئین اور پانون سے ہمیشہ کے واسطے لنگڑا ہوگیا جس سے اسکا نام تمرلنگ پڑگیا۔

اسکے بعد اسنے تھوڑی سی جماعت سے الباس فتح کیا۔ اور تاج شاہی پہنا۔

اسوقت اسنے بہت سا مال لوٹ کا خرچ کیا۔ اپنے لشکر کے واسطے خیمے اطلسی و زردوزی
بنوائے۔ اب گوکہ تیمور کی مصیبتوں کا خاتمہ ہوچکا تھا مگر اوسکی ہوس کا خاتمہ ہونا نہ تھا
اوسنے گرد نواح کے تمام بادشاہوں اور سرداروں پر حملے کئے اور اُنکو یا تو مطیع یا قتل
کیا۔ اِسکا خیال یہہ تھا کہ جسطرح آسمان پر ایک خدا ہے اوسیطرح زمین پر ایک بادشاہ
ہونا چاہئے۔ اِسکو ہزاروں آدمیوں کا سر کٹوانا اور خون بہانا تو ایک معمولی بات تھی۔
اِسنے تمام ایشیا کو اپنے پانوتلے روند ڈالا ملکوں کو تباہ و برباد کردیا مال دولت
لوٹ لیا اور لوگوں کو غلام بنایا بس یہہ اِسکا وحشیانہ جوش تھا۔ اِسنے کوئی بڑی سلطنت
قایم نہیں کی اور کسی مُلک کو امن اور آزادی کے ساتھ ترقی نہ بخشی۔
پہلے اسنے ایران پر چڑھائی کی اور وہان کے شہر صفہان میں خوب خون بہایا۔ اسکے
بعد روس کے ماسکو تک کی جاکر خبر لی۔ پھر ہندوستان کی دولت نے اسکو اپنی طرف
متوجہ کیا۔ اِسنے سوچا کہ ہندوستان کے فتح کرنے سے بہت سے ہندو غلام بھی
ملینگے (ہم خرما و ہم ثواب) اور نام بھی ہوگا اسلیے ادھر کو قدم رنجہ فرمایا۔ دہلی کا بادشاہ
بہت بڑی فوج اور ہاتھی لیکر اسکے مقابلہ کو نکلا مگر ہار گیا[۱]۔ اپنے تخت دہلی پر جلوس
فرمایا اور اسقدر خزانہ لوٹا کہ نوّے ہاتھیوں پر لادکر سمرقند پہنچا۔
میرٹھ وغیرہ سے ایک لاکھ مرد عورت غلام بھی ہاتھ آئے جو اوسکے نوکروں نے بانٹ
لیے۔ ان غلاموں کی تعداد لشکریوں سے زیادہ تھی اسلئے اِنکی خوراک وغیرہ کے
انتظام سے دق آکر تیمور نے حکم دیا کہ سب کے سر کاٹ ڈالیں۔
غرض اسیطرح خلق خدا کو ذبح کرتا ہوا یہہ قہر خدا مُلک شام پر چڑھ گیا اور اوس ملک کے
بادشاہ کو قید کر لایا اور سمرقند میں عیش کی زندگی بسر کرنے لگا۔ غیر ملکوں کے ایلچی نذرانے
لیکر آئے۔ اور دو ماہ تک بڑا جشن شاہانہ رہا مگر اس سے خالی کب بیٹھا جاتا تھا۔ اب

[۱] تذکرہ تیموریہ میں لکھا ہے کہ تیمور نے اونٹوں پر خشک گھاس لدوا کر ہاتھیوں کے سامنے کھڑے کر دیے اور آگ لگوا دی جس سے تمام ہاتھی ڈر کر بھاگ نکلے اس طرح محمد شاہ تغلق کو شکست ہوئی۔

اوسکو چین کو خاک مین ملانے کی سوجھی۔ ۱۴۰۵ء مین لاکھ سپاہی لیکر اوسطرف روانہ ہوا۔ مگر کثرت برف کیوجہ سے بیمار ہوکر اکھتر سال کی عمر مین راستہ مین مر گیا۔

شاہ بابر Babar

یہہ بھی بڑا مشہور بادشاہ سمرقند کا ہوا ہے۔ قوم کا تاتاری مغل اور تیمور کے خاندان مین تھا۔ یہہ ہر طرح سے بہادری اور مستعدی مین تیمور کا ہم پلہ تھا مگر اوس سے بدرجہا زیادہ نیک لایق اور منتظم تھا۔

اسنے لوٹ مار کرکے ملکون کو ویران نہین کیا بلکہ بڑے زبردست کی بادشاہت قایم کرکے ملک مین امن پھیلایا اور انتظام کیا۔ یہہ جیسا سپاہی تھا ویسا عالم بھی بڑا تھا۔ دینداری کے ساتھ خوش زندگانی بسر کرنا بہ نسبت خون ریزی کے زیادہ پسند کرتا تھا۔

یہہ ۱۴۸۲ء مین مقام اندجان مین پیدا ہوا تھا۔ پانچ برس کی عمر مین یہہ اپنے چچا کے پاس سمرقند گیا جہان اسکی نسبت اپنی چچیری بہن سے ہوگئی۔ بارہ سال کی عمر مین اسکا باپ مرگیا اور یہہ تخت نشین ہوا۔ ایک ساتھ ملک مین جھگڑے برپا ہوگئے اور بڑا فتور مچگیا۔ یہہ بیچارہ بچہ ناتجربہ کار تھا اسلئے عرصہ تک بڑا حیران پریشان رہا اور کئی دفعہ سمرقند کو ہاتھ سے دیکر اوارہ پھرتا رہا۔ ایک مرتبہ کابل پر حملہ کیا اور اوسکو فتح کرلیا۔ پھر خراسان پر چڑھ گیا۔ پھر وہان سے لوٹکر ادھر قندھار کا بلوہ فرو کرتے آیا۔ پھر ایک دفعہ سمرقند و بخارا فتح کیا غرضکہ ۱۵۱۵ء تک ایسی ہی چھوٹی جھمون مین پھنسا رہا۔ آخر کار اوسنے افغانستان مین اپنی سلطنت کو مستحکم کیا۔ پنجاب کے سرحدی فرقون کو بھی مطیع کرلیا۔ اور پھر اطمینان کے ساتھ اوسنے ہندوستان پر حملہ کرنے کی تیاری کی بارہ ہزار فوج کے ساتھ یہہ بڑھا اور ادھر سے دہلی کا بادشاہ ابراہیم لودی بھی ایک لاکھ فوج لیکر نکلا۔ پانی پت کے میدان مین بڑی سخت لڑائی ہوئی جسمین آخر بابر کو فتح نصیب ہوئی۔ دوسرے روز اسنے دہلی پر قبضہ کرلیا اور تاج شاہی اپنے سر پر رکھا۔

قلعون مین متلون کی فوج کا عمل دخل ہوا۔ سلطان ابراہیم کی بیوہ وبچون کو بادشاہ نے ایک معقول وظیفہ مقرر کردیا۔ اور بیش بہا خزانہ جو ہاتھ لگا وہ فوج کو تقسیم کردیا اسکے بعد بابر آگرہ کی طرف بڑھا۔ چتوڑ کا رانا سانگا بہت سے راجپوتون کی مدد لیکر اس کے مقابلہ کو تیار ہوا۔ اسنے راجپوتانہ کے اور تمام راجاؤن کو شکست دیکر اپنا مطیع و مددگار بنالیا تھا اور اسکا ارادہ ہندوستان مین ایک مضبوط ہندو بادشاہت قائم کرنیکا تھا۔ کابل سے اسی زمانہ مین ایک نجومی آیا تھا اوسنے بابر سے کہا کہ منگل سامنے ہے آپکو شکست ہوگی اسباب کو سنکر ہراسان ہوا۔ اُسکی فوج بھی یہان کی گرم آب ہوا کو برداشت نکرسکتی تھی اسلیئے بڑے دل برداشتہ تھی۔ ایسے نازک وقت مین بابر نے بڑی استقلال اور ہمت کے ساتھ اپنے ساتھیون کو سمجھایا کہ بدنامی کے ساتھ بھاگنے سے مرجانا ہی بہتر ہے۔ اوسنے خود بھی اوسی روز سے شراب پینا چھوڑدیا اور بہت سا زر نقد و مال خیرات کیا۔

ایسی باتون سے سپاہیون مین کچھ جوش پیدا ہوا۔ فتحپور سیکری کے میدانمین لڑائی ہوئی۔ بادشاہ کی فوج بیس ہزار اور رانا کی فوج ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ یہہ لڑائی بڑی سخت ہوئی جسمین آخر بادشاہ کامیاب ہوا۔ رانا سانگا میدان سے بھاگ گیا اس اتفاقیہ فتح سے مغلون کو بے اندازہ خوشی ہوے۔ وہ نجومی بھی بابر کو مبارک باد دینے آیا۔ بادشاہ نے اُسکو بہت زر نقد انعام دیکر صرف اتنا کہدیا کہ تو میرے مُلک سے فوراً باہر نکل جا۔

اِسکے بعد اوسنے چندیری فتح کیا۔ اور چند شہرون کو مِلایا۔ اور انتظام مُلک شروع کردیا۔ آگرہ کے گردنواح کے ضلعون کی پیمایش وغیرہ کرائی۔ سڑکین وغیرہ تیار کرائین۔ اور راجاؤن و صوبہ دارون کے سفیرون سے نذرین حاصل کین۔

سنہ ع مین ہمایون اسکا لڑکا بیمار رہا۔ بابر نے اوسکے پلنگ کے گرد گھومکر دعا مانگی کہ

یا خدا اُسکو آرام کردے اور مجھے اِسکے بدلے اوٹھالے - اوسی روز سے ہمایون کو صحت ہونے لگی اور بابر بیمار پڑا - اخر اس جہان سے کوچ کر گیا - اوسکی لاش یہان سے لیجا کر کابل مین دفن کی گئی

بوعلی سینا Bui Ali Sina

آپ مسلمانون کے ایک بہت بڑے طبیب ہوئے ہین - آپ ۹۸۰ء مین بلخ کے نزدیک مقام خرسین مین پیدا ہوئے تھے - آپ کا باپ عبداللہ ایک اوسط درجہ کا آدمی تھا - آپ نے بخارا مین تعلیم پائی تھی - پانچ سال کے عرصہ مین اپنے علوم دینی کے کورس کو ختم کر لیا - اُسکے بعد ریاضی منطق وغیرہ تحصیل کیا اور پھر علم طبعیات وغیرہ سے بھی فارغ ہوکر علم طب کو سیکھنا شروع کیا -

بیس سال کی عمر مین آپ نے اپنا مطب کھولا اور صدہا بیمارون کا علاج کیا - اسی اثنا مین وہان کا حاکم امیر نوح سخت بیمار ہوگیا - شیخ نے اوسکا معالجہ کیا اور آرام کر دیا اس سے بادشاہ کی عقیدت شیخ کے حق مین بڑھگئی - شیخ نے شاہی کتب خانہ کے دیکھنے کی اجازت مانگ لی - اور عرصہ تک اوسکو خوب دیکھا کیا - مگر جس روز کہ شیخ اوسکے ملاحظہ سے فارغ ہوا اتفاق سے اوسی روز وہان آگ لگ گئی اور سارا کتب خانہ جلگیا -

حاسدون نے بادشاہ سے شکایت کی کہ شیخ نے ارادتاً کتب خانہ کو جلا دیا ہے تاکہ اپنی تصنیفات کو فروغ دے - اس بات سے تو بادشاہ ناراض نہوا مگر بدقسمتی سے بہت جلد بادشاہ مرگیا اور سلطنت بخارا مین بڑا انقلاب ہوگیا اسلئے شیخ کو وہان سے نکلنا پڑا - اور خوارزم پہنچا جہان کے حاکم نے اوسکو بڑی قدردانی سے اپنے پاس رکھا -

اِسوقت سلطان محمود غزنوی نے خوارزم پر حملہ کیا اور اوسکو مطیع کیا - محمود نے سنا

کہ شیخ بڑا عالم ہے مگر شیعہ مذہب رکھتا ہے تو اوسکو یہہ ناگوار ہوا۔ شیخ کو قتل
کرنے کے لئے بہانہ سے اپنے پاس بلایا۔ حاکم خوارزم سمجھ گیا اور اوسنے شیخ کو بھاگ
جانے کی صلاح دی۔ سلطان محمود نے بھی غصہ مین آکر جاسوس ہر طرف روانہ کئے
اور شیخ کی تصویر سبکو دیدین اور حکم دیا کہ جہان اس شکل کا آدمی پاؤ فوراً قید
کراؤ۔ شیخ بھی بھاگ کر چھپتا ہوا شہر نیشاپور مین پہنچا۔ جب وہان بھی دشمن نظر آئے
تو جرجان پہنچا۔

وہان کے بادشاہ کا ایک عزیز سخت بیمار تھا اور مرض عشق کا رکھتا تھا۔ کسی سے
تشخیص و علاج نہو سکا اور مریض کچھہ کہہ نہ سکا۔ شیخ بھی اوسکو دیکھنے گیا اور فوراً
سمجھ گیا کہ دال مین کالا ہے۔ ایک شخص کو بلا کر کہا کہ اس شہر کے سارے محلونکا
نام گنتے جاؤ اور خود مریض کی نبض پر ہاتھ رکھ لیا۔ جسوقت کوئی بار کا نام آیا فوراً
نبض بھڑک اوٹھی۔ پھر شیخ نے ایک اوسی محلہ کے شخص واقف کار کو بلایا اور کہا کہ تو
اس سارے محلہ کی عورتون کا نام لے۔ اور خود نبض پر ہاتھ رکھا۔ غرضکہ اسطرح سے
خاص اوسکے معشوق کا نام دریافت کرلیا۔ اور نسخہ بتلا دیا۔

شاہ قابوس یہ تشخیص دیکھکر نہایت خوش ہوا اور شیخ کو بڑے عزت سے
رکھنے لگا اور سلطان محمود سے بھی سفارش کردی۔ مگر ہمارے شیخ تھے بڑے
سبز قدم تھوڑے دن کے بعد وہان ایسا غدر مچا کہ تمام رعیت نے باغی
ہوکر بادشاہ کو قتل کر ڈالا اسلئے آپ کو وہان سے بھی بھاگنا پڑا۔

اب چلتے چلتے آپ ہمدان مین پہنچے اور وہان کے حاکم کے وزیر ہوگئے۔ مگر تھوڑے
عرصہ بعد جب حاکم کا انتقال ہوگیا تو آپ کو یہان سے بھی بھاگنا پڑا۔ آپکے ایک
دشمن نے آپ کو پکڑ کر قید بھی کرا دیا۔ وہان سے چھوٹکر پھر آپ جابجا پھرتے
رہے جس کسی حاکم سے ملاقات ہوئی وہ انکو وزیر یا مصاحب بنا لیتا مگر تھوڑی

عرصہ بعد ہی بیچارہ کسی آفت مین خود بھی گرفتار ہو جاتا - ایک دفعہ آپ اصفہان کے بادشاہ کے وزیر ہو گئے تھے - مگر اسی خلجان کی زندگی کا ٹکر تریسٹھ سال کی عمر مین شہر ہمدان مین وفات پائی -

لکھا ہے کہ ایک امیر کو ایسا مالیخولیا ہو گیا تھا کہ وہ دن بھر گائے کی طرح بان بان کیا کرتا اور بھوسہ کھانے کو مانگتا اور کہتا کہ مین گائے ہون مجھکو ذبح کرو - وہ نہایت نحیف ہو گیا تھا - شیخ نے اوس کا حال سُنا - اور اوسکے پاس جا کر چھرا دکھلا کر کہا کہ اس گائے کو مین ذبح کرتا ہون - گائے نے سر نیچا کر دیا کہ تو ذبح کر لو - تب تو شیخ بھی نادم ہوے اور بولے کہ اچھا یہہ ابھی بہت دُبلی ہے اسکو پہلے غذائین کھلا کر خوب موٹا کر لو تب ذبح کرینگے - اوسی روز سے گائے بجائے بھوسہ کے عمدہ غذائین کھانے لگا - اور موٹا ہو گیا پھر اوسکا فصد وغیرہ سے علاج کر دیا -

آپنے ایک سو کے قریب کتابین مختلف علوم پر لکھی ہین اونمین سے بعض کی بیس بیس جلد ہین - غرضکہ شیخ جتنے بڑے طبیب تھے اوتنے ہی بڑے مصنف علوم فلسفہ وغیرہ کے تھے - مگر افسوس ہے کہ بڑے بدقسمت تھے - سچ ہے - "دہر سے معدوم جب عنقا ہوا شہرت ہوئی"

شیخ سعدی

Sadi

شیخ مصلح الدین سعدی - آپ ایران کے شہر شیراز مین ۱۱۷۵ء مین پیدا ہوے تھے جسکہ وہان کا بادشاہ سعد تھا اور ایکسو بیس سال کی عمر پا کر مرے - آپ فارسی زبان کے نہایت مشہور شاعر ہوئے ہین -

شروع مین آپنے فوج مین نوکری کی اور عیسائیون سے لڑے - ایک مرتبہ پکڑے گئے اور ٹریپولی کے قلعہ مین بہت عرصہ تک قید رہے - وہان سے ایک

سلہ آپ کی نسبت تمام حالات معتبر کتاب "حکیم ابو علی شیخ الرئیس" مطبوعہ مطبع خادم التعلیم پنجاب لاہور سے لیے گئے ہین - دیکھو پیسہ اخبار کا سلسلہ تذکرۃ المشاہیر -

شخص نے اِنکو چھڑا دیا اور اپنی لڑکی بھی بیاہ دی جو بڑی بدمزاج تھی۔
آپ سیر سیاحت کے بہت شوقین تھے اور بڑے پکّے مسلمان تھے۔ چودہ مرتبہ آپ نے مکّہ کی زیارت کی۔ اور یہہ بھی لکھا ہے کہ ہند تک بھی آئے مگر چونکہ واقعات نہین ملتے اسلئے یہانتک آنا تو ثابت نہین ہوتا۔
آپنے گلستان۔ بوستان۔ پندنامہ وغیرہ بہت سی کتابین عمدہ عمدہ زبان فارسی مین لکھی ہین جنکو آج ہندو مسلمان اور انگریز سب بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین بلکہ سب لوگ اِن کتابون کے موافق چلنا اور اونکا حوالہ دینا فخر سمجھتے ہین جسطرح ہندی مین تُلسی داس کی رامائن مقبول عام ہے اور ہر ایک مذہبی عالم یا جاہل ہندو اسکو ایک سی لطف اور محبت سے پڑھتا ہے اوسیطرح ہر ایک مسلمان آپکی کتابون کو عزیز رکھتا ہے۔

ابوالفضل Abulfazl

یہہ بڑا عالم اور مدبّر وزیر اکبر بادشاہ کا تھا۔
اسکی تصنیفات کو اور اسکی طرز تحریر کو جب ہم دیکھتے ہین تو فوراً ہم کو اسکی علمیت کا معترف ہونا پڑتا ہے۔ جب انتظام سلطنت پر نگاہ ڈالتے ہین جو اسنے اکبر کے زمانہ مین کیا تو اسکے مدبّر ہونے مین کوئی شک نہین رہتا۔ جب اسکی خاص لیاقت خداداد کا خیال کرتے ہین تو ہر طرح سے اسکو اس قابل سمجھتے ہین کہ دُنیا کے بڑے بڑے آدمیون کی فہرست مین اسکا نام بھی داخل کرین۔
یہہ آگرہ مین ۱۵۵۱ء مین پیدا ہوا تھا۔ پندرہ برس کی عمر مین تحصیل علوم سے فارغ ہوچکا تھا پھر اسنے کتب بینی سے اور لیاقت بڑھانی شروع کی۔
۲۲ وین سال تک اسنے اسیطرح ایک بڑے کتب خانہ کو دیکھا۔ یہہ ایسا ذہین تھا کہ اکثر علماء کی تحریر پر اعتراض کر بیٹھتا اور اوسکو غلط ثابت کرتا لوگ اسکو نوجوان سمجھکر

ہنسی مین اوڑا دیتے یا اسکے دماغ مین فتور بتلاتے اسکو بہت غصہ آتا اور آخر خاموش ہو رہتا۔ یہہ سب لوگون کو محض جاہل سمجھنے لگا۔ اسکا حافظہ بھی اسقدر تیز تھا کہ ایک مرتبہ ایک بڑی کتاب جسکو پہلے یہہ پڑھ چکا تھا کیڑون نے کھالی۔ اسنے اپنی یاد سے اوسکو لکھکر ایسا درست کردیا کہ سرمو فرق نہ نکلا۔ اسکے سامنے جو عبارت ایکمرتبہ کسی نے پڑھی فورًا اسنے اسکو لفظ بلفظ سُنا دیا۔

اسکا بڑا بھائی فیضی بھی بڑا زبردست عالم تھا۔ وہ برہمن کا بھیس بدلکر کاشی مین ایک پنڈت کے یہان مدت تک سنسکرت کی کتابین پڑھتا رہا۔ وہ برہمن اس لایق ہونہار نوجوان سے اسقدر خوش ہوا کہ اوسنے اپنی لڑکی کی شادی اس سے کرنی چاہی۔ فیضی گروجی کے پائون پر گر پڑا اور بولا کہ مہاراج مین مسلمان ہون اس لئے آپکی لڑکی کا دین نہین بگاڑ سکتا۔ پنڈت پر جب یہہ راز کُھلا تو اوسکو بڑا رنج ہوا اوسنے فیضی سے اور کچھ نکہا صرف اسقدر قول قرار اوس سے لئے کہ وہ ویدمقدس کا ترجمہ فارسی مین نکرے۔ اور اوسکو روانہ کیا۔

فیضی نے اپنے اوستاد کے حکم کو مانا۔ اوسنے ویدون کو چھوڑا اور بہت سی بڑی بڑی سنسکرت کتابون کے ترجمے کئے اور سنسکرت کا علمی خزانہ مسلمانون کے واسطے کھول دیا۔

یہہ شخص اکبر کے دربار مین ملک الشعرا کی پدوی پاچکا تھا۔

ابوالفضل کو اپنے ایسے عالم بھائی کا ذخیرہ تو اسٹڈی کے لئے ملا۔ اور ایسا ہی قدردان بادشاہ بھی ملگیا۔

یہہ اپنے بھائی کے ذریعہ دربار مین پہنچ گیا۔ بادشاہ اسکی علمیت اور لیاقت کو دیکھکر اس سے بہت خوش ہوگیا۔ یہانتک کہ ایک روز اسکو اپنا وزیراعظم بنالیا۔ اسنے بھی نہایت مستعدی سے ہر کام کو انجام دیا۔ ملک مین ہر طرح سے امن اور آسایش کو پھیلایا۔ اپنی حکومت کا رعب غیر ولایتون پر جمادیا۔ یہی نہین بلکہ اسنے اکبر کو انسان سے[1] کچھ زیادہ بناکر دکھانیکی کوشش کی۔

[1] اسنے ایک بے نقطی قرآن اکبر کی شان مین لکھا۔ اور خدا کے نام مین بھی یہہ فرق کردیا کہ جل جلالہ اللہ اکبر

اسنے ہندوستان کی ایک بہت بڑی تاریخ لکھی ہے جسکا نام اکبرنامہ ہی جو نہایت معتبر اور مشرح حالات اور شوکت کو اور ہندوؤن کو زمانہ کو ظاہر کرتی ہی اسیطرح کی ایک اور کتاب آئین اکبری لکھی جسمین تمام ملک کی پیمایش آمدنی قواعد و دستورات کو بیان کیا۔ ان کتابون کی یورپین لوگ بھی بڑی عزت کرتی ہین۔ سوای اسکے بہت سی کتابین زبان فارسی مین چھوڑین جنمین سے ایک اوسکے بنام ہی اور تین جلدون مین ہے۔

آخر مین یہہ شخص شہزادہ جہانگیر کے اشارہ سی رستہ مین نرسنگہ دیو راجہ کے ہاتہ سی قتل کیا گیا جبکہ یہہ لشکر سے جدا ہوکر بادشاہ سی ملاقات کرنیکو جارہا تھا۔ اکبر کو اس حادثہ سی بڑا صدمہ پہنچا۔ ابوالفضل پکا مسلمان نہ تھا۔ اور اکثر مولوی

جمشید Jamshet

آج سی ہزارون برس پیشتر ایک بہت بڑا بادشاہ ملک ایران مین تھا۔ اسنے سات سو برس بادشاہی کی۔ اسیکے وقت سی اس ملک مین زراعت شروع ہوئی۔ گاوٗن آباد ہوی۔ جنگل صاف کئے گئے۔ سڑکین و نہرین نکالی گیئن۔ کپڑا بننے اور سینے کے کام اسکی رعیت کو دیوؤن نے سکھلائے۔ اسکے یہان بہت سے دیو نوکر رہتے تھے اونہون نے عمارت کا کام اور باغ وغیرہ لگانا ایرانیون کو بتلایا۔

بادشاہ کیواسطے ایک اوڑن کھٹولا ایسا بنایا کہ اوسپر سوار ہوکر آسمان مین اوڑتا ہوا جہاں چاہے جہان کی سیر کرے۔ اور ایک آلہ ایسا بنا دیا تھا جسمین دنیا کا سارا حال معلوم ہوجاتا تھا اوسی کا نام جام جم مشہور ہے۔ نوروز کا جشن سالانہ یہہ بڑی شان شوکت سی کرتا تھا۔ اس کے زمانہ مین چار قومین مثل ہندوؤن کے تھین اور سبکا پیشہ بٹا ہوا تھا۔ انگوری شراب اسیکے وقت سے

جمشید کا مذہب آتش پرست تھا۔ یہہ مسلمان نہین تھا۔ عام مسلمان بڑی سخت غلطی کرتے ہین جو دارا سکندر رستم افلاطون سقراط وغیرہ کو مسلمان سمجھتے ہین۔ اسلام تیرہ سو برس سے چلا ہے پیشتر سے اسکو کون جانتا تھا۔ البتہ یہہ سب لوگ یا تو ہندو تھے یا ہندوؤن کے موافق مذہب رکھتے تھے۔ میرا خیال یہہ بھی ہے کہ ان سب لوگون کے حالات کا اگر مقابلہ کیا جاوے تو بہت سے ایسے ثابت ہون گے جنکا ذکر ہمارے پرانون مین ملے گا صرف نام کا فرق ہوگا

لہ ہندوؤن سے مراد ہے جو اپنے عالمون کو دیو کہکر پکارتے تھے اور اپنی زبان کو دیوبانی وغیرہ۔ تھوڑے سے ہندو ایک لڑائی مین ایرانیون نے قید کرلئے تھے۔ اونہون نے وہان جاکر لکھنا۔ کھانا۔ پکانا۔ لوہے وغیرہ کا کام سکھلایا۔ رفتہ رفتہ یہہ لفظ فارسی مین ایچھی کے معنے مین ہوگیا جیسا ہر ملک والے اجنبیون کو سمجھتے ہین جیسے ہندو لوگ مسلمانون کو یون ملیچھ وغیرہ کہتے ہین۔ اور مسلمان آریون کو ہندو

دریافت ہوئی تھی۔ اسطرحپر کہ اس بادشاہ کو انگور کھانے کا بڑا شوق تھا۔ ایک مرتبہ فصل کے ختم ہونے پر اسنے بہت سی بوتلون مین اونکا عرق نچوڑ کر رکھ لیا اور الماری مین رکھکر اوسپر یہہ لکھدیا کہ اسمین زہر رکھا ہے۔ ایک روز اوسکی رانی کسی بات پر غصہ ہو گئی اوسنے خودکشی کرنے کے واسطے اوس عرق کو زہر سمجھکر ایک بوتل پی لیا جس سے اوسکو ایسا نشہ ہوا کہ کئی روز غافل سوتے رہے۔ پھر اوٹھے تو بہت توانا معلوم ہونے لگے۔ اوس روز سے اسکی خاصیت معلوم ہوئی۔

آخر اس بادشاہ کو غرور پیدا ہوا۔ ادبار کے دن آگئے۔ عرب کے بادشاہ ضحاک (نمرود) نے اسپر حملہ کیا یہہ افغانستان کیطرف بھاگا۔ وہان کے راجہ کی لڑکی نے جو اسکو ہمیشہ سے چاہتی تھی شبیہ ملاکر پہچان لیا اور اسنے ایک کمان کے متعلق اپنا زور دکھا کر اپنے تئین ثابت کر دیا۔ اوسنے اِس سے شادی کر لی مگر اسکو کھٹکا ضحاک کا تھا اسلئے وہان سے بھی چین کی طرف بھاگا۔ پھر ہندوستان کو چلا گیا۔ آخر کار گرفتار ہوکر نمرود کے یہان آیا اور قتل کیا گیا۔

Akbar. اکبر

یہہ ہندوستان کا بہت بڑا بادشاہ آج سے تین سو برس پیشتر ہوا ہے۔ یہہ قوم کا مغل اور مسلمان تھا۔ مگر اسکی بادشاہی بڑی آزادی اور انصاف کی تھی۔ اسکے مزاج مین تعصب بالکل نہ تھا۔ اسکا دل نیکی اور دماغ دوراندیشی سے پُر تھا۔ جو رونق اسکے زمانہ مین اسلامی حکومت کو تھی وہ کبھی نہین ہولی۔ اسکے باپ نے اسکے واسطے صرف چند اضلاع کی حکومت چھوڑی تھی اسنے اپنی قوت بازو سے اوسکو اسقدر پھیلایا کہ تمام ہندوستان اٹک سے لیکر کٹک اور پہاڑ سے لیکر سمندر تک مرتے وقت اپنے جانشین کے واسطے چھوڑا۔ اسنے صرف سارے ہندوستان کو فتح ہی نہین کیا بلکہ ایک مستحکم سلطنت قایم کر دی اور ہر طرف امن

و آسایش کو ترقی دی۔
اسنے اپنی دوربین عقل سے سمجھ لیا کہ ہندوستان اپنی دوربین عقل سے سمجہہ لیا کہ ہندوستان جیسے بڑے ملک (برّ اعظم) مین صرف مسلمانون کے بھروسے پر سلطنت کرنا اسقدر پائدار نہ ہوگا جسقدر ہندو رعایا کو اپنا لینے سے۔ اسلئے اسنے تالیف قلوب کو ہمیشہ مدنظر رکھا۔

ہندو راجون سے رشتہ داریان کین۔ ہندؤون کو مالی وملکی بڑے بڑے عہدے مثل مسلمانون کے دیے۔ ملک مین گاؤکشی اور جزیہ کو یک قلم موقوف کردیا۔ زبردستی ستی کرنا اور بچپن کی شادی وغیرہ بُری رسمون کا بھی انسداد کیا۔ سنسکرت کی بہت سی کتابون کے ترجمے کرائے۔ شادی بیوگان کی اجازت دی اسنے ہندو رانیون کے علاوہ ایک عیسائی عورت مریم سے شادی کی اور اوس کا نام منی بیگم رکھ لیا۔ پرتگیزی پادریون کو اسنے شہر مین گرجا بنانے کا حکم دیدیا تھا۔ قیدیون کو غلام بنانے کا دستور اسنے بند کیا۔ ہندو جاتریون پر محصول معاف کیا۔ اور ہندوؤن کے واسطے خیرات اور دہرم شالا مسلمانون سے علیحدہ مقرر کردین۔

یہہ بادشاہ علم دوست اور عالمون کا قدردان تھا۔ اسکے دربار مین ابوالفضل فیضی بیربل سے لایق آدمی ہمیشہ حاضر رہتے تھے۔ ہر ہفتہ مین جمعہ کے روز ایک جلسہ ہوا کرتا تھا جسمین ہندو مسلمان عیسائی اور صوفی وغیرہ مذہبون کے عالم لوگ مباحثہ کیا کرتے تھے۔ اکبر ہر ایک کے قول کو برابر عزت سے سُنتا تھا۔ مولوی لوگ اس سے ناراض رہتے تھے۔ بادشاہ ہر صبح اوٹھکر آفتاب عالمتاب کی پرستش کرتا تھا اور جاہل لوگ بھی روزمرہ بادشاہ کی درشن کیا کرتے تھے۔ اسنے اپنے تئین ملک کا مالک ہی نہین رکھا بلکہ دینی پیشوا بھی بنایا۔ علما کے درمیان جن مسائل پر جھگڑا ہوا ہوتا وہ اون کو اپنی رائے کے موافق طے کرتا۔ یہہ پیدل خوب چلتا اور گھوڑے پر

سوار ہوکر بڑے بڑے سفر کرتا تھا۔
اسکی سواری بڑے جلوس کے ساتھ نکلتی تھی۔ یہہ ہوا کھانے اور ہاتھیون کی کشتی وغیرہ دیکھنے کا بڑا شوقین تھا۔ ونرات مین صرف چھ گھنٹہ سوتا تھا۔ باقی وقت کتب بینی یا دینی مباحثہ وانتظام سلطنت مین صرف کرتا۔ ہر شخص کا مقدمہ خود سنتا اور ہر فریادی کی اوسکے سامنے رسائی ہوسکتی۔ اکثر دربار عام کیا کرتا۔ اور تخت سے نیچے کھڑا ہوکر عرضیان سُنا کرتا تھا اور حکم دیا کرتا تھا۔ اوسکے وقت کی ہر ایک بات کہی و سُنی کو لکھنے کے واسطے محرر مقرر تھے۔ اسکے دربار مین سدا گنگا جل پیا جاتا یہہ گوشت کسی قسم کا نہین کھاتا تھا۔ یہہ چور وزناکارون کو سخت سزا دیتا تھا مگر بڑی ہر سزا کو اپنی زبان سے تین دفعہ کہتا تھا۔ اکثر عفو بھی کردیتا تھا۔
اسکے دربار مین ایلزبتھ ملکہ انگلستان کا ایلچی اور بہت سے غیر ملکون کے سفیر وراجے لوگ حاضر رہتے تھے۔ راجہ ٹوڈرمل اسکا دیوان خزانون اور مالگزاری وغیرہ کا افسر تھا اسکے حکم سے تمام صوبون کی پیمایش ہوئی نقشے خسرے بنائے گئے اور جمع قایم کیگئی۔ ابوالفضل اسکا وزیر اعظم تھا جسنے بہت سے کارنمایان کئے۔ راجا مان سنگہ اسکا ایک فوجی افسر تھا جسنے کابل سے لیکر اُڑیسہ تک فتح کیا اور آخر بنگالہ کا صوبہ دار مقرر ہوا۔ اسکے وقت مین مالگزاری اور ملازمان سرکار کی تنخواہ بجائے غلہ وغیرہ کے نقدی مین جاری ہوئی۔ غرض سب انتظام کی باتین جو اسنے نکالین اونھین پر آجتک سرکار انگریزی کا بہت سا عمل درآمد ہے۔
یہہ ۱۵۴۲ء مین پیدا ہوا ۱۵۵۶ء مین تخت پر بیٹھا۔ ۱۶۰۵ء مین مرا۔ اسنے چیتور بنگالہ گجرات خاندش سندھ قندھار۔ دکن وغیرہ اپنی تلوار سے فتح کیا۔ احمد نگر کی بیگم چاند بی بی نے اسکی فوج کا خوب مقابلہ کیا برقعہ پہنکر ہاتھ مین تلوار لیکر خود قلعہ کی فصیل پر کہڑی ہوگئی۔ شروع مین اسکے اوستاد بیرم خان نے بلوہ

کیا تھا مگر شکست کھائی اور بادشاہ نے اوسکو معاف کرکے وظیفہ مقرر کردیا۔ یہہ بڑی مصیبت کے وقت مین پیدا ہوا تھا جبکہ اسکا باپ ہمایون اکیلا ہندوستان سے معہ اپنی بیگم کے بھاگ رہا تھا۔ امرکوٹ کے ریگستان مین اسکی ماگھوڑے پر سوار تھی باپ پیدل تھا جسکے سرپر مایوسی سوار تھی یہہ نیک بخت نامور پیدا ہوا جسکی خوشی مین ہمایون نے ایک چٹکی مشک لوگون کو بانٹا۔ یہہ بیچارہ اوائل عمر مین بُری طرح پالا گیا اور آفتون مین گھرا رہا جب تک کہ اسکا باپ پھر ہندوستان کا بادشاہ ہوگیا۔ ہندمین افغانون کے خلاف مغلون کی بڑی سلطنت کو اسنے قایم کیا اور اسینے مضبوط۔ ہندؤن کے ملکون کو چھوڑا اونکے دلون کو اسنے تسخیر کیا۔ اسکے بعد شاہجہان نے خوب چین اوڑائے۔ تاج محل اور تخت طاؤس بنوائے اور اوسکے بیٹے اورنگ زیب عالمگیر نے اپنے تعصب و ظلم سے اسکی بربادی کے اسباب پیدا کردئے ان کے وقت کی دولت اور آمدنی و خرچ کے اندازہ کرنے کے واسطے چند مثالین لکھتے ہین جنسے انکی شان ہر طرح سے قیاس مین آسکتی ہے۔ ملک کی آمدنی ۱۵۔ ۲۰ کروڑ روپیہ۔ تخت طاؤس کی قیمت جو جواہرات سے مرصع تھا ۲ ½ کروڑ روپیہ کوہ نور ہیرے کی قیمت ۸۰ لاکھ روپیہ اور تاج محل کی قیمت بھی اسیطرح سمجھہ لیجئے۔ بادشاہ سونے چاندی وغیرہ کا تلادان اپنی سالگرہ پر کیا کرتا تھا۔ اسکے اصطبل مین پانچ ہزار ہاتھی اور بارہ ہزار گھوڑے تھے۔

اسکے وقت مین تلسیداس گورکھناتھ کبیر سورداس وغیرہ نونا تھا اور چوراسی سدھ ہندؤن کے ہوئے ہین۔ غرض ہر بات کے لحاظ سے اسکا زمانہ گولڈن ایج یا ستیگ تھا۔ ہمارے انگریز مورخون کا بس نہین چلتا ورنہ اسکو بھی خیالی یا فرضی بتلادیتے اکبر ننگے پاؤن اجمیر کو حضرت چشتی صاحب کے مزار پر گیا تھا۔

یوسف
Joseph

آپ بھی پیغمبر سمجھے جاتے ہین - آپکا زمانہ حضرت موسیٰ سے چارسو برس پیشتر تھا - آپکے ہی وقت مین بنی اسرائیل مصر مین جا کر آباد ہوئے تھے جنکے خاندان مین حضرت موسےٰ پیدا ہوئے تھے -

آپ ۱۷۰۰ قبل عیسیٰ شہر کنعان مین حضرت یعقوب کے گھر راحیل کے بطن سے پیدا ہوئے آپ بارہ بھائی تھے جنمین سے آپ سب سے چھوٹے اور نہایت حسین تھے - اسوجہ سے والدین کا پیار آپ پر سب سے زیادہ تھا - اور بھائیون نے حسد سے آپ کو جنگل مین لیجا کر کنوئے مین ڈال دیا اور گھر آکر بہانہ بنا دیا - حضرت یعقوب غم کے مارے اندھے ہوگئے - ایک قافلہ راہ مین جا رہا تھا - ایک شخص نے آپ کو اوسمین سے نکالا - اور مصر کے بادشاہ کے ہان لیجا کر بیچدیا - بادشاہ نے بہت پیار سے رکھا - مگر اوسکی بیگم زلیخا آپ کے حسن پر عاشق ہوگئی آپ کو ہمیشہ اسرار رہا - اسلئے اوسنے ضد سے آپ کو قید کرا دیا -

آپ خواب کی تعبیر مین بڑے مشاق تھے - بادشاہ نے ایک عجیب دیکھا جسکی تعبیر آپنے خوب کی اسلئے آپ کو بڑا معزز عہدہ سرکاری مل گیا اوندنون شام مین قحط تھا اسلئے آپکے بھائی مصر مین غلہ خریدنے آئے - آپ نے اون کو پہچانکر بڑی خاطر کی اور پہلی عداوت کا ذکر تک نہ کیا - آپنے ۱۶۳۵ قبل عیسیٰ مصر مین انتقال فرمایا جہان سے آپ کی ہڈیان کئی صدی کے بعد حضرت موسیٰ کنعان کو لائے -

---

فصل ۴ مشاہیر یورپ

سکندر اعظم Alexander The Great

یہہ بادشاہ مُلک یونان کا ایسا مشہور اور زبردست ہوا ہے کہ جسکی نظیر دنیا کی تواریخ مین کہین نہین ملتی - اسنے ذرا سی عمر مین تھوڑی سی فوج کے ساتھ گھر سے نکلکر دُنیا کے تمام مُلک فتح کر لئے - ایران کے مشہور سلطنت کو اسنے تہ و بالا کر دیا ہندوستان کا بہت سا حصہ مطیع کر لیا چین کو بھی خالی نچھوڑا - روم - عرب و ترکستان پر اپنا بھی سکہ جما تا گیا - مصر کو بھی جا دبایا - امریکہ اوسوقت تک دریافت نہین ہوا تھا ورنہ یہہ وہان جائے بغیر ہرگز نرہتا - اسکو ملک گیری کی ہوس تھی اور سیاحی کی - جسنے حاضر ہوکر سر جھکا دیا اوسکو بخشدیا اور نہال کر دیا اور جسنے سر اوٹھایا اوسکو پامال - مگر یہہ ظالم اور دراز دست نہین تھا - بڑا عالم منصف اور رنگ مزاج تھا ارسطو سا حکیم اسکا وزیر تھا - بچپن مین جب اسکا باپ کسی مُلک کو فتح کرتا تو اسکو بڑا رنج ہوتا اور اپنے دوستون سے کہتا کہ تمام صوبے اگر میرا باپ فتح کرلیگا تو میرے واسطے کیا کام رہجاوے گا -

یہہ ۳۵۶ قبل عیسے مُلک مقدونیہ کے شہر پیلا مین پیدا ہوا اسکا باپ فیلقوس وہان کا بادشاہ تھا شروع مین لیونیداس و ارسطو کی شاگردی مین علوم فنون کی تعلیم پایا اور فن سپہگری سیکھتا رہا - ایک روز ایک سوداگر ایک بڑا عمدہ گھوڑا لایا جو اپنی تیزی اور بھڑک کے واسطے مشہور تھا - کوئی بھی سوار اوسپر سوار نہو سکا - سکندر گو کہ بچہ تھا مگر اوس سے نرہا گیا فوراً اپنے باپ سے اجازت لیکر سوار ہوا اور اوسکو سیدھا کر دیا - اوسی وقت سے



وہ سب کی نظروں مین کچھہ اونچے لگا
۱۶ سال کی عمر مین اسکا باپ کسی لڑائی پر گیا
اور ملک اوسکے سپرد کر گیا - اسکے دو برس
کے بعد ایک لڑائی مین اپنی بہادری دکھلائی
ایک مرتبہ اپنی والدہ کی طرفداری کرکے
اپنے باپ سے بھی خفا ہوگیا - غرض کہ شروع
سے ہی اسنے وہ جوہر دکھلائے کہ اسکے باپ نے اس سے یہہ کہا کہ "یہہ ذرا سا
ملک تیرے واسطے کافی نہوگا تو گھر سے باہر نکل اور ملکون کو فتح کر"
بیس سال کی عمر تھی کہ اسکے باپ کو لوگون نے مار ڈالا - اسنے تخت پر بیٹھکر پہلے قاتلون
سے بدلہ لیا پھر باغی صوبون کو سزا دی -

سنہ ۳۳۴ ق ع اسنے ۳۵ ہزار فوج کے ساتھ اپنے باپ کے پرانے دشمن دارا
شاہ ایران پر چڑھائی کی - راستہ مین تمام شہرون کو فتح کرتا گیا - دارا نے
پانچ لاکھ فوج کے ساتھ مقابلہ کیا - تین بار لڑائیان ہوئین - دارا ہر مرتبہ ہار کر
بھاگ گیا - آخر ایک روز اوسکے ہمراہیون نے اوسکو قتل کر ڈالا اور سکندر
کو اطلاع دی سنہ ۳۳۰ ق ع سکندر نے اوسکی لاش پر جاکر غم کیا - قاتلون کو
نمکحرامی کی سخت سزا دی - ملک اور مال پر قبضہ کیا - دارا کی وصیت کے
بموجب اوسکی لڑکی روشنک سے شادی کرلی - اوسکی بیگمات اور سردارون
کے رتبے بحال رکھے - اور تمام ملک کو اپنے آزادانہ انصاف اور مدبرانہ
انتظام سے خوش کردیا - اور کسی قسم کی مذہبی دست اندازی نہین کی -
اسی زمانہ مین اوسنے سنہ ۳۳۲ ق ع تا ۳۳۰ ق ع طایر دمشق وغیرہ شام کے تمام شہرون کو
فتح کرکے مصر پر چڑھائی کی اور شہر اسکندریہ کی بنا ڈالی تھی - اودہر سے لوٹتا ہوا

ق ع = قبل از حضرت عیسے

دشت لبنان مین گیا جہان اوستے ایک مندر مین اپنی نسبت غیب سے کچھ حالات دریافت کئے۔ اسکے بعد مُلک ایران کی حکومت ہاتھ آجانے پر اوسکا حوصلہ اور بڑھ گیا۔ پھر اوسنے باختر بخارا وغیرہ ترکستان کے سب صوبے فتح کرلئے ۔ سنہ ۳۲۷ قبل مسیح اوسنے ہندوستان پر چڑھائی کی۔ پہلے راجہ کید نے اوس سے صلح کی اور چند عجائب چیزین نذر دین۔ پھر آگے بڑھا تو پورس راجہ نے مقابلہ کیا۔ بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ اتفاق سے راجہ کا لشکر دلدل مین پھنس گیا اسلئے شکست ہوئی۔ راجہ جب پکڑا ہوا سکندر کے سامنے گیا تو اوسنے دریافت کیا کہ "آپ مین تمہارے ساتھ کس طرح پیش آؤن" اوسنے جواب دیا کہ "جس طرح بادشاہ بادشاہون کے ساتھ" ایسا بہادرانہ جواب سُنکر سکندر بہت خوش ہوا اور اوسکا مُلک اوسیکو بخشا۔ پھر سکندر آگے بڑھا۔ مگر اوسکے سپاہی پورس کے بہادری دیکھ اور مگدھ کے راجہ مہانند کی نو لاکھ فوج کی عظمت کو سُنکر کچھ ہمت ہار گئے اسلئے اوسکو لوٹنا پڑا۔ اوسنے ایک بیڑہ جہازونکا تیار کرایا جسمین ایک دستہ فوج کا بماتحتی نیارکس کے اوسنے اٹک مین ہوکر خلیج فارس کو بھیجا۔ اور باقی فوج کے دو دستہ خشکی کی راہ گئے جنمین سے ایک افغانستان ہوکر اور دوسرا بلوچستان ہوکر جسمین وہ خود تھا۔ مگر راستے کے ریگستانی دشوار سفر مین بہت سے سپاہی مرگئے اور صرف چوتھائی جماعت سلامت پہنچکر جمع ہوئے۔ یہان ایران مین پہنچکر اوسنے جشن منایا زر و جواہرات لشکریون کو لٹائے سب یونانیون نے ایرانی عورتون سے شادی کرلی۔ اسطرح سکندر نے اپنی مفتوح قوم سے دل ملایا اور تہذیب سکھائی۔ اسکے بعد وہ بابل کو گیا اور راستہ مین ایک ساتھ کچھ بیمار ہوجانے سے ۳۲ سال کی عمر مین سنہ ۳۲۳ ق م اس دُنیا کو چھوڑکر چلا گیا۔ اسکو

اپنی ماسے بہت محبت تھی اسکی لاش سونے کی تابوت میں بند ہوکر یونان کو گئی اسکے ساتھ اٹلی۔ مصر۔ آئی بیریا۔ کارتھینج ستھیا لیبیا وغیرہ کے ایلچی حاضر تھے۔ اسکے ساتھیون مین بطلیموس وغیرہ بڑے بڑے مورخ تھے جنہون نے اسکی فتوحات وسیاحت کا مفصل حال لکھا ہے اور ہندوستان کی تمام کیفیت بیان کی ہے اسکے زمانہ سے مغرب کے لوگون کو مشرقی عظمت معلوم ہوئی ہندوستان کی فضیلت دولت بہادری وغیرہ ہی رومیون کو نہین معلوم ہوئین بلکہ اسطرف کا دروازہ کھل گیا اور اسیوقت مبارک سے دنیا کی تاریخ مین ایک خاص انقلاب پیدا ہوگیا۔

اسکا نام ہندوون نے شکیندر رکھا جسکا بگڑکر سکندر بنگیا۔ کیونکہ انہون نے اسکو قوم شک کا بادشاہ سمجھا۔ ہندوستان کے یوگی مہاتماؤن سے بھی سکندر نے خوب ملاقات کی ایک یوگی کلیان شرمنا چاریہ اسکے ساتھ چلا گیا مگر ایران مین جاکر ایک روز چتا پر بیٹھکر جل گیا اسکے پاس چندر گپت

مسلمان لوگ سکندر کو ذوالقرنین کہتے ہین اور اکثر پیغمبر تک سمجھتے ہین۔ شاہنامہ اور سکندر نامہ کی مشہور کتابون مین اسکے حالات جو لکھے ہین وہ سلسلہ وار اور قابل اعتبار نہین

اونمین لکھا ہے کہ سکندر اندلس یعنے اسپین کو گیا وہان سے آبحیات کی تلاش مین مین کے اندر کئی روز تک اندھیرے مین چلا گیا اوسکے پاس وہ لعل تھے جنکے ہاتھ مین لینے سے روشنی ہوتی ہے اور بچھو و سانپ بھاگ جاتے تھے۔ خضر اوسکی رہنمائی کرتے تھے۔ مگر راستہ بھول جانے کی وجہ سے وہ آبحیات نہ لی سکا۔ لوٹتے وقت ایک پہاڑ سے یہ آواز آ رہی تھی کہ یہان کے پتھر جو نہ اوٹھائیگا وہ پچھتاویگا اور جو اوٹھائیگا وہ بھی پچھتاویگا لوگون نے تو اوٹھائے اور کچھ نے بے فائدہ سمجھا۔ جب باہر روشنی مین آئے تو دیکھنے سے جواہرات معلوم ہوئے اوٹھانے والے تو سخت پشیمان ہوئے اور اوٹھانے والے بھی رنجیدہ ہوئے کہ تم نے بہت سے کیون نہ اوٹھالئے۔ دوسرا یہہ کہ سکندر چین مین گیا تو وہان کے بادشاہ نے دعوت کی اور کھانے کے واسطے جواہرات رکھے سکندر نے پوچھا کہ یہہ کیا ہے اوسنے جواب دیا کہ روٹیان تو یونان مین بہت ہی ہین یہان تو انہین کے واسطے آیا ہے۔ تیسرا یہہ کہ سکندر نے ایک جنگل مین جاکر دو عجیب بولنے والے درخت دیکھے جنہون نے کہا کہ "اے تیری موت نزدیک آگئی ہے۔ تو جلدی جہان رہتا ہے جا۔ مگر تو کسیطرح اپنے ملک مین نہ پہنچ سکے گا اور اپنی مان کو نہ دیکھ سکے گا" چوتھا یہہ کہ اندلس کی ملکہ کے یہان خود جاسوس بنکر گیا مگر اوسنے تصویر ملاکر اوسکو پہچان لیا یہہ گھبرا یا مگر دستیح

بھی حاضر ہوا جو اسکے چلے جانے کے بعد مین
تمام شمالی ہند کا بادشاہ بن بیٹھا اوسنے سلیوکس اسکے ایک سردار کی لڑکی سے شادی کی اور اوس سے خراج وصول کیا اسیکے دربار مین میگا ستھنیز یونانی ایلچی حاضر رہتا تھا جسنے ہندوستانیون کی بڑی تعریف لکھی ہے۔ سکندر نے ہندوستان مین کئی شہر بسائے اور قلعے تعمیر کیئے۔

اسکی نسبت بہت سے قصے مشہور ہین مگر "جائے تنگ است مردمان بسیار" کا معاملہ ہے۔ ہم کو اسکی بیوقت موت کا بڑا افسوس ہے ورنہ معلوم یہہ ہونہار بہادر شاید اسٹریلیا تک کو دریافت کرکے فتح کرتا۔ اسیطرح حضرت مسیح اکتیس سال کی عمر مین اور شنکر آچاریہ بھی اسی عمر مین مرے سچ ہے جنکو دنیا چاہتی ہے اون کو خدا بھی چاہتا ہے۔

نپولین بونا پارٹ Napolean Bounapart

یہہ بڑا زبردست شاہنشاہ ملک فرانس کا حال مین ہوا ہے۔ ایک وقت مین اسنے تمام یورپ کو ہلا دیا تھا اپنے گرد کے تمام ملکون کو فتح کرکے روس تک اسنے جا دبایا تھا۔ اسکا خیال تھا کہ کوئی بات دنیا مین ناممکن نہین اسلیئے کہتے ہین کہ اسنے لغات مین سے یہہ لفظ ہی فضول سمجھکر کٹوا دیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ایسے بہادر سردار کا انجام ایسا خراب ہوا کہ آخرکار قید ہوکر ایک جزیرہ مین رہا۔ یہہ جزیرہ کارسیکا مین سنہ ۱۷۶۹ء مین پیدا ہوا۔ شروع مین یہہ اسکول مین بڑی لیاقت کے ساتھ پڑھتا رہا۔ ۱۵ سال کی عمر مین جنگی مدرسہ مین فن سپہگری سیکھنے کے واسطے بھرتی ہوا۔ اور ایک سال مین سند حاصل کرکے فوج مین نوکر ہوگیا۔ سنہ ۱۷۹۲ء کے ملکی بغاوت مین یہہ بھی ایک جانب تھا۔ اسکے بعد یہہ کارسیکا کو بھاگ گیا۔ اوسکے بعد پھر یہہ لفٹنٹ کرنل مقرر ہوگیا اور اسنے

ٹولون کا قلعہ فتح کیا - پھر بر گڈیر جنرل بنایا گیا مگر اسکی خاطر خواہ تسلی نہوئی - اسنے سلطان روم کے یہان نوکری پانے کا خیال کیا - اسی زمانہ مین پھر کچھ انقلاب سلطنت فرانس مین پیدا ہونیوالا تھا - اور یہی رائے سے ۱۷۹۵ء مین یہہ دار الخلافہ کے لشکر کا کمانڈر مقرر ہوا - ایک سال بعد اسکے شادی ایک بیوہ معزز عورت سے ہوئی - مگر جلد ہی یہہ اٹلی کی فوج کا کمانڈر انچیف مقرر ہوگیا جس سے اسکو فوراً گھر چھوڑنا پڑا - یہہ جب وہان پہنچا تو دیکھا کہ فوج بہت تھوڑی اور رسد کی کمی ہے مگر تو بھی اسنے استقلال کے ساتھ ۳۶ ہزار فوج سے ۵۷ ہزار فوج ملک اسٹریا سے مقابلہ کیا جنسے لڑائی ہو رہی تھی - ان لڑائیون مین اسنے اسٹریا والون کو کئی بار شکست دی - تمام ملک اٹلی و سارڈنیا فتح ہوگیا - بہت سا مال لوٹ کا ہاتھ لگا اور لوگون سے جبریہ روپیہ وصول کیا پوپ صاحب کو بھی نچھوڑا - اسٹریا والون نے پھر ساٹھ ہزار فوج کے ساتھ چڑھائی کی مگر شکست کھائی پھر تیس ہزار فوج سے ایک اور حملہ کیا مگر بیرنگ واپس کئے گئے - پھر چوتھے مرتبہ پچاس ہزار فوج سے حملہ کیا اوسوقت گو نپولین کو بہت تھکا ہوا تھا مگر اپنی ہمت اور لیاقت سے فتحیاب ہوا - پھر ایک اور حملہ اسٹریا والون نے کیا نپولین نے یہہ چال کی کہ ہٹ کر دار الخلافہ اسٹریا کا محاصرہ کیا جسسے بادشاہ نے مجبور ہوکر صلح کر لی اور نیدر لینڈ رو لمباڈی دیکر عہد نامہ لکھدیا -

۱۷۹۷ء مین یہہ بہادر جنرل پیرس کو واپس آیا اور بڑے جوش کے ساتھ اسکا خیر مقدم ہوا - ۱۷۹۸ء مین یہہ ۳۰ ہزار فوج کے ساتھ مصر فتح کرنے کو چلا اندر دلی خواہش ہندوستان پر حملہ کرنے کی بھی تھی - اسکندریہ مین اوترا اور لڑتا بھڑتا قاہرہ مین پہنچا اور ملک کا مالک ہوکر انتظام کرنے لگا - سلطان روم نے یہہ سنکر لڑائی کی تیاری کی - اسنے خود شام مین پہنچکر دس ہزار فوج سے

بہت سے شہر فتح کئے اور برباد کئے - پھر یہہ مصر کو لوٹا - راستہ مین ابوبکر کی لڑائی رومیون سے ہوئی جسمین اسنے فتح پائی - پھر اپنے ملک مین فساد ہوجانیکی وجہ سے یہہ فرانس کو لوٹا اور لشکر کو اسنے وہین چھوڑا - وہان پہنچکر اسنے سلطنت جمہوریکو توڑ دیا اور خود بادشاہ بن بیٹھا - اسنے انتظام سلطنت بڑا معقول کیا - ایک دو لڑائی اور اسٹریا والون سے ہوئین مگر آخر صلح ہوگئی اور انگلستان وغیرہ سے بھی عہدنامہ ہوگیا ۱۸۰۲ء مین فرانس کے لوگون نے عمر بھر کے واسطے کانسل مقرر کردیا - اب یہہ بالکل شہنشاہ ہوگیا صرف نام دوسرا رہا -

۱۸۰۴ء مین اوسنے شہنشاہی کا لقب اختیار کیا تاج سر پر رکھا اور پوپنے رسم ادا کی - تھوڑے عرصے بعد اوسنے جرمن پر حملہ کیا اور ۳۰ ہزار اسٹریا والون کو قید کیا ۱۸۰۶ء مین پروشیا فتح کیا - اور شہنشاہ روس کو شکست دی - اسکے بعد پرتگال کو فتح کیا - ۱۸۰۸ء مین اسپین فتح کیا - اور جن ملکون کو فتح کرتا گیا اونپر اپنے بھائی بھتیجون کو بادشاہ بناتا گیا گویا اوسنے وہ ڈھانچ ڈالا کہ تمام یورپ اوس کا ہوجاوے -

انگریزون سے بھی کئی جگہ لڑائیان ہوئین - ۱۸۱۲ء اوسنے اوسکے شہر ماسکو پر حملہ کیا اور اوسکو جلاکر خاک سیاہ کردیا - وہان سے لوٹتے وقت رسد ختم ہوگئی اور موسم کی خرابی سے بڑا نقصان اوٹھایا -

اسوقت روس اسٹریا پروشیا اور انگلستان کی فوجون نے ملکر اوسپر حملہ کیا اور شکست دی اس شرط پر یہہ عہدنامہ ہوا کہ نپولین تخت کو چھوڑکر وظیفہ لے اور جزیرہ البا مین رہے -

مگر یہہ بہادر خالی کب بیٹھ سکتا تھا - ایک سال بعد ہی پھر واپس فرانس مین

آ گیا جہان لوگ اوسکے گرد جمع ہو گئے اور بڑا لشکر مسلح تیار ہو گیا۔
۱۸۱۵ء مین انگلستان۔ جرمنی اور روس کی فوجون نے ملکر پھر ہر طرف سے
اسکو گھیرا اور اخرکار واٹرلو کی مشہور لڑائی مین اسکو شکست ہوئی۔
یہہ پکڑکر سینٹ ہلینا ٹاپو مین قید کیا گیا جہان یہہ ۱۸۲۱ء مین مرگیا۔ اسکی
لاش فرانس کو لائی گئی اور شان وشوکت کے ساتھ دفن کی گئی۔

لوتھر Martin Luther

یہہ بڑا مشہور ریفارمر ملک جرمنی مین ہوا ہے۔ اسنے عیسائیون کے مذہب مین بہت بڑی صلاحیت
کین۔ نتیجہ جسے ایک جدا فرقہ پروٹسٹنٹ عیسائیون کا ہو گیا جسمین تمام تعلیم یافتہ اور ازاد خیالات
کے لوگ شامل ہوتے ہین۔ دوسرا فرقہ رومن کیتھلک عیسائیون کا رہگیا جسمین زیادہ کٹر مذہبی
لوگ ہوتے ہین۔[1]

یہہ ۱۴۸۳ء مین صوبہ سیکسنی مین پیدا ہوا۔ اسکا باپ بڑا غریب ادمی تھا اور لکڑیان بیچکر
گذارہ کرتا تھا۔ اوسنے اپنا پیٹ کاٹکر اسکو خوب پڑھایا۔ طالب علمی کی حالت مین چونکہ
اسکا باپ اسکو کافی خرچ نہین دیسکتا تھا اسلئے یہہ جب واج اور بچون کے ساتھ
جاکر در بدر کھانا مانگتا پھرتا۔ ایک روز اسقدر مایوس ہو گیا کہ اسنے اس کام کو بالکل
ترک کردینے کا ارادہ کرلیا مگر اتفاق سے ایک امیر عورت اسکو مل گئی جسنے اسکو ہمیشہ کھانا
دینے کا وعدہ کیا۔ یہہ ایسی چھوٹی عمر مین میانجی کے سپرد کیا گیا تھا کہ اس کا باپ اسکو
گود مین لیکر مکتب پہنچایا کرتا۔

۱۸ سال کی عمر مین یہہ ارفرٹ کی یونیورسٹی کالج کو تعلیم کے لئے بھیجا گیا۔ اب اسکا باپ
زیادہ خوشحال ہو گیا تھا۔ اور اوسکی خواہش تھی کہ اپنے بیٹے کو قانون پڑھاکر وکیل بنادے
اسنے وہانپر قانون اور فلاسفی کو بڑے شوق سے پڑھا اور اوستادون کے دلمین جگہ

---

[1] بالکل اسطرح سمجھنا چاہیئے جیسے ہندوستان مین سوامی دیانند سرسوتی کے اپدیش سے ایک فرقہ آریہ سماج ہو گیا اور دوسرا دہرم سماج رہگیا۔

کرلی - ایک روز یہہ لائبریری مین بیٹھا ہوا کتابون کو دیکھ رہا تھا اور اونکے مصنفون کے نام پڑھتا تھا اتفاق سے بائبل اسکے ہاتھ پڑی جب اوسپر مصنف کا نام لکھا نہ پایا تو اوسکو بڑا تعجب ہوا اور اوسکی خواہش ہوئی کہ خدا میرے واسطے ایک ایسی کتاب بھیجدے غرض اسیطرح سے پڑھتے پڑھتے ۲۱ سال کی عمر مین وہ فلاسفی کا ڈاکٹر بنگیا - اور ۱۵۰۵ء مین ایم اے پاس ہو گیا - اب اوسکے عزیز و اقربا کو اُمید تھی کہ وہ بڑی عزت اور ثروت حاصل کرے گا مگر یہ شوق کو منظور تھا کہ وہ عزت ابدی حاصل کرے ایک روز وہ اپنے ایک دوست کے ساتھ جنگل مین ہوا کھارہا تھا کہ آسمان سے بجلی گری اور اوسکا دوست اوسیجگہ خاک ہو گیا - اس واقعہ کو دیکھکر اسکی اور حالت ہو گئی دنیا کی بے ثباتی ثابت ہو گئی اور اسنے مصمم ارادہ کر لیا کہ یہہ گھر بار چھوڑ کر فقیر ہو جاوے - اسکے باپ کو بڑا رنج ہوا اور اسکے رشتہ دارون اور دوستون نے ہر چند سمجھایا مگر ایک نہ چلی آخر اسنے اپنے منکی کی -

اگسٹائن خانقاہ مین یہہ داخل ہو گیا اور وہان حسب قاعدہ فقیرون کی سیوا اور بھیک مانگنا وغیرہ اسکے سپرد ہوا - یہہ روزہ رکھتے رکھتے بڑا نحیف ہو گیا - ایک روز اسکو ایک لاطینی زبان مین بائبل ملگئی جسکو اسنے پڑھا تو معلوم ہوا کہ جو کچھ خدا کا حکم ہے اوسکے موافق عیسائیون کے اطوار نہین - اسلئے وہم پیدا ہو گیا - دو سال کے بعد یہہ وہان کا پجاری مقرر ہو گیا اور اسلئے اپنے باپ کو وہان بلایا - وہ نذرانہ لیکر آیا - اسی عرصہ مین سیکسنی کے ایلیکٹر (نواب) نے وٹنبرگ مین ایک کالج قایم کیا - وہان پر ایک افسر کی سفارش سے لوتھر پروفیسر مقرر کیا گیا - اسکی طرز تعلیم اور لیاقت کا اسقدر شہرت ہوئی کہ دور دور سے طالبعلم وہان آنے لگے اور بڑی ترقی اوس کالج کو ہوئی - اور یہہ علم الٰہی کا اوستاد مشہور ہو گیا -

۱۵۱۰ء مین ایک مسئلہ پر لوگون کا اختلاف رائے ہوا تب اسکے طے کرنیکے واسطے لوتھر روم کو بھیجا گیا اطالیہ کے شہر روم مین عیسائیون کا دینی شہنشاہ پوپ رہتا تھا جسکو سلطنت روم[1]

[1] دُنیا مین عیسائی مذہب کو سلطنت روم نے ہی ترقی دی ہے - قیصر قسطنطین نے اسکو ملکی مذہب قرار دیا جسطرح راجہ اشوک نے مذہب بودھ کو ہندوستان وغیرہ ملکون مین -

کے عروج کی وجہ سے اسقدر قوت حاصل تھی کہ تمام دنیا کے عیسائی بادشاہ اوسکے حکم کی تعمیل اپنا فخر سمجھتے اور اوسکو نذرین دیا کرتے تھے - یہہ دور و دراز سفر کے بعد روم مین پہنچا اور سمجھتا تھا کہ وہان پر بڑے مہاتماؤن سے ملیگا مگر اسنے دیکھا کہ یہان دینداری تو بیرونی ہے اور شاندار اندرونی بیچاری لوگ بجاے ریاضت کے عیش[1] کرتے ہین عمدہ عمدہ غذائین کھاتے ہین اور بڑے نفس پرست ہین - اسکو اسقدر نفرت ہوئی کہ وہ دل مین کہنے لگا کہ اگر کوئی مجھکو ہزار روپیہ بھی دے گا تو مین اس ناپاک شہر مین پھر نہ آؤنگا -

وہ لوٹ کر اپنے شہر مین پہنچا - سنہ ۱۵۱۲ء ڈاکٹر اوف ڈیوینٹی بنایا گیا - کچھ عرصہ بعد روم کے پوپ لیو دہم نے سینٹ پیٹر کے گرجا کی تعمیر کے واسطے روپیہ جمع کرنے کی ایک ترکیب[2] نکالی اوسنے بہت سے آدمیون کو سندین دیکر ہر ملک کو روانہ کیا - وہ سب لوگون سے کہتے کہ آؤ اگر تم ہم سے یہہ سند خریدو تو تمہارے عمر بھر کے گناہ معاف ہوجاوین گے ایک اور قاعدہ تھا کہ جب کوئی آدمی مرجاتا تو پوپ جی اوسکے وارثون سے فرماتے کہ اگر اسقدر روپیہ ہمکو دو تو ہم تمہارے باپ کو دوزخ کی آگ سے بچاوین اور بہشت کو بھجوادین - اسطرح بہت سا خزانہ جمع ہوگیا -

لوتھر نے ان باتونکا بڑے زور سے مقابلہ کیا اوسنے اسیطرح کی ۹۹ باتین چھانٹ کر اونکی لغویت پر بحث کی -

کاغذ پر لکھکر گرجا کے دروازہ پر چسپان کردیا اور ممبر پر کھڑے ہوکر اسکے خلاف لکچر دیا - بہت سے لوگون نے شروع مین مخالفت کی اور دھمکی دی کہ مثل اور کافرون کے زندہ آگ مین جلایا جاوے گا - مگر لوتھر نے اون کو معقول جواب دیے اور

[1] یہی حال ہمارے تیرتھون کا ہے - متھرا بندرابن - کاشی - ہردوار - پریاگ - جگناتھ وغیرہ پاک مقامون مین سنڈی لوگ مفت کا خیرات کثیر پاتے ہین شراب خواری و بیبھچار کا زور ہے اور باقی رام کا نام -

[2] اسیطرح ہندوؤن مین شرادہ اور گرہ دان وغیرہ کے طریقے برہمنون نے رائج کر رکھے ہین -

ٹریکٹ چھپواکر ملک میں تقسیم کئے۔ اس سے ایک بڑا ہنگامہ ہوجانے کا خوف ہوا۔ مذہبی جوش پھیل گیا۔

پوپ نے جب یہہ خبر سُنی تو لوتھر کے نام فرمان بھیجا کہ دو ماہ کے اندر روم مین حاضر ہوکر جوابدہی کرے۔ اس بات سے لوتھر کے رشتہ دار اور دوست بہت گھبرائے اونھون نے سمجھ لیا کہ یہہ وہان سے سلامت نہ آویگا۔ اور اگر نہ جاوے گا تو عدول حکمی کا سزاوار ہوگا۔ اسلئے انہون نے پوپ کو سفارش کرائی کہ لوتھر بیمار ہے ایسا بڑا سفر نہین کرسکتا۔ اسیجگہ کمیشن سے اسکی تحقیقات ہوجاوے۔ چنانچہ اسبرگ کے حاکم کے یہان اسکی پیشی ہوئی۔ اسنے اپنا عقیدہ ظاہر کیا اور صاف کہدیا کہ بیشک جو میرے خیالات ہین وہ نہ بدلین گے۔ وہان اسکے قتل کا انتظام ہورہا تھا مگر یہہ چھپ کر وہان سے چلاآیا پھر اسکے شاگرد بڑھتے گئے اور بڑے مشہور عالم میلانگتھن اور ایرسمس وغیرہ اسکے دوست ہوگئے۔ پوپ نے ناراض ہوکر پھر ایک فرمان بھیجا کہ ایسے کافرون سے جہان کو پاک کیا جاوے۔ لوتھر نے اس فرمان کو آگ مین ڈالدیا۔ پھر ایک شخص لوتھر کو گرفتار کرنیکے لئے آیا مگر اوس سے بھی بچ گیا۔ سکسنی کا ایلیکٹر اسکی مدد پر دل سے تھا۔ اوسکو بھی شہنشاہ میکسمن اور پوپ کا ڈر تھا۔ مگر ۱۵۱۹ء مین یہہ بادشاہ مرگیا اسکے تخت کے واسطے کئی دعویدار کھڑے ہوے جنمین سے چارلس کامیاب ہوا۔ اسوقت اِسنے چارلس کے یہان عرضی دی کہ میرا انصاف ہو مگر نقارخانہ مین طوطی کی کون سنتا ہے۔ اوسنے کچھ جواب ندیا۔ اِدھر لوتھر کے ایک اور پروفیسر سے بحث ہوئی تھی اوسنے روم مین جاکر پوپ کو اور بھڑکایا غرض پوپ نے حکم دیا کہ اگر دو ماہ کے اندر لوتھر اور اوسکے ساتھی اپنے اطوار نہ بدلین تو قتل کئے جاوین۔ اوسکی تصنیفات سب جلائی گئین اور شاہنشاہ نے ایلیکٹر کو حکم دیا کہ اسکی تحقیقات کرے۔ ایلیکٹر اسکا دوست تھا اسلئے بڑے شش و پنج مین تھا آخر اوسنے تجویز کیا کہ ملک کے سردارون عالمون اور

بھگوتن کی ایک مجلس ہوا ورسمین لوتھر کا بیان لیا جاوے غرض ۱۵۲۱ع مین ورمس
مین ایک جلسہ ہوا جسمین شاہنشاہ معہ تمام نوابون اور راجون کے اور بڑے بڑے عالمون
کے موجود تھا - اوسنے لوتھر سے یہ سفارش ایلیکٹر کے یہہ وعدہ کردیا کہ وہ اگر جواب دہی کرے
یا الفعل کسی قسم کی مزاحمت نہ کیجاویگی اور سلامت واپس چلا جاوے - لوتھر وہان گیا
اور اوسنے اپنے خیالات کو صاف بیان کردیا - شاہنشاہ نے اوسکو ہرچند دھمکایا
کہ قتل کیا جاویگا پوپ کی شان کے خلاف مت بول مگر اوس بہادر نے بڑی ہمت اور
استقلال کے ساتھ ہربار یہی کہا کہ مجھکو قتل ہونے کا اندیشہ نہین مین خدا کے حکم کے
خلاف ہرگز نکرونگا - اگر میری غلطی ہے تو مجھکو کوئی عالم سمجھا دے - مین مسیح اور انجیل
پر ایمان رکھتا ہون - اسی کی پیروی کرونگا - ایسا دلیرانہ جواب سنکر بہت سے شاہزادے
نہایت متعجب ہوے اور لوتھر کی طرفدار ہوگئے - شاہنشاہ کو بہت غصہ آیا - اور
پوپ کے طرفدارون نے زور دیا کہ یہہ کافر صاف جواب دیتا ہے اب کیون اسکے
زندہ جلانے یا ڈبانے مین دیر کیجاتی ہے - مگر اور لوگون نے سمجھایا کہ اپنے قول سے
نہ پھرنا چاہئے - اسکو پہلے سلامت گھر پہنچا دینا چاہئے - غرض لوتھر کی نسبت بادشاہ
کا آخری حکم ہوا کہ یہہ ایک ماہ کے اندر گھر پہنچ جاوے - اور پھر فوراً پکڑکر قتل کیا جاوے -
جو شخص اسکو کھانا دے اسکے پاس بیٹھے یا اسکی مدد کرے اوسکو بھی قتل کرکے مال
ضبط کیا جاوے -

لوتھر وہان سے گھر کو روانہ ہوا - ایلیکٹر نے بخوف مارے جانے کے اوسکو راستہ مین
سے پکڑوا کر ایک قلعہ مین قید کرادیا جہان وہ سپاہیانہ بھیس مین رہتا - یہہ ڈیڑھ سال
تک وہان رہا - اس زمانہ مین یہہ اکیلا بیٹھا بائبل کا جرمنی زبان مین ترجمہ کیا کرتا - ایک روز

شیطان اسکے سامنے اکڑ ڈرانے لگا اسنے دوات اوٹھا کر ماری جسکی سیاہی کے نشان دیوار پر عرصہ تک رہے۔ انگلینڈ کے بادشاہ ہنری ہشتم نے اسکے خلاف ایک کتاب لکھکر پوپ کو راضی کیا۔ اسنے اوسکا خوب دندان شکن جواب دیا۔

لوتھر پھر وٹسبرگ کو واپس آیا اب اسکی بڑی شہرت ہوگئی اور بہت سے عزت دار آدمی اسکے طرفدار ہوگئے اسنے اپنے ترجمہ بائبل کی کئی ہزار کاپیان چھپوا کر ملک مین شایع کین۔ جس سے اور روشنی پھیلی۔ ۱۵۲۳ء مین بیالیس سال کی عمر مین اسنے ایک بائی کیتھرین سے شادی کی جس سے کئی بچے پیدا ہوے۔

۱۵۲۹ء مین پھر اسکو قتل کرنے کی کوشش ہوئی مگر بہت سے سردارون نے زور دیا کہ ہر شخص کو اختیار رہے اپنا کوئی مذہب رکھے۔ غرض بادشاہ نے بھی سمجھ لیا کہ یہہ ضد فضول ہے۔ اسلیے لوتھر اب بے کھٹکے رہنے لگا۔

۱۵۴۶ء ایک روز لوتھر کسی گانو مین پنچایت کرنے گیا عرصہ سے بیمار تھا اسلئے ضعف زیادہ ہوگیا اور اپنے شاگردون سے باتین کرتا ہوا مر گیا۔

یہہ بڑا بہادر اور سخت کلام تھا۔ موٹا تازہ جوان تھا۔ اپنے بچون سے از حد محبت رکھتا تھا۔

پیٹر اعظم

Peter the Great

یہہ بڑا مشہور شہنشاہ روس کا ہوا ہے۔ جیسا مدبر جفاکش اور دور اندیش یہہ ہوا ہے ایسے بادشاہ بہت کم ہوتے ہین۔ روس ایک بہت بڑی سلطنت ہے جو دنیا کے اس کونے سے لیکر اوس تک جانب شمال پھیلی ہوئی ہے۔ یہہ بالکل ویران اور غیر آباد سا ملک تھا باشندے بالکل وحشی اور جاہل تھے۔ گورنمنٹ بھی کچھ باقاعدہ درست نہ تھی۔ اسنے اوس سلطنت کے واسطے عمدہ قانون بنائے ملک کو آباد کیا اور

باشندون کو تعلیم دیکر شایستہ بنایا اسطرح ایک بڑی زبردست سلطنت تیار کی جسکے مقابلہ کے آج دنیا مین ڈھونڈے نہین ملتی۔

یہہ ۱۶۷۲ء مین بادشاہ الکسینر کے گھر مین پیدا ہوا۔ چار برس بعد اسکا باپ مر گیا۔ تخت کے واسطے کئی دعویدار کھڑے ہوئے اور کشت خون کی نوبت آئی۔ یہہ بلوائیون کے ہاتھ سے بال بال بچا۔ اسکی سوتیلی بہن صوفیا ملک کی مالک بن بیٹھی اور پیٹر کو اوسنے بُری صحبت مین ڈالدیا تاکہ یہہ خراب ہوجائے اور تخت نہ لے سکے۔ یہہ بڑا ضدی ہوگیا لکھنا پڑھنا نہ سیکھا دن بھر کھیلا کرتا۔ ایک اجنبی سے اسکی ملاقات ہوگئی جسنے اسکو ورزش وغیرہ سکھلائی۔

صوفیا نے اسکے قتل کا ارادہ کیا مگر یہہ اپنے اوستاد کے ساتھ ٹروٹس کا کو بھاگ گیا وہان سے اسنے لشکر سے مدد چاہی جسمین یہہ کامیاب ہوا۔ اور صوفیا کو قید کرکے ۱۷ سال کی عمر مین تخت نشین ہوا۔

یہہ بچپن مین پانی سے بہت ڈرتا تھا۔ اسلئے اسنے پہلے ایسی عادت کو چھڑایا۔ ایک روز دریا پر انگریزی کشتی دیکھی جسکو دیکھکر اسنے کہا کہ کیا ہمارے ملک مین کوئی ایسی کشتی نہین بنا سکتا۔ اوسیوقت ایک اوستاد بلایا گیا جسنے ایک ویسی کشتی تیار کردی یہہ اوسمین بیٹھکر اکثر سیر کیا کرتا۔ یہہ خود بھی لکڑی کا کام کرتا جانتا تھا۔ اسنے ایک گھڑی اپنے ہاتھ سے بنائی اور اس کشتی کی تعمیر مین بھی اسنے بڑا کام کیا۔ ۱۶۹۴ء یہہ ارکنجل گیا جہان سمندر کو دیکھکر بڑا خوش ہوا اوسنے ڈچ لوگون سے ایک جہاز خریدا اور چند ملاح نوکر کرکے سفر کی تیاری کی۔ اسکا اوستاد لیفورٹ ساتھ تھا۔ یہہ چلتا چلتا لیپلینڈ تک پہنچا۔ وہان سے پھر لوٹ کر دارالخلافہ ماسکو مین آگیا۔

لیفورٹ اسکو سمجھایا کرتا کہ اور قومین کیسی مہذب تھین اسلئے اسکو بھی یہہ فکر ہوئی کہ اپنی قوم کو عروج دے۔ اوس زمانہ مین ترکون سے لڑائی ہونیوالی تھی۔ اسنے ایک بیڑہ جہازات

بیار کرایا اسپر سوار ہوکر دریاے ڈون کی راہ بحر اسود پر پہنچا وہان ترکون کو شکست دی
اور وطن کو واپس آیا جہان بڑے جوش سے اسکا استقبال ہوا مگر لوگون کو یہہ ناگوار ہوا
کہ اجنبی لوگ اسکے منہ لگے ہوے تھے۔ ایک دفعہ سازش اسکے قتل کی بھی ہوئی مگر
بچگیا اور مجرمون کو سزا ہوئی۔

اسنے بہت سے طالب علم اٹلی جرمنی ہالینڈ وغیرہ کو بھیجے کہ وہان جاکر علوم فنون کی تعلیم
پاوین۔ تھوڑے عرصہ بعد یہہ خود بھی باہر نکلنے کو تیار ہوگیا۔ سنہ ۱۶۹۷ء مین یہہ معہ چند ہمراہیان
کے ہالینڈ کو گیا وہان ایک قصبہ مین اسنے ایک چھوٹا سا مکان کرایہ پر لے لیا۔ اور ایک
جہاز بنانیوالے کارخانہ مین نوکری کرلی۔ یہہ ہر ایک کام کو خود کرتا اور روٹی بھی اپنے
ہاتھ سے پکاتا۔ لوگ اسکو مزدور سمجھتے تھے۔ مگر وہان ہی اسکے پاس شاہی سوار ڈاک
لیکر پہنچتے اور یہہ تمام ملک کا انتظام سینکڑون کوس کے فاصلہ سے کرتا۔ دور دور سے سردار
اسکی ملاقات کو آتے۔

اسنے اوس ملک کی ہر قسم کی کلون کے کارخانہ ملاحظہ کیئے۔ بہت کام سیکھا۔ پھر نو ماہ
کے بعد یہہ انگلستان کو روانہ ہوا وہان کے بادشاہ نے اسکی بڑی خاطر کی جسکو اسنے
چلتے وقت ایک بیش قیمت ہیرا نذر کیا وہان بھی اسنے تمام کارخانے دیکھے۔ ایک سال
کے بعد وہان سے یہہ پھر ہالینڈ کو واپس آیا۔ پھر آسٹریا کو روانہ ہوا جہان کے بادشاہ
نے اسکی بڑی خاطر کی۔ پھر وہان سے اٹلی کو روانہ ہونیوالا تھا کہ ایک خاص ضرورت
کیوجہسے اسکو اپنے ملک کیطرف لوٹنا پڑا۔

یہان کچھ رعیت باغی ہوگئی تھی۔ مگر بلوہ جلد فرو ہوگیا۔ اب اسنے ملکی اصلاح کرنا شروع
کیا۔ انگلستان سے چند انجنیر اپنے ساتھ لایا تھا اونکو نہرین نکالنے پر تعینات کیا۔ مدرسے
اور شفاخانے جاری کیئے سب لوگون سے کہا کہ بہت نیچا کوٹ نہ پہنین اور چھوٹی ڈاڑھی
رکھین ورنہ محصول دینا پڑے گا۔ جب لوگون نے محصول دینا تک قبول کیا تو اوسنے

شہر کے دروازہ پر درزی اور حجام بٹھال دے کہ آنے جانیوالون کی ڈاڑھی اور کوٹ چھانٹ دیا کرین۔ سینٹ پیٹرس برگ کا شہر اسنے تیار کرا کر آباد کیا اور غیر ملکون سے تجارت کھولدی سویڈن کے بادشاہ سے لڑائیان کین اسی کیواسطے اوسنے تمام گرجاؤن کے گھنٹے لیکر توپ کے گولے ڈھلوائے اور نئی فوج تھوڑے عرصہ مین قواعد دان تیار کی۔

ایک لڑکی جو لڑائی مین ہاتھ آئی اوسکے ساتھ اسنے باقاعدہ شادی کی۔ اسکے بعد ترکون کر ایک بڑی سخت لڑائی ہوئی جسمین رسد ختم ہوجانے کی وجہ سے اسنے صلاح کرلی۔

۱۷۱۶ء مین پیٹر پھر یورپ کے باقی ملکون کی سیر کو نکلا۔ پہلے ڈنمارک پہنچا جہان اوسکی بڑی تواضع کی گئی۔ پھر پروشیا کی سیر کی۔ پھر ہالینڈ کو گیا اور اپنے پہلے دوستون سے ملاقات کی اپنے پہلے جھونپڑے کو دیکھا۔ پھر فرانس کو گیا وہان بھی بڑی خاطر ہوئی۔ وہان سے وطن کو لوٹا۔ اور اپنے ساتھ بہت سے کاریگر لایا اور اپنے ملک مین آکر اسنے عجائب خانے۔ باغات رسدگاہ اور چھاپے خانے وغیرہ تیار کرائے بہت سی کتابون کی غیر زبانون سے ترجمے گئے ہر ایک کام مین یہہ خود مصروف رہتا اور تلاش اسطرح سے کرتا کہ بتلانے والے تھک جاتے۔ راستہ مین مسافرون سے باتین کرتا اور پاکٹ بک مین لکھتا جاتا۔ اوسنے دیہاتی مدرسے جاری کرائے اور شہرون کی سڑکین پختہ بنوائین۔

آخر مین اوسکا بیٹا اوس سے منحرف ہوگیا۔ اسنے ہرچند سمجھایا اور مہلت دی کہ اپنے اطوار درست کرے مگر وہ نہ سمجھا اور جرمنی کی طرف بھاگا۔ گو کہ شہنشاہ جرمنی پیٹر کا دشمن تھا مگر اوسنے پناہ نہ دی۔ وہان سے وہ اٹلی کو گیا۔ پیٹر نے پھر پیام بھیجا کہ اب بھی سنبھل جاوے تو اوسکے قصور معاف ہوجاوین اور تخت کا وارث قرار دیا جائے۔ یہہ سنکر وہ لوٹا۔ مگر تھوڑے عرصہ بعد وہ سمین آکر مر گیا۔ پیٹر نے اپنی ملکہ کیتھرائن کو اپنے سامنے تاج پہنا کر آیندہ تخت کا مالک قرار دیا۔ یہہ ملکہ بھی نالایق تھی۔ ۱۷۲۵ء مین پیٹر جو عرصہ سے بیمار تھا سمندر کیطرف گیا۔ وہان ایک کشتی کو خطرہ سے بچانے کی غرض سے اسنے خود مدد کی۔ سمندر مین کود پڑا اور ڈوبتے

لوگون کو بچایا۔ اس سے اور زیادہ بیمار ہوگیا اور ۳۱ ہ سال کی عمر مین مر گیا۔
یہہ چونکہ اپنی فوج کو نہایت مہذب اور زبردست بنانا چاہتا تھا مگر اپنے ارمان پورے نہ کرسکا اسلئے ایک بڑا مشہور وصیت نامہ لکھ گیا ہے جسمین کل تدابیر مفصل بیان ہین جنپر عمل کرنے سے سلطنت اوس کا قبضہ تمام دنیا پر ہو سکتا ہے۔
آخر زمانہ مین اسنے شاہ فارس سے لڑکر ایک عمدہ صوبہ لے لیا تھا۔ جغرافیہ دان لوگ اسکے ملک اور شہرون کی عظمت سے بخوبی واقف ہین۔ حقیقت مین یہہ بڑا عجیب بادشاہ ہوا ہے۔ اسکا بت گھوڑے پر سوار بڑا عالیشان وہان پر اسکی یادگار مین قایم کیا گیا۔
اوس مین ایک ملکہ کیتھرائن بھی بڑی مشہور ہوئی ہے۔

کولمبس Columbus

یہہ بڑا مشہور جہازی ہسپانیہ کا ہوا ہے جسنے امریکہ کو دریافت کیا۔ پہلے صرف ایشیا یورپ اور افریقہ یہی تین براعظم تھے امریکہ کو جسے نئی دنیا بھی کہتے ہین جو بالکل ہمارے پاؤن کے نیچے بستا ہے اور بڑا زرخیز ہے پہلے کوئی جانتا بھی نہین تھا۔ اس بہادر نے اوسکو تلاش کرکے ہمارے واسطے راستہ کھولدیا۔ ہر قسم کی ترقی کے لحاظ سے وہ بات کی جسکی نظیر آجتک دنیا مین نہین ملی۔ دنیا کے نقشہ مین جہان پہلے ایک دُنیا تھی اب وہان دو بڑے بڑے دُنیائین بنا کر دکھائین۔ ہندوستان کی دولت پیداوار اور دستکاری اسقدر مشہور تھی کہ یورپ والے اسکی تلاش مین سرگردان تھے کوئی جنوبی سمندر کی طرف بھٹکتا پھرتا تھا کوئی شمالی کیطرف۔ اوس زمانہ مین یہہ پیدا ہوا اور اسنے زمین کے گول ہونے کی بنا پر ہندوستان کی تلاش مغرب کی طرف سے شروع کی چلتے چلتے اسکو امریکا مل گیا۔ پھر اس براعظم کو فرنگیون کے جہاز پر جہاز جانے لگے۔ نوآبادیان قایم ہوئین جنگل

سلہ امریکہ شمالی کے ساتھ چینیون کی آمدرفت براہ بیرنگ تھی۔ نارویکے لوگ بھی گرینلینڈ مین پہنچ چکے تھے۔ اور ہندو لوگون کے مشن بھی کئی مرتبہ پاتال کو گئے جہان اون کے آثار ابتک باقی ہین۔ مگر یہہ سب باتین زمانہ نے بھلادی تھین۔

صاف کئے اور ملک دیسی راجاؤن سے فتح کئے کانین کھود کر جہازون مین بھر کر سونا چاندی
یورپ کو لائے ۔ اب یہہ کیفیت ہے کہ تمام امریکہ مین فرنگی لوگ آباد ہین اور مالک
ہین۔ اگر نئی دنیا نہ معلوم ہوتی تو خدا جانے یہہ لوگ کہان سماتے ۔

یہہ ۱۴۳۶ع مین اٹلی کے شہر جنوا مین ایک غریب آدمی کے گھر پیدا ہوا۔ ۱۴ سال کی
عمر تک خوب دل سے پڑھتا رہا۔ پھر نوکر ہوگیا۔ سنہ ۱۴۷۰ع مین یہہ لسبن کے بندرگاہ کو
گیا جہان اسنے ایک عورت سے شادی کی جس سے ایک لڑکا پیدا ہوگیا۔ اسنے جنوا
کے افسرون سے کہا کہ چونکہ زمین گول ہے اسلئے اگر مغرب کیطرف لگاتار چلے جاوین
تو بھی ہندوستان پہنچ سکتے ہین اسلئے اگر مجھکو چند جہاز ملجاوین تو مین جاؤن۔ اونہون
نے کچھ خیال نہ کیا۔ پھر اسنے پرتگال کے بادشاہ سے بھی یہ بات کہی اوسنے بڑے
عالمون سے رائے لی مگر سب نے اختلاف کیا۔ پھر یہہ اسپین کی طرف چلا۔ راستہ
مین [illegible] مین ایک شخص نے جسنے اسکی گفتگو سنی اور ایک سفارشی چٹھی بادشاہ کو
لکھدی۔ اوسوقت شاہ اسپین مور مسلمانون سے لڑائی ہو رہی تھی اسلئے اوسنے
کچھ پروا نہ کی۔ اب بیچارہ کولمبس تھک کر بیٹھ رہا دل کی دل مین رہی عقلمند تو بڑا تھا مگر پاس
روپیہ نہین تھا جو اپنے جہاز خود لیجاتا۔ خیر تھوڑے عرصہ بعد جب لڑائی کا جھگڑا رفع
ہوگیا تب پھر یہہ اوس شخص کی سفارش سے ملکہ اسپین ازابیلا کے پاس پہنچا وہ اسکی
گفتگو کو سنکر بہت خوش ہوئی اسنے کہا کہ جسقدر ملک مین دریافت کرون اوسکا
وایسرائے مین ہی بنادیا جاؤن اور دسوان حصہ آمدنی کا پاؤن۔ یہہ بات ملکہ کے جی مین
خوب بیٹھ گئی اوسنے بادشاہ کو سمجھایا بادشاہ نے بھی کہا کہ معاملہ تو بڑا عمدہ ہے۔
اوسنے عالمون کو جمع کرکے رائے لی جب عالمون نے کولمبس کی زبانی سنا کہ زمین
گول ہے تو وہ بہت ہنسے اور اسکو پاگل سمجھنے لگے۔ بادشاہ نے اسلئے بہانہ
کیا کہ خزانہ مین روپیہ نہین۔ ملکہ نے کہا کہ مین اپنے زیور دیدونگی تاکہ اسکی مدد کرونگی

انکار رہا ۱۴۹۲ء مین اقرارنامہ پر دستخط ہو گئے۔
۶۰ سال کی عمر مین یہہ تین جہاز اور سو کے قریب ملاح لیکر جانب مغرب چلا مگر سب لوگ اس سے ناراض تھے کہ کمبخت نہ معلوم کہان لیجاکر پٹکیگا۔ ایک ہفتہ مین جزائر کینیری پر پہونچے پھر وہان سے مہینہ بھر تک برابر چلتے رہے مگر کچھہ نشان ملک کا نہین ملا۔ ملاحون نے ناراض ہوکر ارادہ کیا کہ کولمبس کو سمندر مین ڈالکر لوٹ چلین۔ یہہ اونکی خوشامد کرتا رہا سمجھاتا کہ اگر ہندوستان مل گیا تو جہاز مین لاد کر سونا چاندی لادین گے۔ غرض اسیطرح دو مہینے ہو گئے تب رات کو سامنے کچھہ روشنی نظر آئی۔ زمین کا ہونا یقینی ہو گیا سب لوگ خوش ہوے اور کولمبس سے اپنی گستاخیون کی معافی مانگنے لگے۔ دوسرے روز ایک جزیرہ مین پہنچے جسکا نام سین سالویڈر رکھا۔
وہان اسنے اسپین کا جھنڈا گاڑا۔ وہان کے باشندے بالکل وحشی تھے۔ ننگے مادرزاد جنکا جسم رنگا ہوا۔ اور سونے کا زیور پہنتے تھے۔ اونہون نے یہہ سمجھا کہ یہہ کوئی دیوتا ہین جو جادو کی سواری پر آئے ہین۔ کولمبس نے اون کے اشارون سے سمجھا کہ وہ سونا اون کے پاس دکن کیطرف سے آیا تھا اسلئے اوسنے دکن کیطرف جہاز چلائے اور جزیرہ کیوبا مین پہونچے۔ کولمبس نے سمجھا کہ یہہ کوئی حصہ ہندوستان کا ہے اسلئے اونکا نام ایسٹ انڈیز رکھا اور باشندونکا نام انڈین۔ یہان کے بھی باشندے وحشی تھے مگر کچھہ زیادہ شایستہ۔ مکانات مین رہتے ہتھیار باندھتے اور لکڑی کی ڈونگیان رکھتے تھے۔ کولمبس کے پاس اونکا راجہ معہ اپنے اہل کے پالکی مین بیٹھکر آیا۔ بہت سا سونا اسکی نذر کیا اور بدلے مین کھلونے وغیرہ لئے۔ یہہ لوگ بڑے سیدھے اور سچے تھے ایک روز ایک جہاز کولمبس کا چٹان سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا تو انہون نے اپنی ڈونگیون سے مدد دی اور کوئی چیز

فرنگیون کی نہ لوٹی - اسیطرح جزیرہ ہیٹی دریافت ہوا یہہ اتیس ۲۹ آدمی کا ایک سال
ایک قلعہ (جھونپڑا) مین چھوڑ کر یہہ وطن کو لوٹا اور سنہ ۱۴۹۳ع مین اسپین مین داخل ہوا
ملک مین ایک ساتھ اسکی شہرت ہوگئی دور دور سے لوگ آنے لگے اور تماشائیون
کی اسقدر کثرت تھی کہ سڑک پر چلنے کو جگہہ نملتی اسکے ساتھ جو تھوڑے سے انڈین آئے
تھے اونکو دیکھکر لوگون مین اور زیادہ کھلبلی مچی اور عجیب عجیب خیالات نئی دُنیا کی
نسبت پیدا ہوگئے - کولمبس سوالات کے جواب دیتے دیتے تھک جاتا - چار طرف
سے خوشی اور تعریف کا شور مچتا - غرض اسیطرح سے یہہ دارالخلافتہ مین پہنچا
جہان بادشاہ نے بڑی دھوم دھام سے اسکا استقبال کیا اور اپنی برابر بٹھا کر
سب حال ہندوستان کا سُنا اور نئی قسم کے جانورون اور درختون کے نمونے
دیکھے - ملکہ بھی دل مین پھولی نہ سماتی تھی کولمبس کے دل کا حال نہ معلوم کیا ہوگا جس بیچارے
کو سب ہنسی مین اوڑاتے اور خبطی بتلاتے تھے آج اوسکو . . . .
شہنشاہ کی برابر کرسی ملی اور تمام یورپ مین ناموری ہوگئی - سرداروں نے
بھی جلسون مین اسکو دعوتین دین اور یہہ جدھر دیکھتا اودھر عزت ہی عزت نظر آتی
بہت جلد کولمبس نے پھر سفر کی تیاری کی اب کے دفعہ ۷ جہاز لیکر چلا جسمین بہت سی
فوج کے سوا کاشکار انجینیر اور ہر پیشہ کے لوگ بھی ساتھ تھے اور یہہ ارادہ تھا
کہ اب کی دفعہ چلکر ہندوستان کو فتح کرین گے اور وہان نوآبادی قایم کرینگے - اسیواسطے ہر قسم
کے پالتو جانورون کے جوڑے اور گیہون وغیرہ اور سامان بھی جہازونپر لاد لیا لیا - سینکڑون
بہت سے لوگ سفر کو بخوشی تیار ہوئے کیونکہ سب کو یہہ خیال تھا کہ وہان سونا زمین پر پڑا
ہوا بہت ملتا ہے - ایک ماہ کے سفر کے بعد پورٹوریکو جزائر مین پہنچے جہان کے آدمیون کو
مردم خور پایا - وہان سے چلکر ہیٹی مین پہنچے جہان پہلے ایک چھاونی چھوڑ گئے تھے مگر
انکو وہان اپنے ہموطن کوئی نہ ملے - ان لوگونے پیچھے بڑی زیادتیان کین دیسیون کی

زر وزیور چھیننا شروع کیا اسلئے وہان کے راجہ نے سبکو قتل کر ڈالا۔ اب ان لوگون کو دیکھکر وہان کی انڈین ناراض ہوئی اسلیے یہہ وہان سے اور آگے بڑھکر ایک مقام پر اونزے یہان گرجا کارخانہ کچہری اور مکانات بنائے اور بسے۔ مگر آب وہوا بڑی گرم و مرطوب تھی کولمبس نے وہان سے چلکر جزائر جمیکا و کیوبا دریافت کئے اسی عرصہ مین شاہ اسپین نے کولمبس کے بھائی بارتھالومیو کو بہت سی رسد لیکر اسطرف بھیجا۔ کولمبس نے بارتھالومیو کو وہان کا گورنر مقرر کیا اور آپ وطن کو لوٹا۔

کولمبس نے حسب قاعدہ اپنے ساتھیون کو سزائین دین تہین جنسے بہت سے آدمی ناراض ہوکر چلے آے اور بادشاہ سے شکایت کی مگر بادشاہ نے کچھ خیال نہ کیا اور کولمبس سے بڑی مہربانی کے ساتھ ملاقات کی۔ پھر یہہ تیسری مرتبہ ۱۴۹۸ء مین چھ جہاز لیکر چلا اور ٹرینڈاڈ مین پہنچا۔ وہان سے اپنی پرانی نوآبادی کو گیا تو دیکھا کہ لوگون نے بدمعاشی کرکر کے دیسیون سے بڑا نقصان اوٹھلیا ہے۔ اسکو بڑا رنج ہوا۔ فرنگی لوگ شتر بے مہار ہوکر چکر لگاتے اور دست درازیان کرتے یہہ کسی کو سزا دیتا تو بادشاہ تک شکایت پہنچتی۔ غرض بادشاہ نے ایک کمشنر بھیجا کہ اسکی تحقیقات کرے اوسنے آکر ان دو بھائیون کو پکڑکر پا بزنجیر اسپین کو بھیجدیا۔ کولمبس جب اس حالت سے اسپین مین پہنچا تو تہلکہ پڑگیا بادشاہ نے بھی معافی مانگی اور زنجیرون کو الگ کیا۔ کمشنر کو امریکہ سے بلایا گیا مگر اوسکا جہاز رستہ مین طوفان سے غارت ہوگیا۔

۱۵۰۲ء مین یہہ چوتھی مرتبہ پھر روانہ ہوا اور جنوبی امریکہ مین پہنچا اور پھر بہت جلد وطن کو لوٹا۔ یہان اسکی مربی ملکہ مرگئی تھی۔ اسلئے اس کا قدردان کوئی نہ رہا۔ اسنے بھی ستر برس کی عمر مین ۱۵۰۶ء مین انتقال کیا۔ اور تمام یورپ کے واسطے نئی دنیا کا دروازہ کھولکر آپ خالی ہاتھ چلا گیا۔ افسوس آج کولمبس زندہ نہین ورنہ فرنگیون کی فتوحات اور امریکہ کی زرخیزی کو دیکھکر پھولا نہ سماتا۔ اوس غریب کو کیا معلوم تھا کہ مینے نئی دنیا

دریافت کی وہ تو ہندوستان ہی سمجھتا رہا۔

Pizarro
پزارو

یہہ بھی بڑا مشہور جانباز سیاح امریکا کا ہوا ہے۔ اسنے صرف اسپین کی سلطنت ہی کو دور تک نہین بڑھایا بلکہ معلومات جغرافیہ کو بھی بہت وسیع کر دیا۔ زمین کو بیٹے نقشے کو کچھ سے کچھ کردیا۔ جسطرح کولمبس نے امریکہ دریافت کی تھی اسیطرح اسنے فتح کی۔ مگر کولمبس ایک بڑا لایق بہادر اور نیک شخص تھا۔ بخلاف اسکے یہہ بڑا حریص بے رحم بے ایمان اور ظالم تھا۔ اسکا تو قول یہہ تھا کہ "دنیا مین جو کچھ ہے زر ہے زر کو جسطرح بنے دوسرے سے چھیننا چاہیئے اور جو زور رکھتا ہے وہی زر رکھے گا"

یہہ ۱۴۷۱ء مین ملک اسپین مین پیدا ہوا تھا۔ بچپن مین اسنے سور چرایا۔ کچھ عرصہ بعد سرکار مین نوکر ہوگیا۔ اوس زمانہ مین بہت سے لوگ امریکہ کیطرف جایا کرتے تھے کہ سونے کی کان تلاش کرین۔ یہہ کچھ پڑھا لکھا نہین تھا اسلیئے سپاہیون مین بھرتی ہوگیا اور المگرو کے بیڑہ کے ساتھ امریکہ جنوبی مین پہنچا۔ یہہ پہلا سفر ۱۵۲۴ء کا تو بیفائدہ ہوا مگر ایک دوسرا سفر اسنے اور کیا جسمین بہت سا چاندی سونا جہاز مین بھر کر یہہ اپنے ملک کو لایا۔ اسپین کے بادشاہ نے خوش ہوکر اسکو سند دیدی کہ جو ملک یہہ نیا تلاش کرے اوسکا یہی گورنر رہے۔

پھر اسنے بڑے جوش کے ساتھ تیاری کی۔ اور پیرو مین جاکر ایک نوآبادی قایم کی۔ وہان کا راجہ انکا قوم کا اٹاہولپا تھا۔ یہہ لوگ اپنے تیئن سورج بنسی بتلاتے تھے آفتاب کی پرستش کرتے تھے۔ اور راجہ دیوتا اپنے کو سمجھتے تھے۔ تمام طریقے انکے ہندوؤن کے سے تھے۔ اس ملک مین سونا اس کثرت سے پیدا ہوتا تھا کہ سب ہی اون کے برتن بالکل سونے کے تھے۔ مکانات مین سونا اسطرح لگاتے تھے جس طرح ہم لوگ لوہا یا لکڑی لگاتے ہین۔ اور راوس وقت

۵۱ اب تک ہم کو ہمیشہ یقین ہوتا تھا کہ ہندوؤن کے مشہور پرانے شہر ہستنا پور وغیرہ سونے کے بنائے گئے تھے مبالغہ ہے مگر جبکو انگریز مورخون نے تحقیق کرکے لکھا ہے اب ہمکو اوسمین شبہہ نہین رہتا۔

تک پیرو کی ایک عظیم سلطنت جنوبی امریکہ مین قایم تھی۔

اتفاق سے راجہ کا بھائی ہواسکر بگڑ گیا۔ راجہ نے اس نامعقول پر اردو سے مدد چاہی یہہ جب پایہ تخت کسکس مارکا مین پہنچا تو وہان کی دولت اور شان شوکت کو دیکھکر اسکی انکھون کے سامنے چکا چوندھ ہوگیا۔ اور اسکی نیت خراب ہوگئی۔ اسنے راجہ کو ملاقات کے واسطے شہر سے باہر بلایا اور ہر طرح کے قول قرار اوسکو دیدیے۔ راجہ بیچارہ سیدھا تھا اپنا سا دل سمجھکر بیخوف بڑے جلوس کے ساتھ باہر آیا اوسوقت کا سمان یعنے راجا کی چمکدار پوشاک اور فوج کے زرق برق لباس کو دیکھکر اسپین والون کا دل قابو مین نہ تھا اور یہہ ایک ایک گھڑی مشکل پڑ رہی تھی کہ کب یہہ سونے کی چڑیا ہاتھ لگی اور اپنی خواہش پورا کرین

راجہ کے سامنے پہلے ایک پادری صاحب بڑھکر بولے کہ آپ ہمارا مذہب اختیار کرین اور ہمارے بادشاہ کے مطیع ہین۔ کیونکہ آپ کا مذہب جھوٹا ہے اور ہمارا خدا کیچا ہے۔ اور بائبل اوسکو دکھلایا۔ راجہ نے بائبل کو دیکھا مگر جب نہ پڑھ سکا تو اوسکو پھینکدیا اور بولا کہ "تمہارا خدا جھوٹا تھا جبھی اوسکو لوگون نے مارڈالا۔ ہمارا خدا دیکھا آسمانپر چمک رہا ہے۔ اور مین کسی آدمی کا مطیع نہ ہونگا۔ گو کہ تمہارا بادشاہ بہت بڑا معلوم ہوتا ہے جسنے تم کو اتنی دور سمندر پار بھیجا ہے مگر وہ مجھسے بڑا ہرگز نہین ہوسکتا" یہہ گفتگو شنکر پادری صاحب بڑے خفا ہوے اور چلانے لگے کہ دیکھو خدا کی توہین کی بھیا اوٹھاؤ اور دین برحق پھیلاؤ" فوراً چارون طرف سے فرنگی سپاہی جو کمین گاہون مین چھپ رہے تھے اوٹھ کھڑے ہوے اور راجہ کے گرد جمع ہوگئے اوسوقت یہہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام اینٹ پتھر جو ادہر اودہر پڑے تھے سپاہی بنگئے ہین۔ بڑا کشت و خون ہوا اور راجہ کو گرفتار کر لیا گیا۔

راجہ نے یہہ کہا کہ مجھکو چھوڑدو اور جسقدر سونے کی خواہش ہو پہلو پر اتنا روپیہ جات

راضی ہوگیا - راجہ نے بہت جلد ایک مکان قدآدم بلندی تک سونے سے بھروا دیا -
جسکو بڑی خوشی کے ساتھ اِن بے شرم ظالم فرنگیون نے ایک تیوہار کے روز باہم تقسیم
کرلیا - شاہ اسپین اور الما گرد کا حصہ نکالکر صرف پزارو اور اوسکی فوج کے حصہ مین
پارہ سو من کے قریب سونا آیا - اوسوقت فرنگیون کے دل کی خوشی اور بیچارے صبری کو
اور اِنکا لوگون کی مصیبت اور حسرت کو خدا ہی جانتا ہے ہمارے خیال مین اچھی
طرح نہین آسکتی -

حسب وعدہ مال ملجانے پر بھی بے ایمان پزارو نے راجہ کو نہ چھوڑا اور ایک روز موقع
پاکر اوسکو سر بازار پھانسی دیکر جلا دیا ۱۵۳۳ء ملک کو لوٹا - اور اپنی سلطنت دور تک
بڑھائی - دوسرا سردار الما گرد ملک چلی کو فتح کر رہا تھا - اوس سے بھی پزارو نے لڑائی کی
اور ۱۵۳۸ء مین قتل کر ڈالا - اب سارے ملک کا یہ اکیلا مالک ہوگیا اور نہایت
ظلم کے ساتھ حکومت کرنے لگا - رعیت اس سے ناراض ہوگئی اور قتل کی سازش
شروع ہوگئی -

یہہ بڑا مغرور تھا اور کسی بات کا خوف نہ رکھتا تھا - ایک روز چند سپاہی اسکے
ساتھ تھے راستہ مین ایک نالا پڑا سپاہیون نے پل کی طرف جانا چاہا اسپر اسنے منھ بگاڑ کر
کہا کہ کیون پانو بھیگ جانے سے اسقدر ڈرتے ہو جب گھٹنون تک خون مین چلنا
پڑیگا تب جانوگے - جاؤ نالایقو تم میری خدمت کے قابل نہین - تھوڑے عرصہ
بعد ایک روز یہہ اپنے کمرہ مین بیٹھا تھا کہ چند سپاہیون نے آکر اسکو قتل کر ڈالا
اور اسطرح یہہ مردود ۱۵۴۱ء مین خاک مین مل گیا -

Julius Caesar قیصر جیولیس

یہہ روم کا بڑا مشہور سپہ سالار حضرت عیسٰے سے ایک سو برس پیشتر ہوا ہے - یہہ جیسا
بہادر اور مدبر تھا ویسا ہی عالم اور اسپیکر بھی تھا - مورخ بھی اعلے درجہ کا تھا اور

ایک خوبصورت جوان تھا اسکے وقت مین سلطنت روم[1] کا عروج انتہا پر پہنچ چکا تھا تمام فرنگستان - اور بہت سا حصہ ایشیا اور افریقہ کا اوسکے زیر فرمان تھا - کوئی خاص خود مختار بادشاہ اس ایسی بڑی سلطنت کا نہ تھا - قوم کے عالم و بہادر لوگ ملکر ملک کا انتظام کرتے تھے - اور سب لوگ ضرورت کے وقت ہتیار باندھکر لڑتے اور اپنی حفاظت کرتے تھے - امن اور صلح کیوقت مین یہہ حب الوطن رسالے لوٹ کر اپنا کھیتی وغیرہ کا کام سنبھالتے تھے - مگر سردارون مین خود مختار رہونے کے واسطے اکثر خانہ جنگی رہا کرتی تھی یہہ سنہ ۱۰۰ ق م ایک سردار کے گھر روم مین پیدا ہوا - شروع مین کچھ فساد ہوجانے کی وجہ سے اسکو بھاگ کر عرصہ تک ایشیا مین رہنا پڑا - ماریس اور سلا مین جب جھگڑا ہوا تو یہہ بھی ایک کا طرفدار تھا - اپنے معزز احباب سسرو (مشہور فصیح) اور پومپی اعظم کی مدد سے یہہ سرکار مین نوکر ہوگیا - عرصہ تک ٹریبیون کویسٹر عادل وغیرہ عہدون پر ممتاز رہا اسکے بعد اسنے فرانس پر قبضہ کیا - جزائر برطانیہ پر سنہ ۵۵ ق م مین فوج کشی کی - اسکی کامیابی اور شہرت نے لوگون کو حسد پیدا کردیا - پومپی اعظم جو اس کا پہلے بڑا دوست تھا اب اسکا جانی دشمن ہوگیا اوسنے سینٹ کے یہان سے حکم نکلوادیا کہ قیصر فوج کی کمان سے دست بردار ہوجاوے - یہہ سنکر جولیس کو غصہ آیا اپنی فوج لیکر اطالیہ[3] کی جانب بڑھا اور روبیکون

[1] اوس زمانہ مین ہند مین بکرماجیت کا راج تھا - افغانستان - ایران - وغیرہ ملکون مین سلطنت روم کی دہائی پھر رہی تھی - اسلیئے راجہ بکرم کی ضرور روم کے کسی صوبہ دار یا سپہ سالار سے سرحد پر بڑی لڑائی ہوئی ہوگی جسمین رومیون کو شکست ہوئی اور ہند مین سمت بکرمی اوسکی یادگار مین جاری ہوا -

[2] ہر ایک سال انتخاب کرکے دو افسر کانسل مقرر کیے جاتے تھے جنکو تمام اختیارات ہوتے تھے - پھر یہہ قاعدہ ہوگیا کہ ہر سال ضرورت کے وقت ایک شخص سب سے اعلی افسر ڈکٹیٹر مقرر کیا جاتا جو بمنزلہ بادشاہ کے ہوتا تھا - باقی سب لوگ برابر سمجھے جاتے تھے جنکو ذرا بھی بڑھتا ہوا دیکھتے اوسی پر قہر نازل ہوتا - ارسٹیداس ایک مشہور راستباز بیچارہ اسی بات پر جلا وطن کیا گیا کہ وہ ہر دلعزیز تھا - اسیطرح بروٹس ہوریشس رگیلیوس اور کوریولانس وغیرہ کے بڑے دلچسپ قصے ہین -

[3] روم ایک شہر ملک اطالیہ مین ہے یہی اس سلطنت کا پایہ تخت تھا - یہہ شہر سنہ ۷۵۳ ق م مین ایک شہزادہ رومیلس نے آباد کیا تھا (اس شہزادہ کو بھیڑیون نے پالا تھا) بہت عرصہ تک یہہ ایک خود مختار شہر رہا آیا بعد مین ایک بڑی سلطنت کا پایہ تخت ہوگیا عیسائیون کا دینی شہنشاہ پوپ بھی اسیجگہ رہتا ہے - مگر اب یہہ سلطنت بہت چھوٹی اور کمزور ہے - ایشیا مین جو ایک ملک کا نام روم ہے غلطی سے پڑگیا ہے یعنے یہہ ملک (ٹرکی) پہلے روم کا ایک صوبہ تھا - جب عربون نے اوسپر حملہ کرکے فتح کیا تو مسلمان مورخون نے یہہ مشہور کردیا کہ روم فتح ہوگیا حالانکہ اصلی روم وہان سے بہت دور تھا - زمانہ گذشتہ مین یہہ سات سلطنتین بڑی مشہور تھین (ہندوستان - چین - مصر - ایران - توران - شام - روم) اور ہفت کشور کہلاتی تھین - اور ان کے بادشاہون کے نام بالترتیب راجا - فغفور - خدیو - شاہ - خاقان - سلطان - قیصر مشہور تھے - جسطرح اب روس کا بادشاہ زار کہلاتا ہے -

دریا کو عبور کیا جسکے پار کوئی جنرل معہ فوج کے قانوناً نہین جا سکتا تھا۔ دو ماہ مین اسنے تمام ملک فتح کر لیا۔ پومپی معہ سرداران و لشکر کے یونان کی طرف چلا۔ قیصر نے بھی پیچھے سے جا دبایا۔ اور فرسیلیہ کی لڑائی مین شکست فاش دی۔ وہ جان بچا کر مصر کی طرف بھاگا مگر ایک شخص نے اوسکو پکڑ لیا اور اوس کا سر کاٹ کر قیصر کے پاس بھیجدیا۔ قیصر نے اپنے ایسے بہادر دشمن کا خون آلودہ سر غم کے مارے نہ دیکھا جو ایک وقت اوس کا دوست تھا اور جسنے اٹھ سو شہر اور پندرہ ملک فتح کئے تھے۔

اوسیوقت سے رومیون نے قیصر کو عمر بھر کے واسطے ڈکٹیٹر نامزد کر دیا۔ اور دیوتاؤن کے مندر مین اوسکی مورت بطور عزت کے رکھدی۔

اسکے بعد اوسنے ہر چہار طرف کو فتوحات کر کے ملک گیری شروع کردی۔ اس ایک بہادر سپہ سالار نے اپنی تلوار کے زور سے چھوٹی بڑی ۳۰۰ قومون کے ۳۰ لاکھ آدمیون کو مطیع کیا اور (۳۰) لاکھ بنی آدم اسکے ساتھ لڑکر خاک مین مل گئے۔

اسنے ایشیاء کوچک وغیرہ سب فتح کر لیا اور اپنے بعد مین سلطنت روم کو اسقدر وسیع چھوڑ گیا کہ اوسمین انگلستان۔ اسپین۔ فرانس۔ اسٹریا۔ یونان۔ اٹلی۔ روم۔ ایران شمالی افریقہ وغیرہ ایسے ایسے بڑے سب ملک شامل تھے۔

اسکا یہہ ارمان ابھی پورا نہین ہوا تھا کہ ایسی بڑی سلطنت کا یہہ خود مختار بادشاہ بن جاوے اسلیئے اسنے لوگون کو راضی کرنے کے واسطے بڑی دعوتین دین اور ناچ تماشے دکھائے۔ رعیت کو اور کیا چاہیئے تھا۔ یہہ بہت جلد ہر دلعزیز ہوگیا۔

اس سے دشمنون کا حسد اور بھی بڑھا اور گو کہ پہلا بڑا دشمن دفع ہو چکا تھا مگر فوراً ایک آستین کا سانپ اور پیدا ہوگیا بروٹس جو اس کا دوست تھا اوسنے چند سردارون سے ملکر اسکے قتل کی سازش کی۔

ایک روز یہہ جلوس کے ساتھ دربار کو چلا تمام سازشی خفیہ دشمن اسکے ہمراہ تھے

اور یہہ خوشی سے باغ باغ تھا۔ ایک عالم شخص نے آکر اسکو ایک خط دیا جسمین سارا حال سازش کا تحریر تھا۔ مگر بدقسمتی سے اسنے اوس عرضی کو ملاحظہ نہ کیا اور بجنسہ اپنے سکرٹری کے حوالہ کر دیا۔ جب یہہ دربار مین پہنچا تو پیچھے سے بدمعاشون نے خنجر سے اسکا کام تمام کیا۔ سنہ ۴۴ء

شیکسپیر Shakespear

یہہ بڑا مشہور شاعر انگریزی زبان کا ملکہ ایلیزبتھ کے وقت مین ہوا ہے۔ اسنے ۳۵ کتابین ناٹک کی لکھی ہین جو اسقدر ہردلعزیز ہین کہ بڑے بڑے بادشاہ اور ادنی شوقین لوگ اونکو یکسان عزت اور ذوق سے پڑھتے ہین اسیواسطے اونکا ہر ایک زبانمین ترجمہ ہو گیا ہے اور اتنی قسم کے ایڈیشن چھپے ہین کہ ایک پیسے سے لیکر ہزار روپیہ تک کی قیمت کا حسب دلخواہ خرید سکتے ہین۔ اسکا طرز تحریر لاجواب تھا جو لفظ یا فقرہ اوسکی قلم سے نکل گیا وہی اوس موقع کے واسطے سب سے زیادہ موزون ثابت ہوا اگر ایک لفظ بھی اوسکی عبارت مین تبدیل کر دین تو فورًا اوس کا مزہ بگڑ جاوے۔ پھر موقع موقع سے محبت۔ بہادری۔ رنج۔ خوشی۔ اور ہر قسم کے خیالات اوسنے ایسے ظاہر کیئے ہین کہ بالکل اصل کا نقشہ سامنے کھنچ جاتا ہے۔ اسیوجہ سے انگریزی زبان کے عالم لوگ اوسکی اسقدر عزت کرتے ہین کہ کئی جگہہ ہر سال اوسکی یادگار مین میلے ہوتے ہین۔ اور اوسکے ہاتھ کی لکڑی اور کپڑے اوسیوقت کے آج تک رکھے ہین اور پوجے جاتے ہین۔ اور بہت سے عالم یہانتک زور مین آتے ہین کہ اوسکے وجود وغیرہ مین بھی شک لاتے ہین۔ [1]

---

[1] زمانہ حال کے عالمون کی یہہ خاصیت عام ہو گئی ہے کہ جسکو اپنی معمولی عقل کی حالت سے زیادہ دیکھا اوسکو فرضی یا خیالی بتلا دیا۔ تاکہ سب سے زیادہ عقلمند وہ تو وہی سمجھے جاوین۔ دویم یہہ کہ ہر ایک زمانہ کو کھینچ تان کر حضرت عیسے کے قریب لانے کی کوشش کرتے ہین کیونکہ ان بیچارون کی جان دنیا او تو تھوڑی دن سے یہہ جیسے کہ اونکو شعور حاصل ہوا۔ بھلا اس سے زیادہ حماقت کیا ہوگی کہ جبکہ ہم کو حضرت عیسے کے بعد کا ثابت کرتے ہین۔

یہہ انگلستان کے شہر سٹرٹفرڈ مین سنہ ۱۵۶۴ع مین پیدا ہوا۔ اسکا باپ اون کا روزگار کرتا تھا اسنے بچپن مین معمولی تعلیم پائی۔ ۱۸ سال کی عمر مین اسکی شادی ہوگئی۔ کچھ عرصہ تک اسنے تجارت کی اوسکے بعد ایک وکیل کا محرر رہا۔ مگر یہہ کوئی کام اسکو پسند نہ آیا۔ شہر کے ایک رئیس نے اسپر ایک مقدمہ لگا دیا جسکے خوف سے یہہ لندن کی طرف بھاگا۔

وہان اسکا ایک دوست بادشاہی تماشاگاہ مین نوکر تھا اوسکی سفارش سے یہہ بھی ملازم ہوگیا۔ شروع مین اسکی تنخواہ قلیل تھی مگر بہت جلد اسنے زیادہ آمدنی پیدا کر لی اور اپنے وطن مین جائداد خرید کرنا شروع کر دین۔

سنہ ۱۶۱۳ع مین اسنے لندن چھوڑا اور اپنے وطن مین آکر اپنی زمینداری کا انتظام شروع کیا اور امیرانہ حالت مین رہنے لگا۔ سنہ ۱۶۱۶ع مین ۵۲ سال کی عمر مین مرگیا۔

فصل ۵ مشہور عورتونکے تذکرے

ملکہ وکٹوریا Queen Victoria

ہماری مادر مہربان ملکہ معظمہ قیصر ہند بھی ایک ایسی عورت ہین جنکی نظیر اس طبقہ مین دنیا کے پردے پر نہین ملتی۔ آج کیا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہزارون رانیان اور ملکہ تخت نشین ہوئی ہونگی مگر جو عروج اور اقبال حضور کو حاصل ہے وہ کسینے خواب مین بھی نہین دیکھا ہوگا۔ آپ اسوقت اتنی بڑی سلطنت کی مالک ہین کہ جسمین آفتاب کبھی بالکل غروب ہو نہین سکتا۔ یورپ کو چھوڑ ایشیا و افریقہ مین بھی بہت سے بڑے بڑے ملک آپ کے زیر نگین ہیں۔ نئی دنیا مین بھی بڑا وسیع حصہ آپ کا ہے جزائر کس شمار مین ہین۔ ہندوستان سا زرخیز اور نادر ملک بھی آپ کے قبضۂ اقتدار مین ہے۔ آپ ہزارون کوس کے فاصلہ پر بیٹھی ہوئین ان دور دراز ممالک کا انتظام اس خوبی



سے فرماتے ہین کہ دنرات ازادی اور امن کے
ساتھ رعیت آپ کی روزافزون ترقی کی دعا
کرتی ہے - میری بھی صدق دل سے یہی دعا
ہے کہ جب تک مین زندہ رہون تب تک
تو آپ کا ہی سایہ سر پر ہے - اور مین آپکی
دوسری جوبلی دیکھون -

آپ ۲۴ - مئی سنہ ۱۸۱۹ع مین پیدا ہوئین آپکے
والدین بڑے شاہی خاندان کی نسل سے تھے - آپ بچپن سے ہی بڑی سنجیدہ اور نیک تھین ذہین بھی آپ اس درجہ کی تھین کہ بارہ برس کی عمر مین جرمنی اور فرانسیسی زبانون کو بول سکتی تھین اپنی لاطینی و یونانی زبانون کو بھی پڑھا - آپ سیر کی بہت شایق تھین اکثر پیادہ پا یا سوار ہی مین شہر مین گھومتی اور غریبون کے حالات واقف ہوکر اونکی داد فرماتی - آپ بڑی دیندار اور کفایت شعار تھین - اور حسن مین بھی آپ شہرہ آفاق تھین - غرض ہر طرح سے آپکی شہرت ملک مین ہوگئی اور لوگون نے سمجھ لیا کہ آپ تخت کے صرف مستحق ہی نہین بلکہ اوسکے قابل بھی ہین -
سنہ ۱۸۳۷ع مین جبکہ ولیم شاہ انگلستان کا انتقال ہوگیا تو اور کوئی وارث تاج کا نہ تھا اسلئے آپ تخت نشین ہوئین اور اپنی رحمدلی اور نیک مزاجی سے تمام قوم کے دلمین جگہ کرلی شروع سے ہی انتظام سلطنت مین بڑی مستعدی دکھائی - آپنے یہہ سمجھ لیا کہ بغیر ایک معتبر مددگار کے آپسے ایسی عظیم سلطنت کا انتظام ٹھیک نہوگا اسلئے آپنے شاہزادہ البرٹ سے شادی کرلی - دونون نہایت محبت اور عزت سے رہنے لگے اور تعزیزی کے ساتھ اپنے کار منصبی ادا کرنے لگے - انسے چار لڑکے اور پانچ لڑکیان پیدا ہوئین سنہ ۱۸۶۱ع حضور کے شوہر شاہزادہ ممدوح نے انتقال فرمایا - اس حادثہ سے صرف

حضور کو ہی سخت رنج نہین پہنچا بلکہ کل مُلک مین اسکا سخت قائم رہا۔
۱۸۵۸ء مین دہلی کے دربار مین آپ نے قیصر ہند کا خطاب منظور فرمایا۔ ۱۸۸۸ء مین آپکی
پہلی جوبلی منائی گئی یعنے پچاس سالہ حکومت کی خوشی مین جابجا روشنی کی گئی جلسے
ہوئے اور نذر و تحفے دیے گئے۔ اب ۱۸۹۳ء مین آپ کا ۵۷ وان سنہ جلوس ہے گو کہ
آپ کی عمر اسوقت پچہتر سال سے تجاوز کر گئی ہے مگر آپ اوسی مستعدی کے ساتھ
انتظام حکومت مین مشغول ہین۔ آپ نے اس عمر مین ہماری اُردو زبان سیکھنے
کا بھی ربط ڈالا ہے۔ پرمیشور آپ کی عمر دراز کرے۔ جیسا اپنے کلجگ کو ستجگ
بنا دیا ہے اوسی ستجگ کے معیار کے موافق آپ کی عمر بھی ہزارون سال کی ہو جاوے۔

Damayanti
دمینتی

یہہ بڑی مشہور پتی برتا رانی ہندوستان مین ہوئی ہے۔ جسطرح مہارانی سیتا جی
نے راج پاٹ چھوڑ کر اپنی پتی مہاراجہ شری رامچندر جی کے ساتھ جنگل مین پھرنا قبول
کیا اسیطرح اسنے بھی نہایت مصیبت اور امتحان کے وقت مین اپنے خاوند راجہ نل
کا ساتھ نہ چھوڑا۔ اسکے زمانہ کو عرصہ دراز گزر گیا مگر اسکا قصہ ابتک مشہور اور ہر دلعزیز ہے
بدربھہ نگر کے راجہ بھیم سین کی لڑکی دمینتی نے سویمبر مین مگدھ دیش کے راجہ نل
کو پسند کیا۔ راجہ نل اس مشہور حسین راجکماری کو بیاہ کر لایا اور نہایت محبت سے
اوسکے ساتھ رہنے لگا۔ بارہ برس تک خوب چین سے گذری اور ایک لڑکا
اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اب راجہ پر ادبار آیا۔ راجہ کو چوسر کھیلنے کا بڑا شوق
تھا۔ ایک روز اپنے بھائی پُشکر سے بازی بدکر کھیلا اور تمام راج پاٹ ہار گیا۔
پُشکر نے اوسکو ملک سے باہر نکالدیا اور منادی کرادی کہ کوئی اوسکو کھانا
پانی یا پناہ نہ دے۔ یہہ بیچارہ معہ اپنی رانی کے جنگلون مین بھٹکتا پھرتا۔ جس کی
حضوری کی تمام دنیا مشتاق تھی اب اوسکی کوئی بات نہ پوچھتا۔ بستی مین

کوئی ٹھیرنے نہ دیتا - اسکے پاس سوائے ایک دھوتی کے اور کچھہ نہ تہا - اسکی وفادار رانی ساتھ تھی جو اس مصیبت مین اوسکی تشفی کرنے والی تھی -

تین روز تک بے آب و دانہ رہنے کے بعد راجہ نل نے دریا کنارے سے کچھہ مچھلیان پکڑین اور دمنیتی کے حوالے کرکے لکڑی کی تلاش مین گیا کہ پکاکر کھاوے بھلا رانی بیچاری ان باتون سے کیا واقف تھی مچھلیان اوسکے ہاتھہ سے چھوٹ کر پانی مین کود گئین - جب راجہ آیا تو اوسنے سمجھا کہ رانی نے بھوک سے تنگ آکر کھائی ہونگی - دل شکنی کے خوف سے خاموش ہو رہا - او صبر کرکے آگے بڑھا راستہ مین ایک چڑیا پر اپنی دھوتی پھینکی کہ اسکو پکڑ کر پیٹ بھرے مگر قسمت کی خوبی دیکھئے کہ وہ چڑیا اوس دھوتی کو بھی لیکر اوڑگئی اور راجہ ننگا رہگیا - سچ ہے آفت مین تمام تدبیرین اولٹی پڑتی ہین - مگر یہہ تو آفت بھی عجیب تھی ایسی مسلسل آفتون کا نل دومیتی پر نازل ہونا اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ خدا کو ان کا امتحان منظور تھا -

راجہ نے رانی کی نصف ساری پھاڑ کر آپ لی اور نصف سے اوسکا جسم ڈھکا بھوک سے جان بلب ہوکر آخر کو کچھہ پھل توڑ کر کھائے اور چلو سے پانی پیا - نل نے دمینتی سے کہا کہ تم بڑی نازک ہو ایسی مصیبت مین مجھہ کمبخت کے ساتھہ کیون پھرتی ہو اپنے باپ کے گھر چلی جاؤ اور ارام سے رہو اگر قسمت مین ہوگا تو پھر کبھی ملین گے یہہ کہکر راجہ رونے لگا - دمینتی نے کہا کہ مہاراج مین آپ کو چھوڑ کر اپنے باپ کے یہان آرام پاکر کیا خوش رہونگی مجکو تو آپکی سیوا ہی عین راحت ہے اگر خدا نے آفت ڈالی ہے تو مین ہر طرح سے اوسمین حصہ دار ہون یہان آپ کے درشنون سے میری تشفی ہے - مگر کیا آپ کو مین اب ناپسند ہون - یہہ کہکر رانی بھی رونے لگی - ہائے یہہ دونون دھرماتما کیا

اس مصیبت کے قابل تھے مگر اس کمبخت زمانہ کا اعتبار نہیں - نل کی مروت اسبات کو منظور نکرتی تھی کہ سسرال میں جا کر دن کاٹے - آخر خاموش ہو رہا -

جب ٹھنڈی ہوا سے رانی سو گئی تب نل کو پھر بھی خیال بندھا - اپنے بچون کو تو پہلے ہی سسرال بھیج چکا تھا - اسنے سوچا کہ رانی سمجھانے سے تو مانے گی نہین اسلئے اسکو سوتے ہوئے چھوڑ دینا چاہیئے مجبور ہو کر اپنے باپ کے گھر چلی جاویگی اور ارام سے اپنے بچون کے ساتھ زندگی بسر کریگی پھر میرا خدا حافظ جو سر پر پڑیگی بھگتون گا یہہ سوچکر راجہ اوس معصوم بیتی برتا کو جنگل مین اکیلی چھوڑ کر ایک طرف کو چلدیا - مگر محبت نے کئی مرتبہ اسکو لوٹایا اور یہہ رانی کے پاس آکر اوسکو پیار کرکے پھر اپنا چلا گیا آخر غم سے دیوانہ ایک طرف کو بھاگ گیا -

رانی جب بیدار ہوئی تو اپنا محبوب نظر نہ آیا بے اختیار رونے لگی کہ ہاے راجہ تم کو ایسا مناسب نتھا کہ مجھے بے قصور کا تیاگن کرو - مین آپکے واسطے ایسا بار خاطر ہو گئی تھی تو مجھسے کیون نہ بتلایا مین آپکے سامنے جان دیدیتی -

آپنے سویمبر کے وقت جو قول و قرار کئے تھے وہ سب بھلا دیے - اسیطرح ہائے ہائے کرتی آگے کو چلی - راستہ مین ایک اژدہا پڑا نظر آیا دمینتی اپنی جان دینے کو تیار تھی اپنے آپ اوسکے منھ مین جانیکو چلی - مگر اوسکی آواز سنکر ایک شکاری دوڑتا ہوا آیا جسنے تیر سے اژدہے کو ہلاک کر دیا - مگر دمینتی کیواسطے یہہ دوسرا اژدہا پیدا ہو گیا جو اوسکی عصمت کے درپے ہو گیا -

اوسنے سمجھایا کہ کیون ایسے نالایق راجہ کی یاد مین بیتاب ہے میرے ساتھ مزے سے رہنا پسند کر - رانی نے جلکر اوسکو ایسا سخت جواب دیا کہ اوسنے غصہ مین آکر اوسکی طرف تیر چلایا مگر خدا کی قدرت کہ اوس تیر کا وہ خود ہی نشانہ بنکر وہان ہی رہگیا - رانی کو موت کہان تھی - سینکڑون آفتین جھیلتی ایک شہر مین پہنچی وہان کے راجہ کے یہان باندیون

مین نوا ہو گئی۔ پھر اوسکے باپ کے آدمی تلاش کر کے اوسکو وہان سے لیگئے۔

اب بیچارے نل کا حال سُنیئے کہ وہ مصیبت کا مارا اور غمزدہ پھرتا ہوا اجودھیا مین پہنچا اور راجہ رت برن کے یہان رتھبان مقرر ہو گیا۔ اوسنے اپنا نام باہک رکھ لیا اسلیئے راجہ نے اوسکو نہ پہچانا۔ دمینتی نے اپنے باپ کے یہان سے آدمی بھجوائے کہ نل کو تلاش کر کے لا دین۔ ایک برہمن نے اجودھیا مین آکر باہک سے جب گفتگو کی اور کہا کہ اے پردیسی تجہکو کچھ نل کا حال بھی معلوم ہے تو باہک رو پڑا اور کچھ نہ بولا۔ اوس برہمن نے جا کر دمینتی سے سب حال کہا اوسنے سمجھہ لیا کہ ضرور یہی نل ہے۔ اسلیئے اوسنے اوسکو بُلانا ضروری سمجھا۔ مگر اپنے منصب کے خیال سے صاف اس راز کو ظاہر نکر سکتی تھی۔ آخر اوسنے ایک چال نکالی کہ راجہ رت برن کے پاس خبر بھیجی کہ میرا ارادہ دوسری شادی کرنے کا ہے اسلیئے آپ سویمبر مین تشریف لا دین۔ راجہ یہہ سُنکر فوراً روانہ ہوا۔ بدربہہ نگر پہنچکر دیکھتا ہے کہ وہان کچھ تیاری کسی قسم کی نہین ہے بڑا متعجب ہوا۔ رات کو دمینتی نے باہک سے خُفیہ ملکر باتین کین تو حال کُھل گیا۔ اوسنے نل سے کہا کہ مہاراج آپنے مجھے بے قصور کیون چھوڑا ذرا ترس نہ کیا۔ نل نے لاجواب ہو کر صرف یہہ کہا کہ تمنے بھی تو اب دوسرے سویمبر کی ٹھہرائی۔ دمینتی نے گلے مین باہین ڈالکر کہا کہ یہہ سب آپ کو بُلانے کی ترکیب تھی۔ غرض یہہ حال راجہ رت برن پر بھی ظاہر ہوا۔ اوسنے نل کی بڑی خوشامد کی اور معافی مانگی کہ مجھکو آپ کا حال معلوم نہ ہوا ورنہ اسطرح سے نر کھتا۔ راجہ رت برن واپس چلا گیا۔ اور نل کو دمینتی کے باپ نے بہت سا سامان اور فوج دیکر روانہ کیا۔ نل ہاتھی گھوڑے۔ اور سپاہ لیکر پھر نکدہ دیش کی طرف چلا۔ اب اوسکے دن پھرے۔ پُشکر سے پھر چوسر کھیلا جسمین اوس کا سارا راج پاٹ جیت گیا۔ پُشکر ڈر سے کانپنے لگا کہ نہ معلوم مجھکو کیا سزا دیگا مگر اِس مہاتما راجہ نے اوس سے کہا کہ تیرا کچھہ قصور نہین میری تقدیر کا قصور ہے۔ اسکا وظیفہ معقول مقرر

کر دیا - اور پھر اپنی رانی اور بچون کے ساتھ آرام سے رہنے لگا۔

Padmavti پدماوتی

یہہ رانی بھی بڑی مشہور پتی برتا ہندوستان مین ہوئی ہے - یہہ جسقدر نیک تھی اوسیقدر بہادر اور عقلمند بھی تھی - اسکا زمانہ ابھی تھوڑے دن ہوے تب تھا ورنہ اجکل کے مہذب مورخ اسکو بھی بتلا دیتے - اسکے کارنامون سے ہندو مسلمان دونون واقف ہین اور اس کا ہر دل عزیز تذکرہ تمام عالمون کے دل مین بڑی عزت اور محبت کے ساتھ جگہ رکھتا ہے - یہہ راجپوت رانیون کی خوبیون کا ایک نمونہ تھی جسکی نظیر تواریخ مین نہین ملتی - یہہ چتوڑ کے راجہ رتن سین کی رانی تھی جسپر دہلی کا بادشاہ علاوالدین خلجی عاشق ہوگیا تھا - مگر یہہ بہادر رانی کیطرح داؤ مین نہ آئی اور چالاکی سے راجا کو بھی قید سے چھڑا لائی —

راجہ رتن سین ۱۳۰۶ع قریب تھا - اسنے لنکا کے راجہ کی لڑکی پدماوت سے شادی کی - ایک روز راجہ نے دربار مین اپنے مشہور مصاحب راگھو سے پوچھا کہ آج کونسی تاریخ ہے اوسنے دوج بتلائی مگر حقیقت مین پروا تھی درباریون نے جو حسد رکھتے تھے راجہ سے شکایت کی کہ مہاراج راگھو نے اج جھوٹ بولا ہے - راجہ نے کہا کہ خیر شام کو دیکھا جاویگا چاند نکلتا ہے یا نہین - راگھو کو بھی معلوم ہونے پر بڑی فکر ہوئی - اوسنے علم کیمیا کے زور سے ایک ایسا گولا بنایا کہ جو شام کے وقت پر آسمان پر اونچا چڑھکر مثل ہلال کے چمکنے لگا - راجہ نے درباریون کو بلا کر کہا کہ دیکھو چاند نکلا ہے - اونہون نے عرض کیا کہ مہاراج یہہ اصلی چاند نہین معلوم ہوتا ہے اگر سوار دوڑائے جاوین تو دو چار کوس پر جانے سے یہہ بالکل نظر نہ آئیگا - فوراً سوارون کو حکم ہوا جنہون نے کئی میل جاکر دیکھا اور لوٹکر جواب دیا کہ وہان بالکل اندھیرا ہے صرف تین میل تک روشنی ہے تب راجہ کو بڑا غصہ آیا اور اوسنے فوراً راگھو کو شہر سے نکل جانے کا حکم دیا - تمام مال اوسکا ضبط کر لیا - پدمنی نے جب سُنا کہ ایسا عالم شہر بدر ہوتا ہے تو از راہ رحم

اپنا کچھ زیور اوسکو دلا بھیجا کہ جس سے گذر کرے۔
راگھو رتن سین کی اس حرکت پر اسقدر ناراض ہوا کہ اسکی بربادی کے درپے ہوا۔ اوسنے ایک ترکیب سوچی کہ رانی کا زیور لیجا کر دہلی کے بادشاہ کو دکھلایا اور پدمنی کے حسن کی بڑی تعریف کی۔ اور بادشاہ کو سمجھا کر چیتور لے آیا۔ راجہ نے بادشاہ کا استقبال کیا اور قلعے مین لے گیا۔ وہان بادشاہ بیٹھا تھا۔ پدمنی بھی شوق سے دیکھنے آئی اور چھت پر کھڑی تھی کہ بادشاہ کو سامنے کے آئینہ مین اوسکی صورت کا عکس نظر آگیا۔ دل وجان سے اوسکا خریدار اور راجہ کے درپے آزار ہوگیا۔ اوسنے دھوکھے سے رتن سین کو قید کرلیا اور دہلی لے گیا۔ راجہ کے عزیزون نے ہرچند لڑائی کی مگر ہار گئے۔ بادشاہ نے پھر رانی کے پاس پیام بھیجا کہ راجہ تو قید سے چھوٹ نہین سکتا۔ اگر تو میرے نکاح مین آنا پسند کرے تو بہتر اور بہت سے لالچ دکھائے۔ مگر رانی نے ایک نہ سُنی دن رات راجہ کے غم مین بیمارسی پڑی رہتی۔ ایک اور راجہ نے ایک کٹنی بھی پیغام لیکر بھیجی اوسکو بھی رانی نے مار کر نکلوادیا۔ جب رانی بہت عرصہ تک فراق مین تڑپتی رہی اور کوئی امید راجہ کے چھوٹنے کی نرہی تب اوسنے لاچار ہو کر راجہ کے عزیز گورا و بادل سے کہا کہ تمہاری بہادری پر لعنت ہو تمہارا راجہ مسلمانون کی قید مین پڑا ہے اور تم یہان آرام سے راج کر رہے ہو اگر ہمت ہے تو اوسکی رہائی کی کوشش کرو اور میدان مین کٹ مرو ورنہ گھر مین بیٹھکر چرخہ کاتو اور مین خود جا کر لڑون گی۔ یہہ سُنکر گورا بادل جوش مین آئے اور بہت سا لشکر لیکر دہلی پر چڑھے پدماوت بھی چودہ ہزار ڈولے ہمراہ لیکر وہان پہنچی دہلی کے دروازہ سے لیکر کئی کوس تک برابر ڈولون کی قطار لگادی۔ اون مین مسلح سپاہی بٹھلادی۔ اخیر ڈولے مین پدماوت خود بیٹھی اور اوسکے پاس دو گھوڑے تیار کھڑے کرلیے پھر رانی نے بادشاہ کے پاس خبر بھیجی کہ خیر مین آپکے یہان رہنے پر راضی ہون

مگر ذرا راجہ کو بھیجدیجئے مین اوس سے آخری دو باتین کرلون - بادشاہ نے فوراً خوشی
مین آکر رتن سین کو چند سپاہیون کے ہمراہ پا بزنجیر شہر سے باہر بھیجدیا - راجہ
ڈولون کے اندر ہی اندر کئی کوس نکلکر اخیر پر پہنچا جہان اوسکی رانی ملی - پھر
دونو گھوڑونپر سوار ہوکر چتوڑ کو بھاگ گئے - سپاہی جو باہر ڈولے کے پاس
کہڑے تھے اونہون نے بہت انتظار کے بعد آواز دی کہ راجہ صاحب نکلیے بہت
دیر ہو گئی - یہہ سنکر ڈولون کے اندر سے بہادر راجپوت سپاہی نکل پڑے
جنہون نے بادشاہی سپاہیون کو کاٹ ڈالا -
بادشاہ کو یہہ سنکر بڑا غصہ آیا - لشکر جرار لیکر نکلا - راجپوت لوگ لڑتے اور
ہٹتے ہوے اپنے وطن کیطرف لوٹے اودہر رتن سین نے چتوڑ پہنچکر راجہ ہریال سے
لڑائی کی جسنے پدمنی کے پاس کٹنی بھیجی تھی اوسکو قتل توکیا مگر آپ بھی ایسا زخمی
ہو گیا کہ دوسرے روز مر گیا - اب بیچاری پدمنی کیا کرسکتی تھی جب خدا کو ہی منظور تھا
کہ وہ اپنے راجہ کے ساتھ آرام سے نرہی - بہت روئی پیٹی - اور آخر کا چتا پر بیٹھکر
اوسکے ساتھ ستی ہو گئی ایسی بہادر اور عقلمند رانی نے محبت کے واسطے اپنی جان
دی - برا ہو اوس کمبخت سنگدل علاؤالدین کا جسنے ایسا دانت رکھا کہ بیچاری کو
خاک مین ملا کر چھوڑا - جب یہان بالکل خاتمہ ہوچکا تب راجپوت لوگ ہار کر قلعہ مین
آگئے اور شاہی لشکر تعاقب مین آیا - بادشاہ نے قلعے مین گھسکر دیکھا تو رانی کی
خاک پائی - اپنا سا منھہ لیکر دہلی کو پھر گیا - اور داغ بدنامی اپنے ذمہ چھوڑ گیا
آپ بھی کسی روز مر گیا ہو گا -

اہلیا بائی

یہہ بھی ہندوستان کی بڑی مشہور رانی ہوئی ہے - اسنے مالوہ مین تیس برس
تک بڑی ہوشیاری اور عدل کے ساتھ حکومت کی جسکی تعریف اجتک زبان زد

ہے - ایک ایک بچہ اوس ملک کا اس مہارانی کے نام سے واقف ہے - اور اسکے حقمین دعا کرتا ہے - اوسکے فیصلے ابتک مقدمات مین بطور نظیر کے پیش کیئے جاتے ہین اسکا زمانہ ۱۷۶۵ء سے شروع ہوا اور پایہ تخت اندور تھا -

یہہ بڑی نیکمزاج تھی - اپنے راج کے ساہوکارون اور کاشتکارون کو بہت خوش رکھتی - ظالم حاکمون کو فوراً سزا دیتی تھی - خود دربار مین بیٹھکر مقدمات فیصل کرتی اور گھوڑے پر سوار ہوکر سیر کیا کرتی - بڑی پارسا تھی - معمولی لباس پہنتی اور بجائے زیور کے ایک مالا اپنے گلے مین رکھتی - دن رات مین بہت کم آرام کرتی - باقی وقت یا تو انتظام ملک یا پوجا پاٹ مین صرف کرتی - اسنے سرحد کے معقول انتظام کیئے دیگر راجاؤن سے صلح رکھی - ملک مین سڑکین نکالین - مدرسے - تالاب - اور شفاخانے بنوائے - تمام ہندو تیرتھون مین مندر بنوا کر خرچ کے واسطے اوسنے گانو لگا دیے - یہہ گو بہت کم پڑھی تھی مگر دانائی اور مدبری مین بڑے ہوشیارون سے سبقت لیگئی - ایک روز ایک پنڈت جی نے ایک کتاب انکو سنائی جسمین اسکی زیادہ تعریف لکھی تھی - اسنے پنڈت جی سے اور کچھہ نہ کہا یہہ کہدیا کہ مین اس قابل نہین ہون - اور اس پستک کو نربدا مین پھینکوا دیا -

یہہ اپنی رعیت کی زیادہ آمدنی دیکھکر اونپر محصول نہ بڑھاتی بلکہ زیادہ خوش ہوتی - اسنے غیر مذہب والون کو بھی خوب راضی رکھا - اسکے ایلچی سب راجا نوابون کے دربار مین حاضر رہتے تھے - نہ باہر سے غنیم کا کھٹکا تھا نہ اندرونی بغاوت کا اندیشہ - ایک مرتبہ رانا چیتور نے چڑھائی کی جس کا رانی نے مقابلہ کیا - غرض ایسے وقت مین جبکہ ہندوستان مین چارون طرف جھگڑے اوٹھ رہے تھے بہادر مرہٹہ رانی نے عرصہ دراز تک بڑے زور کی حکومت کی -

اِس کا خاوند اور بیٹیا تو پہلے ہی چکا [illegible] سے یہہ گدّی پر بیٹھی - اب اسکی لڑکی بھی چھوٹی عمر مین بیوہ ہوگئی تھی اسلیئے ستی ہوگئی - [illegible] سے اسکو بڑا رنج ہوا - اور آخر سنہ ۱۷۹۵ء مین ساٹھ برس کی عمر مین آپ بھی مر گئی -

ملکہ نورجہان

[illegible]

یہہ بڑی مشہور بیگم بادشاہ جہانگیر کی تھی - اسکی زندگی کے انقلابات [illegible] کو دیکھکر اسکی عظمت مین کچھ شک نہین رہتا - یہہ اپنے حسن اور لیاقت کیوجہ سے صرف سلطنت کی ہی مالک نہین بن گئی بلکہ بادشاہ کا دل بھی اب قابو مین کر لیا کہ ایکدم اس سے جُدا نہوتا محل مین ہوتا یا شکار مین حتے کہ دربار تک مین برابر اپنے پاس رکھتا - سکّہ مین بھی اسکا نام شامل ہوگیا اور تمام امور سلطنت مین اسکا حکم چلتا - اور بیشک یہہ بہ نسبت اپنے آرام طلب خاوندکے ہر طرح انتظام سلطنت کی قابلیت زیادہ رکھتی تھی - ہندوستان کی تواریخ مین اس ملکہ نے بڑا حصّہ لیا ہے -

اِس کا باپ مرزا غیاث بیگ ایران کا ایک سردار تھا - گردش زمانہ سے وہ بیچارہ ہندوستان کی طرف آرہا تھا راستہ مین یہہ ہونہار لڑکی پیدا ہوئی - اسکی پرورش اوس قافلہ کے سردار نے کرائی جسکے ساتھ مرزا آرہا تھا - اور اوسی کی سفارش سے مرزا غیاث بیگ اکبر کے دربار مین ملازم ہوگیا نورجہان اپنی مان کے ساتھ محل شاہی مین آیا جایا کرتی تھی - شاہزادہ جہانگیر کی نگاہ مین اسکا نیا جوبن کھٹکنے لگا - ایک روز وہ باغ مین کھیل رہا تھا ہاتھ مین دو کبوتر تھے اوسنے وہ جوڑا نورجہان کے ہاتھ مین دیکر کہا کہ ذرا انکو پکڑنا مین یہہ گلاب کا پھول توڑلون - اوسنے جو پکڑا تو ایک کبوتر اوڑگیا شاہزادہ نے ناراض ہوکر پوچھا کسطرح میرا کبوتر تو نے اوڑا دیا اوسنے بھولے پن سے ہاتھ

اوڑھا کر دو۔ ایک کبوتر بھی چھوڑ دیا کہ حضور اسطرح اوڑ گیا۔ اسی ادا پر شاہزادہ عاشق ہوگیا اور اوسکی گھات مین رہنے لگا۔ جب بادشاہ اکبر کو اِس چھیڑ چھاڑ کا حال معلوم ہوا تو اوسنے براہ انصاف بزرگانہ نورجہان کے باپ کو حکم دیا کہ اسکی شادی کسی اور شخص سے کردو۔ غرض اوسکی شادی شیر افگن خان بنگالہ کے صوبہ دار کے ساتھ ہوگئی۔ جہانگیر کو اوسکا بڑا رنج رہا۔ جب اکبر کی وفات کے بعد جہانگیر تخت نشین ہوا تو اوسنے ایک سردار بنگالہ کو روانہ کیا کہ نورجہان کو طلاق دلوکر لے آوے۔ شیر افگن جب شیر کو پچھاڑ سکتا تھا تو آدمی سے کیا ڈرتا اوسنے بادشاہی حکم کو نہ مانا اور اپنی پیاری بیوی کو چھوڑنا منظور نہ کیا سردار نے اوسکو دھوکے سے بلاکر قتل کر ڈالا اور نورجہان کو دہلی روانہ کیا۔ اسطرح یہہ آخر جہانگیر کے ہاتھ لگی اور زبردستی محلون مین داخل ہوئی۔

جہانگیر بڑا عالیشان بادشاہ تھا۔ اکبر کی ساری عمر کی کمائی اوسکے ہاتھ لگی تھی اب اوس کو سوائے چین کرنے کے اور کوئی کام اپنی زندگی مین کرنیکو باقی نہ تھا۔ پھر نورجہان سی حسین عورت کے ملجانے سے اسمین اور ترقی ہوئی وہ دنرات نشہ شراب مین مخمور اور عشق مین چور رہتا عیش کے سوا کسی بات کا نام نہ لیتا تھا۔ بادشاہ کے دو لڑکے تھے ایک شہریار تھا جسکے ساتھ نورجہان کی پہلی لڑکی بیاہی تھی۔ دوسرا شاہجہان۔ نورجہان نے کوشش کی کہ شہریار وارث تخت کا وارث قرار دیا جاوے اسپر شاہزادہ شاہجہان نے بغاوت کی۔ اسکی طرفداری کابل کے صوبہ دار مہابت خان نے کی۔ ایک روز بادشاہ کو دریاے جہلم کے کنارے اوسنے گرفتار کرلیا۔ اور بہت عرصہ کے بعد چھوڑا۔ غرض ایسے پولٹیکل فسادون کے بعد ۱۶۲۷ع مین بادشاہ جہانگیر مرگیا اور شاہجہان تخت نشین ہوا اب بیچاری نورجہان کی حالت بہت نازک ہوگئی۔ اسیطرح بارہ برس اوس نے تکلیف

اوٹھاکر یہہ مشہور ملکہ بھی اِس جہان سے گذر گئی۔

میڈم بلیوٹسکی Madame Bldvatsky

یہہ زمانہ حال کی بڑی مشہور لیڈی ہین جنہون نے ہندوستان مین اپنی لیاقت کے زور سے ایک عجیب تہلکہ مچا دیا ہے۔

اس نئی روشنی کے زمانہ مین جبکہ سائینس دان تمام پُرانی باتون کو غلط ثابت کرچکے تھے اور ہم کو محض جاہل اور ہماری مذہبی کتابون کو جھوٹی بتلا رہے تھے۔ ہمارے ہندو بھائی خود ہی اپنے بزرگون کا تمسخر کرتے تھے اس بہادر روسی میم کے لکچرون نے دنیا کی آنکھین کھول دین ہمکو اور سبکو معلوم ہوگیا کہ حقیقت کیا ہے۔ گو کہ پادری لوگون نے ہٹ دھرمی سے ہرچند اختلاف کیا مگر سانچ کو آنچ نہین آخر زمانہ مین ظاہر ہو ہی گیا کہ پُرانے زمانہ کے ہندو پارسی وغیرہ جو بڑے صاحب کمال مشہور ہین حقیقت مین بڑے عالم تھے۔ اور ابھی انگریزون کو اون سے بہت کچھ سیکھنا باقی ہے۔ انگریزون کی اسقدر ترقی اونکی گزشتہ تہذیب کے مقابلہ مین بالکل ہیچ ہے۔ جو کام یہہ آجکل نیچرل سائینس سے لیتے ہین وہ اُنہون نے منٹل سائینس سے لیلیئے تھے۔ انہون نے زبانی جمع خرچ سے ہی نہین سمجھایا بلکہ بہت سی کرامات خود کرکے دکھلائی جس سے سبکی تسلی ہوگئی۔ اپنے مذہب مین سبکا اعتقاد مضبوط ہوگیا۔

ملہ بیشک میرا بھی خیال یہہ ہے کہ پُرانے زمانے کے ہندو بڑے عالم اور فلاسفر تھے۔ نیک ہونے مین تو کسیکو کلام نہین۔ اونکے طریقے سب سے بہتر تھے اور جو باتین کہ اونکی نسبت لکھی ہین وہ ہم اپنی کم عقلی کیوجہ سے نہین سمجھ سکتے اسلیئے اون کو بناوٹ یا قصہ بتاتے ہین۔ ورنہ وہ ترقی اور تہذیب کے اعلی درجہ پر پہنچ گئے تھے جہانتک کہ ابھی یورپین لوگ نہین پہنچے ہین۔ اونکا مذہب اور رسم رواج سب باتین ایسی ہین کہ جسقدر آزادانہ تحقیقات کیجاوے اونکی خوبیان ظاہر ہوتی ہین اور جسطرح تمام دنیا کے مذہب سائینس کے خلاف ہین اسیطرح ہندو مذہب بالکل سائینس پر مبنی ہے۔ ابھی جبتک کہ ہم نے بیلون وغیرہ نئی ایجادون کو نہ سنا تھا ہم۔ بِوان وغیرہ کو جھوٹ سمجھتے تھے مگر اب قائل ہوگئے۔ (مگر بیچارے انگریز بھی کیا کرین۔ ہندون نے اپنے مذہب۔ طریقون۔ اور کتابون کو ایسا گڑبڑ کر دیا ہے کہ تمیز کرنا مشکل ہی) عیسائیون نے آجکل یہہ پیشہ اختیار کرلیا ہی کہ خواہ مخواہ لوگون کو یہکا عیسائی کرتے ہین۔ وہ جانتے تو ہین کہ انکا مذہب اور مذہبون سے بہی زیادہ بچھڑے ہے مگر پیٹ کے واسطے لڑتے ہین۔

ہندوستان کے نوجوان انگریزی تعلیم پاکر اپنے مذہب سے متنفر ہوجاتے اور عیسائیت کی طرف جھکتے تھے۔ اور بہت سے آزاد منش جب عیسائیت مین بھی وہی لغویت پاتے تھے تو دہریہ (ناستک) ہوجاتے تھے۔ ایسی حالت ملک اور قوام کیواسطے نہایت مضر تھی مگر اسی زمانہ مین سوامی دیانند سرسوتی اور میم صاحبہ موصوف کی کوشش سے اُن لوگونمین ایک نیا روحانی جوش پیدا ہوا۔ جا بجا سوسیٹیان قایم ہوگئین اور ہندو مذہب کی ایک معقول حفاظت ہوگئی۔ اس سے زیادہ اور کیا احسان ہندوستان پر ہوسکتا ہے۔

آپ ملک روس کے جنوبی حصہ مین ۱۸۳۱ع مین پیدا ہوئین۔ آپکا باپ ایک فوجی افسر تھا بچپن مین آپ بڑی مریض رہتی تھین اور جن کا سایہ آپ پر خیال کیا جاتا تھا۔ ۱۷ سال کی عمر مین آپ کی شادی امریکہ کے ایک گورنر (صوبہ دار) کے ساتھ ہوئی جکی عمر ساٹھ سال کی تھی۔ آپ کو یہہ عقد پسند نہ آیا اسلئے جدائی کی۔ اور سیاحی پر کمر باندھی۔ بہت عرصہ تک اپنے تبت مین رہکر مہاتماؤن سے یوگ ابھیاس سیکھا اور شکست دیا۔ (مسمریزم) مین بڑا کمال حاصل کیا۔ ۱۸۷۲ع مین آپ مصر مین جاکر رہین جہان آپنے بہت سے کرشمے دکھلائے پھر وہان سے روس کو گئین۔ اور پھر امریکہ کو واپس چلی آئین یہان آپ نے ایک اور دو گر کے ساتھ بہت سے عجائبات لوگون کو دکھلائے۔ ۱۸۷۵ع مین کرنل الکاٹ بھی آپ کے شاگرد ہوگئے جنکی سرپرستی سے وہان ایک سوسایٹی کی بنیاد پڑی جس کا نام تھیوصوفیکل سوسیٹی رکھا گیا۔ پادریون کی مخالفت سے وہان آپ کو کامیابی نہوئی اسلئے آپنے ہندوستان کی تیاری کی۔ ۱۸۷۹ع مین آپ معہ کرنل الکاٹ اور چند دیگر صاحبان کے بمبئی مین اوتریں۔ اور بود و باش اختیار کی۔ اوس زمانہ مین چونکہ روس کی طرف سے اندیشہ تھا اسلئے خفیہ پولس نے کیقدر مزاحمت کی مگر جب معلوم ہوا کہ آپ کو پولٹیکل کارروائیون سے

کچھ سروکار نہین تو وہ وقت رفع ہوگئی۔ آپ نے مع کرنل الکاٹ کے بہت سے بڑے بڑے شہرون مین جاکر لکچر دیے۔ کرشمے دکھائے۔ بمبی۔ کلکتہ۔ مدراس وغیرہ مقامات مین سوسٹیان قایم ہوگئین۔ روزمرّہ نئے نئے ممبر بھرتی ہونے لگے اور ہزارون روپیہ فیس کا آنے لگا۔ پھر بڑی بڑی ضخیم کتابین اور اخبارات چھپنے شروع ہوئے۔ جابجا جلسے ہونے لگے تمام انگریزی تعلیم یافتہ اسطرف متوجہ ہوے اور تھوڑے عرصہ مین جہان دیکھو وہان ٹیبل ٹرن پلانچیٹ اور مسمریزم کا ذکر ہونے لگا۔ ہندو۔ پارسی۔ انگریز اور مسلمان سب لوگ بلالحاظ رنگ قوم کے اسمین شامل ہوئے۔

آپ مذہب بودھ کے قائل تھین۔ گوشت نہین کھاتی تھین۔ آپنے جو کرشمات دکھائے اون مین سے چند یہہ ہین۔

گمشدہ زیور کا ملجانا کئی سال بعد۔ جنگل مین پیالیان وچرٹ وغیرہ منگانا۔ ٹوٹی طشتری ثابت کرنا۔

مُردون کی روح سے باتین کرانا اور شکل دکھانا۔ ہوا کے ذریعہ سے خطوط کا جواب منگانا وغیرہ۔ ہندوستان لنکا اور امریکہ مین بہت سے لوگ دل سے آپکے معتقد ہین۔ مسز بسنٹ مشہور وفاضل لکچرر لیڈی لنڈن کی آپ کی ہی شاگرد ہین۔

P. Ramabai — پنڈتہ رامابائی

یہہ ایک بڑی مشہور پنڈتہ عورت ہین۔ انہون نے انگریزی اور سنسکرت کی عمدہ تعلیم پائی ہے اور یہہ ہندوستان کی معصوم عورتون کو تکلیف سے بچانے کے واسطے بڑی کوشش کر رہے ہین۔ انکا قول ہے کہ مستورات کو ضرور پڑھانا چاہیئے اور چھوٹی عمر مین شادی نہ کرنا چاہیئے۔[1]

[1] حقیقت مین ہندوستانیون کو سب کام چھوڑ کر پہلے دو باتون کا انتظام کرنا چاہیئے اول بیوہ عورتون کا دوم خیرات کا بڑے عظیم نقصان ہم کو ان کی بدولت ہورہے ہین۔ جنکی تشریح کے واسطے علیحدہ رسالے لکھے جاوینگے۔ بڑے سنگدل ہین وہ لوگ جنکے گھر مین رانڈ بہو بیٹیان بیٹھی ہین اور وہ چین سے بیٹھے ہین۔ مین تو ان بیواؤن کے غم مین جلتا رہتا ہون۔

انت شاستری ایک کھتی پنڈت تھا۔ یہہ بڑا غریب اور تعلیم نسوان کا بڑا معاون تھا۔ اسکے گھر ۱۸۵۸ء مین یہہ پیدا ہوئی۔ بچپن مین اپنے والدین سے زبانی تعلیم پائی۔ غریبی کیوجہ سے انکو اپنا وطن چھوڑنا پڑا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ماباپ دونون مرگئے اور ایک بھائی اسکی حفاظت کے واسطے بچ رہا۔ یہہ بیچارے دیس بدیس گھومتے پہرتے اور لوگون کو تعلیم نسوان کا اُپدیش کیا کرتے اسطرح جو کچھ ملجاتا اوسپر گذارا کرتے۔ ایک مرتبہ یہہ کلکتہ مین پہنچے وہان بہت سے پنڈتون کے سامنے جو انہون نے لکچر دیے تو انکی لیاقت کا بڑا چرچا پھیلا۔ اسی عرصہ مین اسکا بھائی بھی مرگیا اور اس بیچاری کو اکیلی چھوڑ گیا۔ وہان کے ایک بنگالی بابو نے جو بڑا معزز وکیل تھا اس سے شادی کرلی مگر ڈیڑھ سال کے بعد اوسکا بھی انتقال ہوگیا۔ اب درحقیقت بیچاری راما بائی بڑی نازک حالت مین ہوگئی۔ یہہ مصیبت کچھ کم نہین تھی۔ ایسی متواتر آفتون نے راما بائی کو بڑی مستقل اور نڈر بنا دیا۔ اسنے پھر اپنا وہی پیشہ اختیار کیا۔ عورتون کی حمایت پر کمر باندھی جنکی بیکسی کی حالت سے یہہ خود واقف تھی۔ پونا مین آریہ مہلا سماج کی بنیاد ڈالی اور صوبہ بمبئی مین جابجا اوسکی ساخین قایم کین۔ پھر خود تعلیم پانے کے واسطے ۱۸۸۳ء انگلستان کو گئے جہان ایک عورتون کی مذہبی سوسیٹی نے اسکو اپنے خرچ سے پڑھایا اور عیسائی بنا لیا۔ وہان کی ایک زنانہ کالج مین سنسکرت زبان کے پروفیسر بھی مقرر ہوگئی۔ پھر ۱۸۸۶ء مین امریکہ کو روانہ ہوئی۔ پھر وہان سے ہندوستان کو واپس آئی جہان آکر زنانہ مدرسہ جاری کیا

مسیز بسنٹ *Mrs Besant*

اینی بائی۔ یہہ بڑی مشہور عالم اور فصیح لکچرر لیڈی انگلستان سے ۸سال اس ملک مین آئی ہین اور شہر بشہر گھومتی ہوئی ہندو مذہب کی فضیلت پر لکچر دیتی ہین۔ انکی لیاقت کا زمانہ قایل ہے اور طرز بیان انکا حیرت انگیز ہے بڑے بڑے عالم ہندؤن کے جلسون مین انہون نے لکچر دیکر تعریف اور شہرت حاصل کی ہے۔ آج کل ہر ایک اخبار مین انکا ذکر چھپتا ہے

اور انکے خیالات کی بڑی دھوم مچ رہی ہے۔ متعصب پادری جب انکے مقابلہ مین گفتگو نہین کرسکتے تو اوالزام انپر لگاتے ہین مگر انسے کیا ہوسکتا ہے۔ ہر شہر کے بڑی بڑی معزز لوگ جلسون مین شامل ہوکر انکی گفتگو سنتے ہین۔ انکا عقیدہ ہے کہ ہندو مذہب بڑا معقول اور درست ہے۔ یہہ انگریزی تہذیب کے اندرونی کیفیت سے واقف ہین اسلئے اوس سے نفرت رکھتی ہین اور اوسکے مخفی اسرار کوافشا کرتی ہین۔ پھر ہندوستان کی رسمون کی خوبیون کو بڑی دانائی کے ساتھ مغرب والون پر ظاہر کرتی ہین۔ انکا طرز خورا و پوشاک بالکل ہندوانہ ہے۔ اور یہہ ہندوؤن سے کہتی ہین کہ تم اپنے مذہب پر قایم رہو اور مطلبی عیسائیون کی باتون مین نہ آؤ۔

یہہ ۱۸۴۷ء مین پیدا ہوئی ہین۔ باپ کے مرجانے سے انکا خاندان غریب ہوگیا اسلئے انکو ایک اولدار لیڈی نے پڑھایا۔ یہہ بڑی ذہین اور ہوشیار تھین ہر مسئلہ پر لوگون سے بحث کیا کرتین۔ فرانسیسی اور جرمنی زبان بھی انہون نے پڑھی۔ اور موسیقی کا انکو بڑا شوق تھا۔ بیس سال کی عمر مین انہون نے ایک پادری کے ساتھ شادی کی اور خیال کیا کہ اسطرح کچھ زیادہ روحانی لیاقت حاصل ہوگی۔ اسی زمانہ مین آپنے نامہ نگاری شروع کردی عیسائیون کے اصولون سے آپ کی تشفی نہوئی دلمین طرح طرح کے سوالات پیدا ہونے لگے اور اعتقاد جاتا رہا۔ اسیواسطے اپنے پادری صاحب سے علیحدگی اختیار کی اور گرجا وغیرہ مین جانا چھوڑا۔ آپ نے ایک چھوٹی سی کتاب بھی مذہب عیسوی کے خلاف لکھی۔ اور پھر بیس سال تک اور بہت سی مضامین ایسے لکھے جنمین عیسائیون کے مذہب کو نہایت خراب ثابت کیا۔ ۱۸۷۴ء مین انہون نے مسٹر بریڈلا[1] کی ایک کتاب پڑھی جو بہت پسند آئی اسلئے انہون نے صاحب موصوف سی ملاقات کی اور ہمیشہ صحبت رکھی اسوقت یہہ بالکل ناستک خیالات رکھتی تھین اور بڑے زور کے مضامین ...

[1] مشہور عالم و ناستک انگریز جواب فوت ہوگئے ہین انہون نے بائبل اور مذہب عیسوی کی خرابی قلعی کھولی ہے۔

اسی بحث پر لکھتے رہین۔ یہہ درحقیقت ازاد خیال منصف اور متلاشی حق تھین۔ انہون نے اپنے ابائی مذہب عیسوی مین جب سراپا لغویات دیکھین تو اون کو ناستک ہونا پڑا کیونکہ اونکو اور کسی مذہب کا خیال بھی نہ تھا۔ مگر جب اتفاق سے میڈم بلیوطسکی سے انکی ملاقات ہوئی جسنے ایشیائی مذہبون اور فلاسفیون سے اِن کو اگاہ کیا تو انکا پورا اطمینان ہوگیا اور ۱۸۸۹ء مین یہہ اوسکی شاگرد ہوئین پھر انہون نے مشرقی علوم کی کتابون کو خوب پڑھا جس سے انکا اعتقاد ہندوستان کی گذشتہ علمیت کی نسبت اور مستحکم ہوگیا اور ان کو شوق ساس پوتر بھومی کے دیکھنے کا ہوا جو آخر یہانتک کھینچ لایا اور ہم کو بھی ایسی نیک اور عالم دیوی کے درشن کرادئے اب یہہ جابجا سیر کرتی اور لکچر دیتی پھرتی ہین۔ دھوتی پہنتی ہین اور گوشت نہین کھاتین۔ برت رکھتی ہین گنگا اشنان کرتی ہین اور برہمن کے ہاتھ کا کھانا کھاتی ہین لوگ اپنے اپنے خیالات کے موافق کوئی تعریف کرتے ہین اور کوئی برائی۔ ہم کو ان کے ساتھ بڑی ہمدردی ہے کیونکہ ہندوؤن کو ایک ایسے عالم کی ہی ضرورت ہے جو فصیح لکچرر ہو اور مغربی تہذیب کے اندرونی حالات سے واقف ہو جو پادریون اور متعصب مصنفون کو دندان شکن جواب دیسکے جو ہماری خوبیان اور اون کی غلطیان بخوبی اون کے ذہن نشین کردے۔ ورنہ اس روشنی کے زمانہ مین کیسا اندھیر ہے کہ پادری لوگ اپنے مذہب کو اور اپنی قوم کو اپ رنگ رنگ کر دکھاوین اور ہمارے مذہب کی ایسی ہنسی کرین (اس بحث کا یہان نہ موقع ہے نہ گنجایش دیکھو جوہر تحقیقات وجوہر ہند)

کشن کماری Kishan Kumari

یہہ بڑی جیا تمالڑکی رانا اودے پور کی تھی۔ ۱۷۹۲ء مین پیدا ہوئی۔ نہایت حسین و نیک تھی۔ اسکے ساتھ شادی کرنے کے واسطے جودھپور اور جے پور کے

دو راجے باہم جھگڑا کرنے لگے اور اپنی اپنی فوج لیکر اودے پور پر چڑھے اور راج کو اپنی لوٹ مار سے تنگ کر ڈالا۔ کسی طرح سے اسکا علاج ممکن نہ تھا اسلیئے یہہ صلاح ٹھیری کہ اس معصوم نوجوان لڑکی کو مار کر بناء مخاصمت ہی دور کر دیجاوے۔ مگر اس ظالمانہ حرکت کے واسطے کوئی جلاد تیار نہ ہوا۔ محل مین بڑا سوگ پڑ گیا اور لوگون کے رُخ بدل گئے۔ لڑکی نے اس بات کو سُن پایا کہ یہہ سب انتظام میرے واسطے ہے۔

اسنے نہایت استقلال سے کہا کہ تم کیون تکلیف کرتے ہو۔ لاو زہر کا پیالا مجھکو دو جسکو پیکر مر جاؤن۔ مین بہت رضی ہون اگر مجھ کمبخت ایک کے مرجانے سے تم سبکو آرام رہے۔ جب زہر کا پیالا لایا گیا اوسنے نہایت خوشی سے ہاتھ مین لے لیا اور بیخوف سارا پی لیا۔ مگر وہ کارگر نہوا تب ایک پیالا اور منگایا گیا وہ بھی پی لیا۔ اوسکے بعد ایک اور پیا۔ اور مسکرا کر کہنے لگی کہ میری جان بڑی بے حیا ہے جو ابتک نہین نکلی۔ اسطرح اس بہادر راج کُماری کا خاتمہ ہوا۔

شاباش دیوی تو بیشک آریہ پتری ہے۔ تو نے توسقراط حکیم کو بھی مات کر دیا۔ آجتک دُنیا مین جتنے شہید ہوے ہین سب اپنے فعل کے واسطے۔ تو نے اپنی جان کو خوشی سے اورون کے لئے گنوایا۔ تو تو بے گناہ اور پوترا تما تھی۔ اُن ناعاقبت اندیش موذیون کو تجھپر ذرا بھی رحم نہ آیا۔ ہمارے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین۔ ایسے دردناک واقعہ کا کسی تواریخ مین پتا نہین لگتا۔ درحقیقت ہندوستان کی عورتین بڑی نیک لایق اور بہادر ہوتی تھین۔ جب سے مسلمانون کا سایہ پڑا تب ہی ساری خرابیان پیدا ہوئین۔ ہندوستان کی تواریخ مین ایسی ایک نہین صدہا مثالین ملین گی جنمین ہندو عورتون کے تعلیم یافتہ ہونے۔ میدان مین جنگ کرنے۔ راج کرنے۔ وغیرہ کا

ف جھانسی کی رانی لکشمی بائی اپنے حق کے واسطے انگریزون کے مقابلہ مین تلوار کھینچکر لڑی۔ رانی جندہ پنجاب کے مشہور راجہ رنجیت سنگھ کی رانی بھی جو بہادری اور سپہ سالاری مین اپنے راجہ کے موافق تھی۔ پنجاب بھی عالمین نمونی ہے اوسکی بھول نہین کیا غرض [illegible] بیان کیا جاوے (دیکھو شری کاشی ناتھ کھتری کی کتاب)

ذکر ہو۔ اپنے خاوند کے ساتھ ستی ہونا تو یہان ایک عام بات تھی مسلمان لوگ جب کسی قلعہ کو فتح کرتے تو وہان کی عورتین اپنی عزت بچانے کے لئے خوشی سے آگ مین جلجاتی تھین۔ اس ہمت اور بہادری کے سامنے عیسائی شہیدون کی وارداتین کیا وقعت رکھتی ہین جنپر یورپ والے اسقدر نازان ہین۔

میرا ارادہ تھا کہ اس فصل مین چند غیر ملکون کی مشہور عورتون (کلیوپیٹرا۔ لوشیا۔ کونیلیا پراسکا۔ جوان آف آرک۔ وغیرہ) کے حالات لکھون مگر یہہ بعید از انصاف معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی بہت سی زیادہ لایق عورتون کے حالات چھوڑ کر انکو جگہ دیجاوے۔

مہارانی سورنمئی M. SOR NO MRY C.I

یہہ قاسم بازار ملک بنگال کی بڑی مشہور منتظم اور فیاض رانی ہین۔ انکا خاندان سرکار انگریزی کا ہمیشہ سے بڑا خیر خواہ رہا ہے۔ آپ بہت بڑے علاقہ کی مالک ہین اور اوسکا نہایت خوبی سے انتظام کرتی ہین۔ جس بے نظیر لیاقت اور ازادی کے ساتھ آپ غریبون کی مدد اور داد دہش فرماتی ہین وہ مشہور اور قابل تعریف ہے۔ کوئی کام رفاہ عام کا ہو خواہ آپکے علاقہ مین ہو یا اوس سے باہر آپ فوراً اوسکی دستگیری اور مدد کو تیار ہو جاتی ہین۔ کوئی غریب آپکے دروازہ سے مایوس نہین پھرتا۔ سرکار کی طرف سے آپکو سی آئی کا خطاب ملا ہوا ہے۔

آپ ۱۸۲۳ء مین پیدا ہوئی تھین۔ ۱۸۴۷ء آپ کے خاوند کے انتقال ہو جانے سے انتظام ریاست کا بار آپکے اوپر پڑا۔ ۱۸۷۱ء مین ایک دربار مین کمشنر صاحب نے آپ کو خطاب تمغہ اور خلعت عطا کی۔

اسپنے کئی لاکھ روپیہ مختلف چندون مین دیا ہے جسمین مدرسون۔ شفاخانون تعمیرات محتاجون۔ اور سرکاری کامون کے عطیے شامل ہین۔ تفصیل گنجایش نہین۔

لیڈی ڈفرن Lady Dufferin

ان کو کون نہین جانتا کہ ہمارے سابق ویسرائے لارڈ ڈفرن کی معزز بیوی ہین - جو احسان انہون نے ہمارے اوپر کیا ہے وہ بیان سے باہر ہے - ایسی نیک اور رحیم لیڈی بیشک اسی قابل تھین کہ ہمارے طبقہ مستورات کی وایسرائے بنتین - ہندوستانیون کے دلپر آپ کی محبت کا نقش ہو گیا ہے جو کبھی مٹ نہین سکتا - آپ نے ہندوستانیون کے طریق پردہ کو دیکھکر اسبات کی ضرورت سمجھی کہ جسطرح مردون کے واسطے مرد ڈاکٹر ہوتے ہین اوسیطرح پردہ نشین شریف عورتون کے علاج کے واسطے بھی تعلیم یافتہ عورتین ڈاکٹر پیدا کیجاوین - جو اونکی اندرونی بیماریون کو خوب سمجھ سکین اور علاج کرکے اونکو تکلیف سے بچاوین نہ معلوم جبتک یہہ قاعدہ نہ چلا تھا تو بیچاری شریف عورتین کسطرح گھٹ گھٹ کر مر جاتی ہونگی اور اپنے مرض کا حال نہ خود جانتی ہونگی - جاہل دائیون کو اسقدر سمجھنے کی لیاقت کہان تھی -

آپ کی کوشش سے اب ہند مین جابجا زنانے شفا خانے کھل گئے ہین اور بڑے جوش کے ساتھ یہہ کارروائی چلائی جاتی ہے - لاکھون مریضون کے علاج ہوتے ہین - اور علاوہ ازین ایک بڑا فائدہ یہہ ہوا کہ بہت سی لڑکیان تعلیم پاکر روزگار سے لگجاتی ہین - اگر ایسے بڑے بڑے افسرون کی توجہ اس کار خیر کی طرف نہوتی تو یہہ ہندوستانی ایک پیسہ بھی اس مدّمین صرف نکرتے یہہ تو تیرتھ پنڈون کے ہی داؤمین آتے ہین -

اسبات کی شروع مین تحریک پنّا کی مہارانی نے کی تھی وہ سخت بیمار تھین اور مرد ڈاکٹر سے علاج نہ کراسکتی تھین اسلئے بڑی تنگ تھین - آخر لکھنؤ سے ایک میم صاحبہ بلائین جنہون نے علاج کرکے آرام کردیا - اونہین کی معرفت رانی صاحبہ نے یہہ پیغام ملکہ معظمہ کی خدمتمین بھیجا - اوسکے بعد لیڈی ڈفرن صاحبہ نے ہندوستانمین تشریف لاکر اوسکو جاری

فصل ۶

فلاسفر و موجد وغیرہ

فیثاغورث Pythagoras

یہہ تمام حکماء یونان کا اوستاد سمجھا جاتا ہے۔ اسنے سب سے پہلے فلسفہ کی بنیاد ڈالی تھی اسکا زمانہ حضرت عیسیٰ سے ساڑھے پانچسو برس پیشتر تھا۔ اسنے ہندوستان مین آکر فلاسفی (برہم گیان) کی تعلیم پائی پھر اوسکو مغرب مین جاکر رواج دیا۔ ہندوؤن کی کتابون مین اسکا نام یوناچارج لکھا ہوا ہے۔

یہہ جزیرہ ساموس مین ۵۸۶ ق م ہوا اسکا باپ پتھر کن تھا۔ شروع مین اسنے طالیث کی شاگردی کی۔ اوسکے بعد سیاحی کی۔ مصر۔ ہندوستان۔ ایران وغیرہ کی خوب سیر کی۔ پھر وطن کو لوٹا بعد اٹلی مین آباد ہوا وہان اسنے ایک سماج قایم کیا جسمین ۳۰۰ بڑے بڑے معزز لوگ شامل تھے۔ یہہ سماج مین جسکو داخل کرتا پہلے قیافہ سے اوسکی شناخت کرلیتا اور دو سال تک یہہ امتحان لیتا کہ اوسکا مزاج کیسا ہے۔ داخل ہوجانیکے بعد بھی دو قسم کی تعلیم اپنے شاگردون کو دیتا ایک اعلیٰ دوسری ادنیٰ۔ باہر کے لوگون کو سماج کی اندرونی کیفیت کچھ نہ معلوم ہوتی تھی سب ممبر باہم قول قرار کے پابند تھے۔ اسلیئے یہہ سماج بڑا زبردست ہوگیا۔

اسکا طرز تعلیم اور اسکے مذہبی خیالات بالکل ہندوؤن کے سے تھے۔ یہہ کسی قسم کا گوشت نہ کھاتا تھا۔ تناسخ کا قائل تھا اور اپنے پہلے جنمون کا حال بھی اسکو یاد تھا۔ یوگ بھیاس

ئلہ اسپر تو آپ چونک پڑین گے۔ مگر مین آپکی زندہ مثالون کا پتہ دیتا ہون جنکے حالات اخبارات مین بڑی حیرت کے ساتھ حال مین مشتہر ہوے ہین۔ اور جو نہایت معتبر ثابت ہوئے ہین۔ (۱) تھگدرہ محلہ گوالی ٹولہ ایک ہندو کا لڑکا ۳ سال کا کہنے لگا کہ مجھکو میرے گھر تلہ پہنچا دو میرا گھر ہے یہان طبیعت نہین لگتی۔ جب نے بچہ پاگل سمجھا۔ دس برس کا ہوکر وہ خود بھاگ گیا۔ تلاش کرنے سے اوسی جگہ ملا۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ ایک خاندان کا مالک ۱۰ برس پہلے مرگیا تھا اوسی جگہ یہہ لڑکا پیدا ہوا تھا۔ اسنے وہان کے اندرونی حالات سب بتلائے۔ اب انیس برس کا زندہ ہے (۲) ایک لڑکا ۳ برس کا اسوقت اور موجود ہے جو قوم کا ہندو ہے وہ اپنا پچھلے جنم کا گھر بتلاتا ہے۔ اور پرانا قرضہ لوگون پر بتلاتا ہے جسکو سب نے تسلیم کیا ہے

نیک زندگی بسر کرتا تھا اور عبادت کو ضروری نہ سمجھتا تھا - یہہ جیسا بڑا فلاسفر تھا ویسا ہی بڑا عالم موسیقی نجوم اور ہندسہ کا تھا اسنے بہت سی ایجادین ان علوم مین کین اور اقلیدس کی ۴۷ شکل اسنے ایجاد کی تھی - اسکی موت کا حال معلوم نہین -

Anaxagoras. انکساغورث

یہہ بڑا مشہور فلاسفر (حکیم) یونان کا ہوا ہے سقراط اسی کا شاگرد تھا - یہہ بڑے عالیشان [illegible] مین [illegible] پیدا ہوا - اپنا تمام مال متاع رشتہ دارون کو دیکر اسنے فلاسفی پڑھی - ۲۰ برس کی عمر مین اتھینس مین جاکر مدرسہ کھولا - لوگون نے اسکو مورتی کھنڈن کا مجرم قرار دیکر جلاوطن کرادیا - یہہ لمپساکس مین ۷۳ سال کی عمر مین مرگیا -

یہہ کہتا تھا کہ یونانیون نے مجھکو نکال کر اپنا نقصان کیا نہ کہ میرا - مرتے وقت حاکم نے اس سے پوچھا کہ تجہیز و تکفین کیسی چاہتا ہے بولا کہ مدرسہ کے طالبعلمون کو چھٹی دیدیجاوے اور کچھ نہین - اسکا قول تھا کہ قدرت اور مادہ ازلی ہین اور بیشمار باریک ذرون سے ملکر دنیا بنی ہے -

Socrates. سقراط

بہت بڑا حکیم یونان کا ہوا ہے - اسنے خود نیک زندگانی بسر نہین کی بلکہ نیکی کی تعلیم بہت کوشش سے کی - یہہ جابجا بڑون کے بچون کو تعلیم دیتا اور طریقہ اس کا یہہ تھا کہ سوال جواب کرتا ہوا شاگرد کے منہ سے ہر ایک بات کو ثابت کرا لیتا - اسکا قول تھا کہ ہمکو نفس حقیقی برے کامون سے روکتا ہے اسلئے اوسکے موافق ہمیشہ کرنا چاہیئے - یہہ تناسخ کا قائل تھا - کبھی کسیکو تکلیف نہ پہنچاتا اور سب کی مدد کرتا تھا -

یہہ ایک سنگتراش کا لڑکا تھا بچپن مین اسنے ابائی پیشہ کیا مگر باپ کے مرجانے پر تحصیل علم مین مشغول ہوا اور چند فلاسفرون کی شاگردی مین رہا - کچھ عرصہ تک فوج مین بھی

نوکری کی - کئی لڑائیون مین بڑی بہادری دکھلائی - ایک مرتبہ زنوفن مشہور شاعر جو زخمی پڑا تھا یہہ اوسکو سر پر اوٹھا کر لڑتا بھڑتا سلامت لے آیا لڑائی کے وقت سپاہی رہتا اور امن کیحالت مین پڑھتا پڑھاتا -

یہہ بڑا بدصورت تھا - اسکی عورت بڑی بدمزاج تھی مگر یہہ اوسکی سب باتین کان پر سے اوڑا دیتا اور کبھی یہہ نہ کہتا کہ تیرے منہ مین کے دانت ہین - یہہ بڑا راستباز تھا اور بیجا خوشامد نکرتا تھا -

ارکانونے اسپر الزام لگایا کہ یہہ مورتیون کی بیعزتی کرتا اور بچون کو بہکاتا ہے بچون پنچون نے اس کا مقدمہ کیا - اسنے صاف کہا کہ مین خدا کے حکم کی تعمیل کرونگا تمہارے حکم کی پرواہ نہین کرتا - تم جو چاہو سو کرو اسلئے اوسکو سزائے موت کا حکم ہوا - ایک مہینہ تک یہہ قید رہا اور اپنے شاگردون کو تعلیم دیتا رہا - آخر ایک روز جلاد ایک پیالا زہر کا بھرا ہوا اسکے واسطے لایا جسکو اسنے خوشی سے ایک پی لیا اور شاگردون کو سمجھاتا ہوا سوگیا - افلاطون اسکا شاگرد اس واقعہ کو دیکھکر روتا رہا اور آخر تک سوالات پوچھتا رہا -

افلاطون Plato

اسکو کون نہین جانتا کہ بڑا فلاسفر یونان کا ہوا ہے - یہہ ایتھینس کے ایک عالی خاندان مین سنہ ۴۲۷ ق م پیدا ہوا اسنے اعلی تعلیم پائی شروع سے ہی اپنی لیاقت شاعری مین دکھائی - جب ۲۰ سالکی عمر سقراط سے ملاقات ہوئی تو یہہ فلاسفی کی طرف رجوع ہوا - اپنی تمام شاعری کی کتابون کو اسنے آگ مین پھینکدیا - طبیعت مین جولانی تھی ہی تھوڑے عرصہ مین فلسفہ کا اوستاد ہوگیا - سقراط کی شاگردی مین یہہ عرصہ تک رہا اوسکی موت کے بعد یہہ یونان سے نکلکر اور ملکون مین پھرتا رہا اٹلی مین جاکر فیثاغورث کے فلسفہ کی تعلیم پائی - پھر اسنے چالیس برسکی عمر مین اپنے

آکر ایک مدرسہ بنام اکاڈمی جاری کیا یہہ ۸۲ سال کی عمر مین مرگیا۔ اسکی شادی نہین ہوئی تھی۔ اسنے بہت سی کتابین لکھی ہین جنمین فیڈو نہایت مشہور ہے۔

ارسطو Aristotle

یہہ بڑا مشہور فلاسفر سکندر اعظم شاہ یونان کا وزیر و استاد تھا۔ ۳۸۴ ق م مین پیدا ہوا خاندان اسکا طبیب تھا۔ بچپن مین ماں باپ مرگئے اسلئے ایک مالدار شخص نے اسکو پڑھایا بالغ ہوجانے پر یہہ سٹجیرا سے چلکر ایتھینس مین آیا اور فلاطون کی شاگردی مین عرصہ تک رہا۔ اوسکی موت کے بعد وہان سے چلدیا ۳۴۲ ق م بادشاہ فیلقوس نے اسکو بلایا کہ شہزادہ سکندر کو پڑھاوے۔ تین سال تک اوسنے تعلیم دی۔ سکندر اعظم کی وفات کے بعد لوگون نے اسکا بھی سقراط کا سا حال کرنا چاہا اسلئے اسکو بھاگنا پڑا۔ ۶۲ سال کی عمر دائمی قبض کی بیماری سے مرگیا۔

اسنے ہر علم پر بڑے بڑے رسالے لکھے ہین۔ خاصکر انتظام ملکی۔ فلاسفی۔ اور علم حیوانات کی نہایت بسیط او معتبر کتابین اسکی تصنیفات سے ہم کو ملتی ہین۔ یہہ جیسا بڑا عالم تھا ویسا ہی مدبّر اور منتظم تھا۔ سکندر اعظم کے عروج کے اسباب اوسکی لیاقت اور اقبال ہی نہ تھے بلکہ اسکی تعلیم اور مشورہ کا بھی بڑا اثر تھا۔

دیوجانس Diogenes the Cynic

یہہ بڑا مشہور حکیم بھی سکندر اعظم کے وقت مین ہوا تھا۔ یہہ کسی سے کچھ سروکار نرکھتا تھا اور بہت ریاضت اور تقوی کی زندگی لبسر کرتا تھا۔ جب سکندر تخت نشین ہوا تو سب عالم و فلاسفر اوسکو مبارکباد دینے کو حاضر ہوئے مگر اسنے کچھ ہوا نکی سکندر۔ اس بات کو سنکر نہایت متعجب ہوا اور اس حیا تما کے درشن کرنے کو خود اوسکے مکان پر گیا۔ دیکھا تو یہہ تنگ دھڑنگا خاک مین لیٹا پڑا ہے اور دھوپ لے رہا ہے۔ سکندر نے پاس جاکر ڈنڈوت کی اور پوچھا کہ کچھ مانگنا ہو تو مانگ لیوے

اوسنے جواب دیا کہ اوسکو کسی چیز کی ضرورت ہی نہین تھی مانگتا کیا۔ سکندر نے اصرار کیا کہ ایسا موقع پھر نہ ملے گا کچھ ضرور مانگ لو۔ اوسنے کہا کہ خیر مین یہہ مانگتا ہون کہ تو میرے سامنے سے ہٹ جا اور مجھے دھوپ کھانے دے۔ شاباش بہادر اس سے زیادہ استغنا کیا ہو سکتا ہے اور نفس کشی کی حد بھی ختم ہے۔

یہہ بڑا چڑچڑا تھا۔ اول تو کسی سے بات ہی نکرتا تھا اور بولتا بھی تو ناراض ہوکر۔ اسلئے اسکا نام کلبی یعنے کتے کیطرح ٹانگ لینے والا پڑ گیا تھا۔ کبھی رات کو پکارتا کہتا کے کوئی آدمی نہین ہے۔ لوگ سمجھتے کہ اسکو کچھہ ضرورت ہے اسلئے دوڑے آتے۔ یہہ اونمین سونٹے لگاتا کہ چلے جاؤ تم آدمی نہین ہو تم تو نفس پرست حیوان ہو۔

اپیقورث Epicurus

یہہ جزیرہ ساموس مین ۳۴۱ قم پیدا ہوا۔ ۱۸ سال کی عمر مین اتھینس کو گیا جہان فلاسفی کی تعلیم پائی۔ ۳۰ سال کی عمر مین اپنا اسکول کھولا۔ یہہ کھانے پینے مین بڑا اعتدال رکھتا تھا۔ ۷۲ سال کی عمر مین مرگیا اسنے ۳۰۰ کے قریب کتابین مختلف علوم کی تصنیف کی تھین مگر سب غارت ہوگئین۔

اس کا قول تھا کہ دنیا مین راحت بڑی چیز ہے۔ انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ خوش رہے رنج کا خیال بھی نکرے۔ وہ یہہ بھی مانتا تھا کہ ہر جسم سے ایک خاص شئے ایسی نکلتی ہے جو دوسرے جسم پر اپنا اثر کرتی ہے۔ جسطرح کہ ہر چیز سے بو نکلتی ہے۔

سولن Solon

یہہ بڑا مشہور مقنن یونان کا ہوا ہے۔ یہہ ۶۳۸ قم اتھینس کے ایک عالی خاندان مین پیدا ہوا۔ شروع مین شاعری کرتے اپنے جوہر دکھلائے اوس زمانہ مین ایک

جزیرہ کی حکومت کی نسبت ایک جھگڑا کھڑا ہوا اسنے اپنی تحریر کے زور سے
ایسا جوش قوم مین پیدا کر دیا کہ وہ جزیرہ فتح کر لیا - وہان اسکو کچھہ جاگیر مل گئی -
۴۶ سال کی عمر مین یہہ صوبہ دار مقرر ہوا اور ریشے اختیارات اسکو مل گئے -
استنے اپنے ملک والون کے واسطے بڑے بڑے عمدہ قانون بنائے اور
بڑا انتظام اون کے پولٹیکل اور شوشل حالت کا کر دیا - پھر استنے سیاحی کی -
کرشیوز ایک بڑا مالدار بادشاہ تھا اسنے اسکو بلا کر اپنے خزانے جواہرات اور
سامان دکھلائے - اسنے اوسکی کچھہ تعریف نہ کی بادشاہ نے بڑے تعجب سے
پوچھا کہ کیا دنیا مین اس سے بھی زیادہ نعمت ہو سکتی ہے اور کیا مجھہ سے زیادہ خوش
قسمت کوئی اور شخص ہو سکتا ہے - سولن نے ادب سے جواب دیا کہ زر و جواہر بیشک
بیشک نعمت ہین مگر وبال جان ہین - سب سے زیادہ خوش قسمت وہ شخص ہے جسکا انجام
بخیر ہو - جو عزت اور ادب کے ساتھہ مرفع الحال رہے - سولن کو بادشاہ نے غصہ
سے نکال دیا -
اوسی زمانہ مین اتفاق سے ایران کے بادشاہ کیخسرو نے کرشیوز پر چڑھائی
کی اور اوسکو قید کر لیا اور یہہ حکم دیا کہ اوسکو زندہ جلایا جاوے - یہہ سنکر کرشیوز
رونے لگا اور ہائے سولن سولن پکارنے لگا کیخسرو نے اس چلانے کا سبب
پوچھا تو اوسنے سب ماجرا پہلا کہہ سنایا - اسپر بادشاہ نے اوسکو چھوڑ دیا کرشیوز
نے ازان بعد سولن کی بڑی قدر کی -

بقراط Hippocrates

یہہ بڑا مشہور طبیب یونان کا ہوا ہے - اسنے ساٹھہ کے قریب بڑی بڑی جلد اور مستند
کتابین طب کی تصنیف کی تھین - یہہ علاج کی بہ نسبت غذا و پرہیز پر زیادہ زور دیتا تھا
اسکا قول تھا کہ بیماری کی وجہ دو قسم کی ہوا ہین ایک تو موسم اور مقام کے لحاظ سے

دوسرے انسان کی تولد اک خواب وغیرہ کی بے اعتدالی سے۔ اسنے یہہ بھی ثابت کیا تھا کہ ہر ملک کے جانورون کے خواص اور بناوٹ وہان کی آب ہوا سے ایک خاص مناسبت ضرور رکھتے ہین۔

یہہ سنہ ۴۶۰ق م مین ہرکلیز (مشہور پہلوان) کے خاندان مین پیدا ہوا بچپن مین طب کی خوب تعلیم پائی۔ بعد مین اپنا مطب کھولا۔ سو برس سے زیادہ عمر پاکر مرگیا اسکی نسبت بہت سے عجیب روایتین مشہور ہین جو قابل اعتبار ہین۔

اقلیدس Euclid

یہہ ملک مصر کا بڑا مشہور ہندسہ دان عالم ہوا ہے۔ اسنے مختلف مضامین پر بہت سے رسالے لکھے تھے مگر ایک کتاب علم ہندسہ[1] کی بڑی مشہور لکھی جو اسی کے نام سے نامزد ہے۔ یہہ سنہ ۳۰۰ق م شہر اسکندریہ مین پیدا ہوا تھا۔ اِسکی ٹھیک سوانح عمری کا پتہ نہین لگتا۔ اِسکا زمانہ سکندر اعظم کے بعد مین ہے۔

یہہ روایت ہے کہ اسنے اقلیدس کے بارہ مقالے لکھے تھے اِسکے گھر مین آگ لگجانے سے چار مقالے جل گئے اور آٹھ باقی رہگئے جنکے سب زبانون مین ترجمے ہوگئے اور اب تمام مدرسون مین پڑھائے جاتے ہین۔ دریائے نیل کی طغیانی سے جو کھیت وغیرہ ڈوب جاتے تھے تو بعد مین اون کے قبضہ کے واسطے بڑے تنازعے ہوتے تھے۔ اون کے فیصلے کے واسطے علم مساحت وغیرہ کی وہان ضرورت پڑی تھی اسلئے اسنے یہہ کتاب تصنیف کی۔

[1] علم ہندسہ کو جسکے پہلے ہندو سیتا یوتا نے ہی دریافت کیا تھا اسیواسطے اسکا یہہ نام پڑا۔ پھر یونانیوں اور رومیون نے ہم سے سیکھا۔ ہندوستان مین اقلیدس سنسکرت زبان کی بہت عرصہ سے جاری تھی اسلئے یقین ہے کہ جب سکندر یہان آیا تھا اوسوقت اسکے ساتھ اسکو لیگیا ہوگا یا ہند کا دروازہ کھلجانے سے مصر کے عالم اقلیدس نے ہندوستان مین آکر اسکو پڑھا ہوا اور پھر اپنے وطن مین جاکر اسکا ترجمہ رائج کیا ہو۔ بہرحال یہہ اوسکی ایجاد ہرگز نہین تھی۔ ابھی ہندوستان مین ایک زمین کھودنے سے ایک کتاب سنسکرت کی نکلی تھی جو اقلیدس کے ۱۶ مقالے تھے جیپور کے کتبخانہ مین بھی سنسکرت اقلیدس کے چودہ مقالے موجود ہین۔

بطلیموس
Ptolemy

اس نام کے کئی بادشاہ مصر مین ہوے ہین۔ اونمین سے ایک نہایت مشہور تھا جسکا نام ٹالمی سوٹر تھا یہہ سکندر اعظم کا سوتیلا بھائی تھا اور تمام مہمون مین اوسکے ساتھ رہا۔ بعد وفات سکندر کے جب سلطنت تقسیم ہوئی تو مصر کا ملک اسکے حصہ مین آیا۔ اسنے بڑے انصاف اور انتظام کی حکومت کی۔ شمالی افریقہ کو فتح کیا۔ اسکندریہ کو دنیا بھر کی تجارتی منڈی بنا دیا اور ایک مشہور کتب خانہ[1] کی بنا ڈالی۔ سکندر کے حالات اسنے مفصل قلمبند کئے۔ ۲۸۳ ق ع یہہ مرگیا۔

اسی نام کا ایک مشہور نجومی و جغرافیہ دان اور مصر مین ۱۵۰ع کے قریب ہوا ہے جسنے علم ہیئت اور علم کرہ وغیرہ پر بڑی مجلد کتابین لکھی تھین مجسطی اسکی تصنیف تھا اور اسیکا قاعدہ تمام یورپ مین صدہا سال تک جاری رہا کہ زمین ساکن ہے اور تمام ستارے اور چاند سورج اوسیکے گرد گھومتے ہین۔

[1] اسکندریہ کا کتب خانہ بڑا مشہور تھا۔ اسمین ہندوستان۔ روم۔ یونان۔ اور مصر کے علمی اور مذہبی اور عجیب غریب مضامین کی کتابین قریب سات لاکھ کے جمع تھین۔ جو کروڑہا روپیہ کے خرچ اور بڑے انتظام کے ساتھ دنیا بھر سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر منگائی گئی تھین جب قیصر جیولیس رومی نے حملہ کیا تو یہہ کتب خانہ آگ سے تباہ ہوگیا۔ پھر روم کے ایک سردار نے ملکہ کلیوپیٹرا کو اسقدر کتابین نذر دین کہ پہلا سا ہی کتب خانہ جمع ہوگیا اور ایک مندر مین رکھی گئین۔ ۳۹۱ء مین روم کے شہنشاہ تھیودوسئس نے جب حکم دیا کہ اوس کی سلطنت بھر کے تمام کافرون کے مندر غارت کئے جاوین۔ تب عیسائیون نے اسکو بھی نقصان پہنچایا۔ بعض کا یہہ قول ہے کہ اسکو کلیتاً مسلمانون نے غارت کیا۔ جب عربون کے بادشاہ خلیفہ عمر نے مصر کو فتح کیا تو سپہ سالار نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ ان کتابون کو کیا کیا جاوے۔ اوسنے جواب دیا کہ جلادی جاوین کیونکہ اگر اون کے مضامین قرآن کے خلاف ہین تو اون کو معدوم کرنا واجب ہے اور اگر قرآن سے بالکل موافق ہین تو اون کی کیا ضرورت ہے قرآن ہی بس ہے۔ غرض چھہ ماہ تک اُن کتابون کو بطور ایندھن کے حماموں مین جلایا گیا۔

Galeleo

گلیلیو

اسنے آلۂ دوربین کا سب سے پہلے ایجاد کیا۔ علم نجوم کے جاننے والے بخوبی واقف ہین کہ یہہ آلہ کیسا ضروری اور عجیب شے ہے جسکے ذریعہ سے ہم کو گھر بیٹھے چاند سورج کے تمام حالات نظر آسکتے ہین جنگل مین فاصلہ پر کی چیزین صاف معلوم ہوتی ہین۔ لڑائی۔ جہازرانی اور پیمایش وغیرہ مین اس سے ہمارا بڑا کام نکلتا ہے۔ کوسون دور والی شے بالکل پاس نظر آتی ہین۔ غرضیکہ اس ایجاد سے سائنس مین طرح طرح کی جدید ترقیان ہوئی ہین۔

یہہ اٹلی کے شہر پائی سا مین ۱۵۶۴ء مین پیدا ہوا۔ اور وہان کالج مین ریاضی کا پروفیسر تھا۔ اسنے ۱۶۱۰ء مین اپنی ایجاد کے ذریعہ سے مشتری کے چاند دریافت کئے پھر اسنے بڑے زور سے اوس عام خیال کی تردید کی کہ زمین ساکن ہے اور تمام ستارے و چاند و سورج اسکے گرد گھومتے ہین۔ پادری لوگ اس بات پر ناراض ہوے کہ یہہ کافر ہے جو بائبل کے خلاف خیالات پھیلاتا ہے۔ اسکا مقدمہ ہوا اور حکم ہوا کہ آیندہ ایسا کام کرے تو قید کیا جاوے۔ اوسکے بعد اسنے ایک بطور سوال جواب کے شایع کیا جسمین اپنے خیالات کو دلائل سے ثابت کیا۔ پھر اسکا مقدمہ ہوا اور یہہ قید کیا گیا۔ آخر غریب اسیطرح سے ۷۸ سال کی عمر مین مر گیا۔

ف ہندوستان مین اس آلہ کا استعمال پیشتر سے جاری تھا۔ چنانچہ بھارت کے بھیشم پرب مین لکھا ہے کہ بیاس جی نے سنجی کو دور درشٹ نیتر دیا کہ وہ دلی مین بیٹھا ہوا پانچ سو کوس کے فاصلہ پر کوروکشیتر کی لڑائی کا حال بتلاتا ہے۔ رصدگاہین ہندوستان مین جاری تھین ہی۔ مگر یہہ ممکن ہے کہ پہلے اور حال کی دوربینون کی شکل و بناوٹ مین فرق ہوا۔ اب جو کام فرنگی عالم انکے ذریعہ کی دوربینون سے نکالتے ہین وہ ہندوستان مین پہلے نہایت سستی دوربینون یا صرف یوگ شکتی سے لیا جاتا تھا۔

جیمس واٹ James Watt

اس زمانہ مین سبکو معلوم ہے کہ بھاپ کی قوت[1] سے کسقدر کام لیا جاتا ہے ۔ ریل جہاز ۔ پتلی گھر اور ہر قسم کے کارخانون مین اسی کے انجن بھک بھک کرتے ہوے ملین گے ۔ جسطرح انجن جلدی اور عمدگی سے کام کرتا ہے اوس سے کون واقف نہین ۔ جو کام ہزارون لاکھون گھوڑے یا بیل کا ہوتا ہے اوسکو ایک بیجان کل کرتی ہے ۔ یہہ بڑی نعمت ہے ۔

اس نعمت کا موجد یہہ شخص ہوا ہے ۔ یہہ ۱۷۳۶ء اسکاٹلینڈ مین پیدا ہوا تھا ۔ شروع سنی ہی یہہ پڑھنے کا اسقدر شوقین نہ تھا جسقدر تجربات اور ایجاد کا ۔ جس کھلونے کو خریدتا اوسکو توڑ کر دیکھا کرتا کہ کس طرح بنا ہے ۔ ۱۸ سال کی عمر مین یہہ لندن کو گیا اور وہان سے آلات کی ساخت کا فن سیکھکر دوسرے سال واپس آگیا اور اپنے گھر پر کارخانہ جاری کیا ۔

روایت ہے کہ اسنے بچپن مین چولھے پر رکھی ہوئی ہانڈی دیکھی جسکا ڈھکن بھاپ کے زور سے ہلتا تھا اوس وقت سے اسکو خیال ہوگا کہ بھاپ مین زور ہوتا ہے اور اوس سے کام لیسکتے ہین ۔ اسکے یہان ایک شخص ایک مرمت طلب کل لایا جو کانون کے اندر سے پانی کھینچتی تھی ۔ اسنے اوسکو توڑ کر دیکھا تو ناقص پایا ۔ اسلیئے اسنے خود ایک عمدہ کل ایجاد کی ۔ سرمایہ کم ہونے کی وجہ سے اسنے ایک سوداگر سے شراکت کرلی اور اپنی کل کو اسطرح پر رواج دیا کہ اوسکی قیمت بالکل نہ لیتا بلکہ اوسکی کل کے استعمال کر جسقدر زیادہ فائدہ کارخانہ دار کو ہوا کرتا اوسکا ایک تہائی لیتا ۔ اسطرح اوسکی آمدنی کئی ہزار روپیہ ماہوار تک پہنچگئی ۔ ۲۵ سال تک اسیطرح کمائی اور عزت کے ساتھ کام کرنے کے بعد وہ ۱۸۱۹ء مین ۸۲ سال کی عمر مین مرگیا ۔

---

[1] جنگلی لوگ سب کام اپنے آپ کرتے ہین ۔ نیم شایستہ صرف دوسرے آدمیون اور جانورون سے اپنا کام لیتے ہین ۔ شایستہ لوگ اپنا کام ہوا ۔ پانی ۔ اور کل وغیرہ سے لیتے ہین ۔ اور اعلی درجہ کی شایستگی اوسکا نام ہے کہ ہر لوگ کل سے سب کام نکلین [illegible] بنا سے کچھ کام نہ ہے ۔ مگر یہہ تکمیل صورت نہایت مشکل ہے اور عوام کو زیادہ [illegible]

اسٹیفن سن George Stephenson

ریل گاڑی کو کون نہین جانتا جو ہزارون سواریان اور لاکھون من بوجھ ایک دن مین سینکڑون کوس پر لیجا کر ٹیک دیتی ہے۔ جسمین نہ گھوڑا جُڑتا ہے نہ بیل مگر تیزی مین ہوا سے باتین کرتی چلتی ہے مہینون کے رستے گھنٹون مین کٹ جاتے ہین نہ چور ڈاکو کا خطرہ نہ آندھی یا بارش کا خوف پھک پھک کرتی ہوئی دن رات چلتی ہے کبھی نہین تھکتی۔ اسکو پہلے کسی نے دیکھا بھی نہ تھا۔ اگر ذکر سنتے تھے تو یقین نہ آتا تھا۔ اسکا موجد یہہ شخص تھا۔ یہہ ۱۷۸۱ء مین انگلستان مین پیدا ہوا۔ شروع مین اسنے ادنیٰ درجہ کی نوکری کی۔ ۱۸ سال کی عمر مین لکھنا سیکھا۔ اسنے ۱۸۱۴ء مین ریل کا انجن ایجاد کیا اور چلا کر دکھایا۔ ۱۸۴۸ء مین مرگیا۔ اس ذرا سے عرصہ مین ہی ریل نے اسقدر ترقی کی ہے کہ تمام ملکون مین پھیل گئی اور بعض بڑے بڑے شہرون کے بازارون مین بھی چلتی ہے۔ پہاڑون کی اندر کانگڑا اور گھاٹیون پر پل باٹ کر اور سمندر کے نیچے زمین کھود کر ریلین نکالی گئی ہین۔ لنڈن مین ایک ریل کی سڑک دو منزلہ چھت کے موافق اوپر روان ہے۔ اس سے پہلے بڑے شہرون مین ٹریموے کا قاعدہ تھا کہ گھوڑے گاڑیان لوہے کی سڑک پر تیز دوڑتی تھین۔ اب بجلی کی طاقت سے بھی ریلین چلائی جاتی ہین۔

آرک رائیٹ Arkwright

اِس شخص نے کپڑا بننے کی کل کو تیار کیا۔ ایجاد تو ایک اور شخص نے کیا تھا مگر اوسنے

۱؎ ہمارے بھائی اب اگرچہ مادۂ ایجاد نہین رکھتے مگر تو بھی اپنی لیاقت دکھائے بغیر نہین رہتے۔ ایک صاحب نے ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جسمین ثابت کیا ہے کہ ریل کالی کا روپ ہے۔ جو پیسے چڑھاوے سو درشن کرے۔ پجاری گھنٹے بجاتے ہین۔ دور سے آتی ہوئی دیکھکر سب کھڑے ہو جاتے ہین۔ ذات کا بچار نہین۔ منھ سے جوالا نکلتی ہے آگ کھاتی اور پانی پیتی اور مٹھیر لگتی ہے۔ ماتھے پر ٹیکا لگا ہے۔ سامنے دو آنکھ ہین ۔ بیس سال ہوئے جب ہندوستان مین جاہل لوگ سمجھتے تھے کہ یہہ بیٹی دیگر سواریون کو بلاتی ہے اسکو بکرا چڑھایا جاتا ہے تب چلتی ہے۔ سرخ نمبر کو خون کا ٹیکا سمجھتے تھے۔ اور بعضے تو ایسے عقل کے دشمن تھے جو کہتے تھے کہ ریل تار پر ہو کر جاتی ہے۔

جاری اس خیال سے نہ کیا کہ غریبون کی روزی مین زوال آئے گا۔ اسنے خوب سمجھکر اوسکو مکمل درست کرکے کپڑا بنکر لوگون کو دکھایا۔ یہہ سنہ ۱۷ عیسوی میں ... پیدا ہوا۔ شروع مین اسنے ابائی پیشہ حجامت بنانے کا کیا تھا۔

گٹنبرگ Guttenberg

یہہ شخص جرمنی کا رہنے والا تھا۔ اسنے سب سے پہلے چھاپنے کی ترکیب سنہ ۱۴۴۲ع مین ایجاد کی۔ اسکے بعد میونخ شہر کے ایک باشندے سینفلڈر نے سنہ ۱۷۹۹ع مین پتھر کا چھاپا ایجاد کیا۔ مگر ایک خاص طور سے چھاپنے کی ترکیب چین والون کو ہزارون سال پیشتر سے معلوم تھی۔ جنکے یہان حضرت عیسے سے قریب دو ہزار سال پیشتر سے کرنسی نوٹ کا رواج جاری ہے۔ قدیم شہر بابل کی دیوارون مین ایسی اینٹین لگی تھین جنمین حروف کندہ تھے۔

حقیقت مین اس ایجاد کے ذریعہ سے بھی دنیا مین بڑی ترقی اور آسانی ہوگئی ہے سب سے پہلے علمی اور مذہبی کتابون کو زبانی یاد کرتے تھے۔ پھر ہندوؤن نے فن تحریر ایجاد کیا۔ اور کتابین دستی لکھی ہوئی حفاظت سے رہنے لگین۔ اب چھاپہ اور کاغذ کی ایجاد سے یہہ کام نہایت سہل ہوگیا۔ کاش یہہ ترکیبین پہلے سے ہوجاتین تو ہندو پارسی اور مصریون کی ہزارون مقدس اور علمی کتابون کا نشان کسی طرح نہ مٹ سکتا۔

ڈاگر Daguerre

یہہ ایک فرانسیسی تھا جسنے سنہ ۱۸۲۹ع مین فن فوٹوگرافی کو ایجاد کیا حقیقت مین

اسکے واسطے خاص مصالحے تیزاب وغیرہ درکار ہوتے ہین جو اسطرح دریافت ہوئے کہ۔ ایک مرتبہ تمام کیمیاگرون نے ملکر بلک کیا اور تحریک کی کہ یہہ تین چیزین تلاش کیجاوین (۱) وہ چیز کہ جس چیز سے ملکی مزاجی ... وہ چیز کہ جسسے ہر چیز گلجاوے (۳) وہ طریقہ حساب کہ جس سے ہر ایک سوال حل ہوجاوے تھوڑے عرصے کے بعد یہہ سب پھر ایک جا جمع ہوئے اور یہہ نتیجہ نکالا کہ (۱) یہہ چیز پارس پتھر ہے جو ہر قسم لوہے کا سونا بنا سکتا ہے اگر ہر چیز کا سونا بنا ہوتے تو ہم اوسکو ... اس طرح پکڑ سکتے (۳) یہہ چیز تو ناممکن ہے کیونکہ وہ جس برتن مین رکھین گے اوس مین اثر کریگی

اسنے ایک بڑا کام کیا۔ پہلے زمانہ مین۔ تصویر کا رواج تو بہت تھا شاہنامہ وغیرہ مین
کہی جگہ ذکر ہے کہ بادشاہون کی شبیہہ ملائی گئین۔ سوا اس کے سنگین تبون کا بہت
رواج تھا۔ مگر یہہ چیز دیگر ہے۔ اسمین نہایت آسانی کے ساتھ ہو بہو نقل ہر چیز
کی ہو جاتی ہے۔ صرف جان ڈالنے کی کسر رہجاتی ہے ورنہ بال برابر فرق نہین رہتا
پھر یہہ کہ جلسون اور میلون جنگلون کی تصویرین ایسی جلدی تیار ہو جاتی ہین جو اور
طرف ناممکن ہین۔ لیکن اسمین ایک خرابی ضرور ہے کہ وہ ناپایدار ہے۔ دس بیس
سال کے بعد رنگت اڑ جاتی ہے۔ مصور لوگ جو ہاتھ سے تصویر کھینچتے ہین وہ
ہمیشہ قایم رہتی ہے۔ اور ہر قسم کے رنگ اوسمین آسکتے ہین شبیہہ بھی بعینہ
ملجاتی ہے۔ مگر اوسمین ایک بڑی دقت اور ہے کہ اصل کو سامنے رکھکر
بہت عرصہ تک اوسے دیکھ دیکھکر بنائی جاتی ہے۔ قالین وغیرہ پر بھی
مصوری کی بناوٹ ڈالی جاتی ہے۔

نیوٹن Sir Isaac Newton

یہہ مشہور عالم ۱۶۴۲ع مین انگلستان مین پیدا ہوا ۱۶۶۹ع مین کیمبرج یونیورسٹی
کاریاضی کا پروفیسر مقرر ہوا۔ ۱۷۲۷ع مین مرگیا۔ اسنے کشش زمین رنگت اور
روشنی کی بابت بہت ہی قیمتی باتین دریافت کین۔ روایت ہے کہ اسنے بہت
مدت کی محنت سے ایک کتاب تصنیف کی۔ رات کو میز پر وہ کتاب رکھی تھی اور
لمپ جلتا ہوا رکھا تھا۔ اسکے پالتو کتے نے لمپ کو گرادیا جس سے کتاب جلکر
خاک ہوگئی۔ یہہ ایسا نقصان تھا کہ اگر اور کوئی ہوتا تو اوس کتے کو زندہ نچھوڑتا مگر
اس بزرگ عالم نے آہستہ سے صرف اسقدر کہا کہ اے کتے تجھکو معلوم نہین
کہ تو نے کیسا نقصان عظیم کیا ہے۔ بیشک سچ ہے کہ حیوان کیا سمجھتا مگر یہہ
بڑی ہمت کا کام ہے ہمارا مزاج تو ایسا ہے کہ اگر قلم ٹھیک نہ چلے تو اوسے

بھی زمین سے دے ماریں۔

یہہ بھی روایت ہے کہ یہہ ایک روز بیٹھا تھا کہ اسنے ایک درخت سے سیب زمین پر گرتا ہوا دیکھا۔ اوسوقت اسنے اپنے دلمیں بہت سے خیالات دوڑائے اور آخر نتیجہ کو پہنچا کہ زمین میں ایک ایسی خاص قوت ہے جس سے ہر چیز کو اپنے مرکز کیطرف کھینچتی ہے۔

فصل

زمانہ حال کے نامی گرامی ہندوستانی
سوامی دیانند سرسوتی
Swami Dayanand Sarswati

آپ اس زمانہ کے بڑے مذہبی ریفارمر ہوے ہیں۔ ہندوون کی قوم پر آپنے بڑا احسان کیا جو اپنی ساری زندگی اون کے فکر میں ختم کردی۔ ایسے مہرشی کی ہم لوگوں نے واجبی قدردانی نہ کی اور نہ ہم کو اسقدر لیاقت بھی تھی جو اون کے دقیق اور دوراندیشی کے اصولون کو جلد سمجہہ سکتے ہیں مگر ہماری ترش روئی اون کی حب الوطنی کے نشہ کو کبھی بھی کم نہ کر سکی۔ اون کو اپنا معاوضہ اوس جہان میں پانے کا خیال بھی نہ تھا وہ توشدھ آتما پر اپکاری جیو تھے جو ہماری ناعاقبت اندیشی پر رویا کرتے تھے۔ اونہون نے خفا ہوکر ہم سے جدائی اختیار نکی بلکہ اپنی جان ہمارے واسطے دان کردی اپنے جیون بھر نفسانیت کو قابو میں رکھکر ہماری بہتری کی ترکیبیں سوچتے رہے۔ انہون نے ایک بیکس قوم کی خاطر بلا کسی لالچ کے اسقدر ریاضت تی اوٹھائی اوس

....

قوم نے ہی اون کو گالیان دین مگر اون کے جوش ہمدردی مین بال برابر فرق نہ آیا۔ لیکن ابھی ہمارے ادبار کا آخیر وقت نہ آیا تھا ابھی ہم کو اور زیادہ ذلیل ہونا باقی تھا اسلئے آپ کا سایہ ہمارے سر سے بہت جلد اوٹھ گیا۔ اگر آپکی عمر بیوفائی نہ کرتی تو آج ہماری حالت بہت سنبھل گئی ہوتی اور ہماری تمام مشکلات آسان ہو جاتین۔ ہرچند کہ آپ ہمارے واسطے عمدہ دستور العمل اور ہر قسم کے قاعدے و قانون جو زمانہ دراز تک ہمارے کارآمد ہون کے چھوڑ گئے ہین مگر اب ہم مین کوئی ایسا بہادر سبہا جیت اور مدبر و عالم نظر نہین آتا جو ہمپر اسطرح قربان ہوا اور جسپر ہم بھروسا کر سکین۔



آپ کاٹھیاوار مین ایک معزز و مالدار برہمن کے گھر ۱۸۲۴ء پیدا ہوئے پانچ برس کی عمر سے آپنے پڑھنا شروع کیا۔ آٹھ سال کی عمر مین آپ کا یگیوپویت ہوا۔ آپکا خاندان شیوی تھا اسلئے آپ کو بھی ویسی ہی تعلیم ہوئی۔ آپنے ایک بید اور کئی کتابین سنسکرت کی زبانی یاد کر لی تھین۔ ایک روز شیوراتری کو آپ اپنے والد کے ساتھ مندر مین رہے آپ کو ہدایت تھی کہ رات بھر جاگتے رہین اور برت رکھین اور شیوجی کا دھیان کرین۔ جب آدھی رات کیوقت تمام حاضرین نیند سے غافل ہو گئے تو آپنے دیکھا کہ چارون طرف سے چوہے نکلکر شیو کی مورت پر سے کھلنے کی

۵۱ یہ عام قاعدہ ہے جو لوگ بعد مین پوجنے کے لایق مانے گئے ہین وہ سب اپنی زندگی بھر گالیان کھاتے اور بیقدری کے ساتھ تکلیف مین رہے ہین زندگی مین اوسی کی قدر ہوتی ہے جو چالاک یا زمانہ ساز ہو جیسے۔ کرشن۔ محمدؐ۔ سقراط۔ لوتھر کبھی چین سے نہین سوئے۔ اب زمانہ مین اون کی کیسی قدر ہے۔

بھاگ رہے ہیں جو اُنپر پڑھالی گئی تھیں۔ اسپر زیادہ غور کرنے سے اون کے دلمیں بڑے سوالات پیدا ہوئے۔ آپنے فوراً اپنے والد کو بلاکر پوچھا کہ اس مورت کے پوجنے سے کیا فائدہ جو بیجان ہے اور اپنی حفاظت بھی خود نہیں کر سکتے۔ غرضکہ اوسی روز سے آپ کو شک پیدا ہوگیا اور شیوکی بھگتی مطابق نہ رہی۔

اسکے تھوڑے عرصہ بعد آپ کی ایک بہن اور ایک چچا جنسے آپ کو بڑی محبت تھی مر گئے اس سے آپ کو دنیا میں اور بھی بے لطفی ہوگئی۔ اور آخرت کی فکر دامن گیر ہوئی۔ آپنے زیادہ ودیا پڑھنا ضروری سمجھا مگر والد نے لاڈ کی وجہ سے بنارس بھیجنا منظور نہ کیا۔

آپنے شروع سے یہہ بھی مستقل ارادہ کر لیا تھا کہ آپ کبھی شادی نہ کرینگے۔ یہہ بات والدین کو ناپسند ایرالی تھی اونہوں نے ہرچند انکو سمجھایا مگر بے سود ہوا۔ آخر انھوں نے خفیہ طور سے تمام تیاریاں کرلیں انکو اوس روز معلوم ہوا جبکہ شادی کی تاریخ بالکل قریب آگئی۔ آپ کو بڑی فکر ہوئی اور سمجھ لیا کہ اب باتو ونمین ایسی زنجیر پڑجاوینگی جو ملنے نہ دیگی اور بالکل دنیادار کی قیدی بنا لی اسلئے کچھہ ہی ہو اس سے بچنا لازم ہے۔

اس لئے آپ ایکروز رات کو گھر سے نکل بھاگے اور تاریکی میں کئی کوس نکل گئے۔ والد نے کئی سوار آپکی تلاش میں دوڑائے مگر واپس ناکام گئے۔ آپ احمد آباد میں ایک سادھو کے پاس ٹھیرے۔ پھر ایک جگہ میلہ میں شریک ہوئے جہاں آپکے والد کے سپاہیوں نے آکر آپکو گرفتار کرلیا اور بڑی حفاظت سے نظر بند رکھا۔ پھر ایک روز آپ کا داؤ لگ گیا اور چھپ کر نکل آئے اور عرصہ دراز تک غائب رہے۔ نربدا کے پاس پرمانند جی کے چیلے بنکر سنیاس

دھارن کیا۔ اور دیانند سرسوتی لقب پایا۔ یوگانند سے یوگ ودیا سیکھی۔ کوہ آبو پر جاکر
یوگ ابھیاس کے نئے طریقے سیکھے ۔ پھر جاجکشو سے بھی کچھ پڑھا

رشی کیش وغیرہ میں ہردوار کے کچھ پربہت سے لوگی مہاتماؤں سے ملے۔ ہمالیہ پہاڑ پر عرصہ تک اسی تلاش میں بھٹکتے پھرے اور طرح طرح کے سادھوؤں کی سنگت میں رہے۔ اوکھی مٹھ کے مہنت نے آپ کو لالچ دیا اگر ہمارے چیلے بنو تو یہہ گدی اور لاکھوں روپیہ سب تمہارا ہو جاوے مگر آپ نے نامنظور کیا۔ ٹیہری کے گوشت خوار برہمنوں سے ملاقات ہوئی اون کے تنتر او نفس پرستانہ مذہب سے آگاہی ہوئی۔

آخر کار مثل بودہ کے سوامی جی بھی اس نتیجہ پر پہنچے کہ یوگی مہاتما بننا ہی کافی نہیں بلکہ اپکار کرنا اور دوسرن کو راہ راست پر لانا ضروری دہرم ہے۔ اونہوں نے آنکھ پھیلا کر دیکھا تو ہندوستان میں اندھیر پایا جاہل سے لیکر عالم تک کو مذہبی تعصبات میں غرق اور جہالت کے پھندے میں قید دیکھا۔ پھر ایک طرہ یہہ کہ قوم کے سرگروہ با وجود واقفیت کے انتظام سے عاری تھے اور کلجگ و قسمت کا مقابلہ کرنا فضول سمجھ چکے تھے اوسوقت اونہوں نے کمر ہمت باندھی اور اپنا جیون بھارت کے سدھار کے ارپن کیا۔

آپ ہردوار۔ متھرا۔ کاشی۔ کانپور۔ الہ آباد۔ جودھپور۔ اودیپور وغیرہ مقامات میں جابجا لکچر دیتے پھرے۔ بڑے بڑے عالم پنڈتوں۔ مولویوں۔ اور پادریوں سے شاستر ارتھ کئے۔ ہندو۔ جینی۔ مسلمان۔ عیسائی سب لوگوں میں آپ کی لیاقت اور علمیت نے ایک تہلکہ مچا دیا۔ جو آپ کے مقابلہ میں کھڑا ہوا ہار کر بیٹھ گیا یا آپکا مرید ہو گیا۔ تعلیم یافتہ فرقہ تو تیار بیٹھا ہی تھا مگر بہت سے پنڈت۔ رئیس و امیر لوگ بھی جو متلاشی حق تھے آپ کی جادو بیانی سے جانبر نہ ہو سکے۔ آپ حاضر جواب اول درجہ کے تھے اور قول و فعل میں یکسان سچے خدا پرست تھے۔ آپ نے بڑی سخت ذمہ داری کا کام اپنے ذمہ لیا تھا۔ جہاں آپ کو ہندوؤں کا سدھار ہر طرح سے کرنا تھا وہاں ہندوؤں پر حملہ کرنیوالے مسلمان عیسائی

شاسترارتھ وغیرہ سے مباحثہ کرنا بھی آپکا ہی کام تھا۔ آپکے سامنے کوئی مخالف نہ ٹھہرسکتا تھا۔ آپ کی وجہ سے ہندو مذہب کی عظمت اور سنسکرت کی فضیلت یورپ تک چمک گئی۔ سب کی آنکھین کھل گئین اور آریہ مہرشیون کے فلاسفی ایک نئی دمک سے جھلکنے لگی۔ آپ نے دو ویدون کے ہندی ترجمے کئے اور بہت سی کتابین ہندی و سنسکرت مین چھپوائین ایک کتاب ستیارتھ پرکاش آپ کی نہایت مشہور ہے۔ برہمن اور پنڈتون نے اپنی روزی مین خلل دیکھکر آپسے سخت مخالفت کی مگر پرمیشور کی کرپا سے عادل گورمنٹ انگلشیہ کا سایہ سر پر تھا۔ اگر پرانا زمانہ ہوتا تو سوامی جی کو سولی دلوا دیتے۔

آپکی یادگار مین لاہور مین ایک انگلو ویدک کالج کھلا ہے۔ فیروزپور و بریلی مین یتیمخانے اور بہت سے اسکول اور کنیا پاٹ سالاؤن کی بنا پڑی ہندی اور اردو انگریزی کے کئی اخبار نکلنے شروع ہوئے۔ ہندوستان کے اکثر شہرون مین آریہ سماج کی صدہا سوسٹیان قایم ہوئین اور لکھو کھا آدمی راہ راست پر آگئے (بہت سی سنسکرت کی کتابین اور ہندی اردو کے ہزارہا پمفلٹ چھپنے شروع ہوگئے) (اور سب سے بڑا فائدہ جو ہندوؤن کو ہوا وہ یہہ ہے کہ اب کوئی شخص آسانی سے مسلمان یا عیسائی نہین ہوتا) اور آپ کی تحریک سے ایک نیا جوش قوم مین پیدا ہوگیا۔ آریہ سماجی ہو یا دہرم سماجی خدا کو اور خود کو کچھ سمجھنے لگا۔ قومی ترقی کی کل مین آپنے ایک دھکا لگا دیا اور اب وہ اپنے آپ عرصہ تک چلا کریگی۔ آپ ۱۸۸۳ء مین بمقام اجمیر بیکنٹھ باشی ہوے۔ اور ہم کو لاوارث منجدھار مین چھوڑ گئے۔ آپکے اصول اور خیالات چند بطور مثال کے درج ہین۔ (مفصل دیکھو ستیارتھ پرکاش وغیرہ)

(۱) مورتی پوجا ناجایز ہے اور سوائے ایک ایشور کے کوئی دیوتا قابل عبادت نہین
(۲) وید مقدس ہی صرف الہامی کتابین اور ماننے کے قابل ہین۔ اور سب بناوٹی ہین۔
(۳) ہندوؤن کا طریقہ خیرات نہایت خراب اور مضر ہے۔

(۴) بدہوا بیواہ اور نیوگ جائز ہے۔ بڑی عمر مین شادی کرنا چاہیئے۔

(۵) گنگا اشنان۔ جگناتھ یاترا۔ کتھا ست نارائن۔ وغیرہ مکت داتا نہین۔

(۶) تعصبات اور مذہبی رسومات غلط یا قابل اصلاح ہین اور کچھ او معنی رکھتے ہین۔

(۷) گوشت کھانا جایز نہین۔ اور ذات پانت کا بچار رکھنا ناجایز ہے۔

(۸) جوتش۔ جادو۔ اور بھوت وغیرہ سب جھوٹ ہین۔ وغیرہ وغیرہ۔

راجہ رام موہن رائے

یہ بنگالہ کے مشہور سوشل ریفارمر ہوے ہین۔ انھون نے برہم سماج کی بنیاد ڈالی جس کے مطابق ایک ہندو کسی مسلمان یا عیسائی کے ساتھ کھا پی سکتا ہے۔ کون نہین جانتا کہ ہندو لوگ ذات پانت کا بہت بچار رکھتے ہین۔ اور ہندوستان مین مسلمانون کی آبادی بہت زیادہ ہونے کے علاوہ ایک فرقہ عیسائی اور ہے جسکے ہاتھ مین اس ملک کی حکومت ہے۔ ایسی صورت مین ایک مہذب وراز اد طبع بھلے مانس کو بڑی دقت پیش رہتی ہے

(۱) ان مذہبی اصول اور مسئلو پر بحث کرنیکا یہان موقع نہین سمجھتا اسلئے اپنی دوسری کتاب جوہر تحقیقات کا حوالہ دیتے ہین۔ اوسمین خدا۔ روح۔ بت پرستی۔ توہمات و رسمیات۔ گوشت خوری۔ طرق ازدواج۔ خیرات۔ جادو وغیرہ تمام مسئلون پر مفصل طور سے ازادانہ بحث کی گئی ہے۔

(۲) عیسائی لوگ بڑی فخر سے کہتے ہین کہ حضرت عیسے کی زندگی پلک نے داغ تھے اونہون نے عمر بھر شادی نہین کی۔ یہہ سراسر لغو ہے بچارے حضرت عیسے کی اول تو کچھ زندگی ہی نہین اکتیس سال کی عمر مین ہی ہلاک کئے گئے تھے پھر وہ تھے بھی ایک غریب بڑھی کے لڑکے ممکن ہے کہ وہ مجبوراً کنوارے رہے ہون جیسے دنیا مین لاکھہا غریب لوگ اپنی شادی نہین کر سکتے۔ مگر بیشک ہم سوامی جی کے تعریف کا نہین رہ سکتے جو ایک امیر کے لڑکے تھے تو بھی سب عیش و آرام چھوڑا اور شادی سے منہ موڑ کر سنیاسی ہوگئے اور بڑھاپے تک بالکل نیشکلنک رہے۔ پھر اٹھارہ سال تک حضرت عیسیٰ کا کچھ حال بھی معلوم نہین کہ کہان رہے اور کیا کیا (گو حال مین ایک بائبل عبرانی زبان کی مدفون ملی ہے جو بہت پرانی ثابت ہوئی ہے اوسمین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کاشی مین جا کر پڑھے تھے)

(۳) ہم سوامی جی کا درجہ شنکر آچاریہ سے کم مانتے ہین۔ شنکر سوامی بیشک شیو کا اوتار تھے جنہون نے نہایت عمر مین تین ہزار کتابین بنا کر چھوڑی ہین۔ ہزارون پنڈتون کو شاستراتھ مین جیتا۔ اور آٹھ برس کی عمر مین وید پڑھکر ختم کر لیے غضب ہے۔ آٹھ برس کی عمر مین تو پڑھنا شروع کرتے ہین ختم کرنا کجا۔ مگر یہہ کہئے کہ ماں کے پیٹ سے پڑھے ہی پیدا ہوئے صرف نام کو ایک سال تک مدرسہ گئے ہو اور سب علم حاصل کر لی یہ ذہن بھی حافظ خداداد تھا جسکی نظیر نہین ملتی)

وہ یا تو غیر مذہب والون سے مل جل سکتا ہے یا اپنے مذہب پر رہ سکتا ہے - یا تو اپنی لیاقت اور قابلیت کو بڑھا نہین سکتا یا ذرا سے جرم مین بقیہ برادری سے فوراً جلاوطن اور منجدھار مین چھوڑ دیا جاتا ہے -

انگریزون کی عظمت اور تہذیب کو دیکھکر ہر شخص کو خیال ہوتا تھا کہ اون سے ہاتھ ملائے اور ہم پیالہ و ہم نوالہ بنکر رہے - مگر خلاف قانون برادری کے چون و چرا کرنے کی ہمت نہ تھی - انگریز بھی ہم سے شیر و شکر رہنا پسند کرتے تھے مگر کیا کر سکتے تھے - ہمارے جاہلانہ رسم پر ہم کو چھوڑتے تھے - آخر مصلحت زمانہ دیکھکر ایک نیا پنتھ ایجاد کیا - ہندوون کو انگریزون اور مسلمانون سے ملا دیا اور ذات باہر ہونے سے بھی بچا دیا - اس پنتھ نے گو عوام مین کچھ نمایان ترقی نہین کی مگر بنگال کے عالم اور معزز لوگ اکثر اسی کے ممبر ہین



مذہبی اصول بھی اسکے ایسے ہین کہ جو کسی مذہب کے خلاف نہین ہین مذہب نہ ہونکر موافق ہین جو بات جس مذہب مین اچھی دیکھی وہ قبول کی اور جو بات مذہب مین خراب دیکھی وہ چھوڑ دی - سب باتین ہندو مذہب کی ہین صرف چند طریقے عیسائی مذہب کے بھی رائج ہین - انگریزون نے اس مذہب کی بڑی قدر کی اور ہندوون کی خوبیان جو جدائی کی وجہ سے ظاہر نہو سکتی تھین اب نیر خورشید بن ہوگئین - ہندوون کی قابلیت کا نقش تمام کے دل پر ہوگیا -

ساہ وہ بیچارہ گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا حقہ تو اپنے گھر بھی پی سکتا ہے اور خیر عزت صاحب لوگون کی یہان ادھر سکتا ہے مگر اپنے لڑکیون کی شادی کہان سے کرے - اگر تنگ آکر غیر مذہب اختیار کرتا ہے تو بھی اوسکی ویسی قدر نہین ہوتی اعلیٰ سوسائٹی مین شریک نہین ہو سکتا - بہرحال ایسی سخت پابندی کسی مذہبی قانون کی بھی نہین ہوتی جیسے اس غریب ہندو مذہب کے اصولون کی - ذات کے طریقے بیشک ایک سخت انتظام کر رکھا ہے مگر اس کی سختی حد سے تجاوز کر گئی ہے - اسلیے ہندوون کی تعداد بڑھنے کی کوئی صورت نہین -

یہہ مرشد آباد کے قریب ایک برہمن زمیندار کے گھر ٹھیک اُسی سال پیدا ہوے جبکہ وارن ہیسٹنگز گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوے۔ نو سال کی عمر مین پٹنہ کو واسطے تحصیل علم فارسی و عربی کے گئے۔ تین برس سنسکرت پڑھنے کو کاشی گئے۔ ۱۶ برس کی عمر مین گھر کو واپس آئے۔ چونکہ آپکے خیالات بُت پرستی کے خلاف تھے اسلیئے والد سے جلد ناراضی ہوگئی اور گھر سے نکل بھاگے۔ کچھ عرصہ تبت مین رہے۔ چار برس بعد اون کے والد نے ان کو واپس بُلالیا۔ اور انگریزی تعلیم شروع کی۔

سنہ ۱۸۰۰ء مین سرکاری ملازم ہوئے۔ ترقی پاتے پاتے دیوان مقرر ہوے۔ بادشاہ دہلی کے یہان سے راجہ کا خطاب ملا سنہ ۱۸۱۳ء پھر چونکہ آپنے بہت سا روپیہ اور جائداد پیدا کر لی تھی اسلیئے ملازمت چھوڑدی۔ اور گھر پر رہکر اپنی قوم کی اصلاح کی طرف رجوع ہوئے آپنے باپ کی وفات کے بعد اپنی ایک کتاب فارسی مین بُت پرستی کے خلاف چھپوائی۔ سنہ ۱۸۱۶ء مین ویدانت کا انگریزی خلاصہ چھاپا۔ پھر اونپشدون کے ترجمے چھپوائے وغیرہ۔ سنہ ۱۸۱۸ء مین آپنے یونانی و عبرانی زبانون کا پڑھنا شروع کیا اور سنہ ۱۸۲۰ء مین بائبل کا خلاصہ چھاپا۔ اور مذہب عیسوی کی خوبیان ظاہر کین۔ پادریون سے میل جول کیا۔ آتم سبھا کی بنیاد کلکتہ مین ڈالی مگر پنڈتون کے اختلاف کی وجہ سے نہ چلی اوس کے بعد چند معزز بنگالیون کی مدد سے ایک مکان جُدا بنایا اور برہم سماج قایم کی۔

سنہ ۱۸۳۱ء مین آپ انگلستان کو گئے جہان آپ کو شاہ دہلی کا پیام شاہ انگلستان کے یہان لیجانا تھا اور نیز رسم ستی[1] کی موقوفی مین کوشش کرنا تھا۔ بادشاہ ولیم سے ملاقات کی۔ پھر فرانس کی سیر کی۔

[1] اس زمانہ تک ہندوستان مین عورتون پر بڑا ظلم ہوتا تھا۔ جو بیوہ ہوجاتی وہ یا تو خوشی سے اپنے خاوند کے ساتھ آگ مین جلتی۔ اگر ہمت نہ ہوتی تو اون کے کُنبے والے اپنی بدنامی کے خوف سے زبردستی اوسکو ستی کرتے۔ ڈھول تاشہ بجاکر بڑی بھیڑ کے ساتھ اوسکو مرگھٹ تک لیجاتے اور زندہ آگ مین جھونک دیتے کوئی اوسکے رونے اور بلبلانے کی آواز اس غُل غپاڑہ مین نہ سنتا۔ نکلتی تو لاٹھیون سے مارتے اور پھر ڈالکر دبا دیتے۔ اس کا انتظام لارڈ بنٹنگ نے کیا۔ مگر اب بھی یہہ کیفیت ضرور ہے کہ اوس کے سر کے بال نوچ ڈالتے زیور کپڑا نہ پہننے دیتے نہ اچھا کھانے دیتے۔ اور گالیان دیتے رہتے ہین۔

کہ تبدیل آب ہوا کی وجہ سے بیمار ہو گئے اور ۱۸۳۳ء مین انتقال کیا۔ آپ کی لاش برسٹل کے پاس دفن ہوئی۔ اور آپ کی کریا کرم آپکے ملازم برہمن نے جو اس سفر مین ساتھ رہا تھا کیئے۔

سر سید احمد خان

آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خان بہادر۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ایل۔ ایل۔ ڈی۔

آپ بھی بہت بڑے ریفارمر ہین جنہون نے مسلمانون کی پولیٹکل اور سوشل حالات مین بہت سی ضروری اور عمدہ صلاحین کی جو کچھ سوامی دیانند سرسوتی جی اور راجہ رام موہن رائے نے ہندؤن کے واسطے کیا وہی سر سید نے مسلمانون کے واسطے۔ اہل اسلام بھی مذہبی تعصبات مین ہندؤن سے پیچھے نہ تھے وہ بھی انگریزون کو کافر سمجھکر اون کے ساتھ کھانا حرام جانتے تھے۔ اپنی پرانی تہذیب اور عظمت پر بھولے ہوئے ماڈرن سویلزیشن کی طرف متوجہ نہوتے تھے۔ اور اس حالت مین بہت کچھ قابل رحم ہو گئے تھے۔ اوس وقت اپنی مصلحت وقت دیکھکر اپنی زندگی اپنی غافل قوم کی نذر کی۔ اپنے ذاتی منفعت کا خون کر کے اپنے بھائیون کی مدد پر کمر باندھی۔ اپنی بہت سی اردو کتابین اور قرآن تفسیر وغیرہ چھپوا کر قوم کا تعصب اور جوش کم کیا۔ مسلمانون کو انگریزی تعلیم دلانے کے لئے وسایل مقرر کئے۔ اور مسلمانون کو انگریزون سے ملاکر شیر و شکر کر دیا۔ سرکار نے آپ کی ہر طرح حمایت کی اسلیے آپ کو بخوبی کامیابی اپنے مقاصد مین ہوئی۔

مگر افسوس ہے کہ جیسا عام دستور ہے۔ وہی مسلمان بھائی سر سید کے دشمن ہین۔ سوائے چند معدود تعلیم یافتہ جنٹلمینون کے تمام اعلی وادنی مسلمان آپ کو کافر سمجھتے ہین اور برا بھلا کہتے ہین۔ مولوی لوگ آپ پر کفر کا فتوی بھی دے چکے ہین۔ تاہم بیچارے بڈھے سید کی جو دھن ہے وہ اسی مین مست ہین۔ وہ خوب جانتے ہین کہ اگر یہہ قوم ایسی غافل نہوتی تو اون کو گالیان کھانے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ لیکن سید کی جادو بیانی کہئے یا تدبیر و قابلیت کچھ ایسا اثر رکھتی ہے کہ اب قوم مین اگر لکھوکھا لوگ ذرا مائل ہونے لگے ہین تو ہزارہا

لوگ ایسے بھی پیدا ہو گئے ہین جو آپ کو اپنا ملکی و مذہبی امام سمجھتے ہین

اور اب بہت جلد نوجوان طالب علمون کا گروہ جو کالج سے تیار ہو کر نکل رہا ہے اور نکلے گا وہ اوس نمونہ کا ہوگا جیسا کہ آپ کی خواہش تھی۔

آپ سنہ ۱۸۱۷ء مین دہلی کے ایک معزز خاندان مین پیدا ہوئے۔ سنہ ۱۸۳۷ء مین سرکار انگریزی مین ملازم ہوئے۔ پہلے سررشتہ دار ہوئے پھر آگرہ کی کمشنری کے نائب منشی اور پھر سنہ ۱۸۴۱ء مین فتحپور سیکری کے منصف مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۸۵۵ء مین رہتک کے صدر اعلے مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۸۵۵ء مین بجنور کو تبدیل ہوئے۔ اسی زمانہ مین غدر شروع ہوا۔ ایک نواب نے ضلع کے تمام انگریزون کو محصور کر لیا۔ سید بھی اونمین شامل تھے۔ انھون نے نواب سے گفتگو کی۔ اور انگریزون کو سلامت نکالدیا۔ نواب نے آپکو ہی اوس ضلع کا حاکم مقرر کیا تھوڑے عرصہ بعد چند ہندو راجون نے ملکر نواب کو شکست دی۔ ضلع مین انگریزی عملداری کی پھر منادی ہو گئی۔ آپ وہان سے بھاگ کر دہلی پہنچے۔ شیکسپیر صاحب کی سفارش سے آپ کو ایک خلعت فاخرہ اور دو سو روپیہ ماہوار کی پنشن مین حیات اس وفاداری اور خیر خواہی کے صلہ مین گورنمنٹ سے ملی۔

اس زمانہ مین آپ کو مسلمانون کی تباہی دیکھکر بڑا رنج ہوا اور آپنے غدر کے وجوہات پر زور کی کتابین لکھین۔ سنہ ۱۸۶۲ء مین غازیپور کے سب جج مقرر ہوئے۔ وہان پر اپنی سینٹفک انگریزی کتابون کے ترجمے کیواسطے ایک سوسئٹی قایم کی۔ پھر علیگڈھ کو تبدیل ہوئے۔

سنہ ۱۸۶۶ء مین لارڈ لارنس نے ایک تمغہ طلائی اور ایک جلد کتاب مکالی کی نذر کی۔ سنہ ۱۸۶۷ء مین بنارس کو تبدیل ہوئے وہان سے سنہ ۱۸۶۹ء مین انگلینڈ کو روانہ ہوئے تاکہ اپنے بیٹے مسٹر محمود[1] کی تعلیم کا بندوبست کرا دین اور علیگڈھ مین محمدن کالج قایم کرنے کے واسطے عمدہ نمونے وہان کے دیکھکر پسند کرین اور طریقون کو سمجھ لین۔ راستہ مین جہاز پر آپ کی بہت سے مشہور

---

[1] جو الہ آباد ہائی کورٹ کے مشہور جج تھے پارسال مستعفی ہوے ہین۔ انہون نے یہان سے اول درجہ کا انعام ولایت جانے کے واسطے حاصل کیا تھا۔

[illegible]ون سے ملاقات ہوئین جنمین مسس کارپنیٹر اور انجنیر لیسپس بانی سویز کنال قابل ذکر ہین۔ [illegible]ن پہنچکر بھی بہت سی ملاقاتین کین اور دعوتین کھائین۔ لارڈ صاحب سکریٹری اوف سٹیٹ۔ کارلائل۔ ڈکنس وغیرہ سے ملے۔ ستارہ ہند کا خطاب پایا۔ حضرت محمد صلعم کی لائف چھپوائی جسکی کاپیان سلطان روم و خدیو مصر کی خدمت مین بھیجین۔ اپنی سیر کی حالات مشتہر کئے۔ فرانس کے عمدہ مقامات کی سیر کی۔ ولایت سے لوٹ کر کالج بنانے کی فکر مین مصروف ہوے۔ میور صاحب لفٹنٹ گورنر اور ڈاکٹر ہنٹر صاحب کی کتابون کے جواب لکھے۔ سنہ ۱۸۷۵ء محمڈن کالج علیگڈھ کی تیاری شروع ہوئی اور سنہ ۱۸۷۷ء مین کالج قایم ہوگیا لفٹنٹ گورنر صاحب نے جلسہ کیا مگر اس کا بنیادی پتھر بہت عرصہ بعد لارڈ لٹن نے رکھا سنہ ۱۸۷۶ء مین ملازمت سے دستکش ہوے اور پنشن لیکر علی گڈہ مین وطن قایم کیا۔



سنہ ۱۸۷۸ء مین وائسریگل کونسل کے ممبر ہوے اب آپ کی ستتر سال کی عمر ہے مگر آپ کا قومی جوش و ہمت بالکل کم نہین ہوا مستعدی مین آپ جوانون سے دو قدم آگے ہین اور اوسیطرح استقلال کے ساتھ اپنی قوم کی بہبودی کی فکر مین مشغول ہین۔ اسسال ہی ایسی گرمی کے موسم مین جبکہ گرمی کی شدت سے ہم جیسے نوجوان اور معمولی آدمی گھر سے باہر قدم نہین رکھتے آپ پنجاب کے سفر مین کالج کے واسطے روپیہ مانگتے پھرتے ہین۔ آپ کا مذہب جو نیچریہ پکارا جاتا ہے مسلمانون سے چند مسئلون مین فرق رکھتا ہے۔ آپ مذہب کے سچے پیرو اور مددگار ہین مگر بطرز دیگر۔ آپ کا خیال ہے کہ مسلمانون نے کبھی جہاد نہین کیا وغیرہ آپ نیشنل کانگریس کے مخالف ہین۔ اور حال مین آپنے ایک محمڈن لیگ سندو نیشن

کے خلاف بنایا ہے۔

آپ کی تصنیفات مین اثار الصنادید۔ لائف محمڈنس۔ کازیزاوف ریولٹ۔ وغیرہ ہین جنہین سے پہلی کا ایک فرانسیس نے اور دوسری کا ایک سراکلینڈ کالون نے ترجمہ کیا۔ علیگڈہ کا کالج جو ہمیشہ آپ کی یادگار رہے گا وہ درحقیقت اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ جہان صرف انگریزی کتابون کا ہی سبق نہین دیا جاتا اخلاقی تعلیم۔ مذہبی تعلیم۔ اور جسمانی ورزش وغیرہ کی تعلیم بھی اوسیقدر توجہ اور زور دیا جاتا ہے اسیوجہ سے جو نوجوان تعلیم پاکر نکلتا ہے وہ پورا جنٹلمین عالم اور سنعد ہوتا ہے۔ وہان گو مسلمانون کے ساتھ ہر طرح کی رعایتین زیادہ رکھی گئی ہین مگر ہندوون سے ساتھ ہمدردانہ برتاؤ کیا جاتا ہے۔ جہان کے پرنسپل و پروفیسر افسرون کی طرح طلبہ سے جدا نہین رہتے بلکہ دوستون کی طرح ملے رہتے ہین۔ اور ہر موقع پر اپنے مسلمان طلبار کا حوصلہ ہر طرح سے بڑھاتے ہین۔ جہان کا بورڈنگ ہاوس بہشت کا نمونہ اور سوسٹی کنبہ سے دوگونہ ہے۔ تمام مسلمان بچے ایک جگہ رہتے۔ یکجا کھیلتے۔ کھاتے پیتے۔ اور ایک جگہ پڑھتے ہین۔ سب بورڈون کی تربیت ملاحظہ سید خود کرتے ہین۔ تندرستی کی حفاظت کے واسطے خاص شفاخانہ موجود ہے۔ سیر کے واسطے باغ اور پڑھنے کے واسطے لائبریری غرض تمام سامان دل لگی اور تعلیم کے مہیا کر رکھے ہین۔ مسجد کی بنیاد بھی پڑی ہے۔

مسٹر دادابھائی نوروزجی۔ ایم۔ اے۔

آپ سب سے پہلے اور صرف ایک ہی ایسے ہندوستانی ہین جنکو انگلستان کی پارلیمنٹ کی ممبر ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اپ نیشنل کانگریس کے بڑے حامی و سرپرست ہین۔ گذشتہ سال ہین جو جلسہ کانگرس کا پنجاب مین ہوا تھا اوسکی شرکت کے واسطے آپ ولایت سے

تشریف لائے تھے۔ لاہور کے اسٹیشن سے جب آپ شہر کو گاڑی مین سوار ہوئے
تو لوگون نے اسقدر اپنا دلی جوش دکھایا کہ آپ کی گاڑی مین سے گھوڑے کھولدیے
اور بہت سے معزز لوگون نے خود گاڑی کو کھینچا۔ درحقیقت پبلک آپ کی جسقدر
قدر و عزت کرے کم ہے وہ جسقدر مشکور ہو بجا ہے۔ آپنے ممبری پارلیمنٹ حاصل کرکے
ملک کو بڑا فائدہ پہنچایا ہے۔ ہندوستانیون کی تمام شکایتین شاہی دربار مین آسانی
پہنچ جاتی ہین اور انتظام ہوجاتا ہے انگلستان مین بہت سے معزز انگریز ہماری دستگیری کو
طیار ہو گئے ہین۔

آپ قوم کے پارسی ہین۔ شہر بمبئی مین سنہ ۱۸۲۵ء
مین پیدا ہوئے۔ ایلفنسٹن انسٹیٹیوشن مین تعلیم پائی
اور بڑی شہرت حاصل کی۔ تھوڑے عرصہ بعد
اوس کالج مین پروفیسر مقرر ہوئے۔ اپنی لیاقت
نامہ نگاری اور اخبار نویسی مین دکھلائے اور
بہت سی سوسئٹیون کے سرگرم ممبر رہے تعلیم نسوان کی سرپرستی کی۔ اخبار راست گفتار
نکالا۔ قومی اصلاحین کین۔ سنہ ۱۸۵۵ء مین انگلستان کی ایک تجارتی کمپنی قایم کرکے
اوسمین شریک ہوے۔ سنہ ۱۸۵۵ء مین ولایت کو گئے اور وہین بودوباش اختیار کی۔
آپنے تجارت مین بڑی دیانت داری دکھلائی۔ بہت سے دوست ولایت مین بنالیئے۔
ہندوستان سے جانیوالون کی آپنے ہمیشہ مدد کی۔ آپنے ایک دوست تاجر کی کئی لاکھ روپیہ [illegible]
کی جس سے آپ کو سخت نقصان پہنچا مگر آپکے دوستون نے اسوقت بڑی مدد دی
سنہ ۱۸۷۴ء مین آپ مہاراجہ گیکواڑ بڑودہ کے دیوان مقرر ہوے مگر پھر ناقدردانی کیوجہ سے
استعفا دیدیا۔ سنہ ۱۸۷۵ء مین بمبئی کی کونسل وغیرہ کے ممبر بنے۔ سنہ ۱۸۸۵ء بمبئی کی لیجسلیٹو کونسل
کے ممبر ہوے۔ سنہ ۱۸۸۶ء مین نیشنل کانگریس کے صدر انجمن آپ ہی تھے۔ سنہ ۱۸۹۲ء مین

کمبری کی طرف سے ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوے جس کے واسطے عرصہ سے کوشان تھے۔

جسٹس کاشی ناتھ ترمبک تلانگ

آپ ہائی کورٹ بمبی کے ایک لایق فایق جج اور ہندوستان کے مشہور عالم تھے جو بارسال انتقال کرگئے۔ آپ مرہٹہ برہمن تھے اور ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوے۔ نو برس کی عمر مین پڑھنے بیٹھے سترہ برس کی عمر مین بی۔ اے۔ پاس کیا۔ اور پھر ایم۔ اے وایل ایل بی ہمیشہ انعام اور وظیفے پاتے رہے۔ غرضکہ بیس سال کی عمر مین تمام خواندگی یونیورسٹی کی ختم کرچکے۔ ۱۸۷۲ء مین ایڈووکیٹ کا امتحان پاس کیا۔ اور وکالت شروع کردی۔ آپ سنسکرت کے بڑے فاضل تھے اور دھرم شاستر کو ایسا سمجھتے تھے کہ کئی مقدمات مین بڑی تعریف حاصل کی۔ ۱۸۸۸ء مین قانون کے سرکاری پروفیسر مقرر ہوے ۱۸۸۹ء مین آپ بجائے نانا بھائی ہرید اس مرحوم کے ہائی کورٹ جج مقرر ہوی۔ آپ سپریم کونسل کے ممبر مقرر ہوجاتے مگر آپنے منظور نہ کیا۔

آپنے بہت سے علمی لکچر دیے اور اخبارون مین چھپوائے جن سے آپکی لیاقت کی دھوم یورپ تک مچ گئی۔ بھگوت گیتا۔ بھرتری شتک اور مدرا راکشش وغیرہ سنسکرت کتابون کے ترجمے انگریزی مین چھپوائے۔ بہت سے انگریز مصنفون کی تحریرون کی غلطیاں ثابت کین۔ بہت سے علمی و قانونی مسئلون پر بحث کین۔ بہت سے ملکی معاملات پر اسپیچین دین جنکی شہرت دور دور تک ہوگئی بہت سی انجمنون کے ممبر سکرٹری و پریسیڈنٹ رہے۔ یونیورسٹی کے فیلو وغیرہ رہے۔ تعلیمی کمیشن کے ممبری کیوجہ سے ۱۸۸۳ء مین سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب پایا پھر افسوس ہے کہ عین جوانی کے عالم مین انتقال کیا۔ آپ پکے ہندو تھے۔

بابو سریندر ناتھ بنرجی

آپ ایک مشہور بنگالی ایڈیٹر ہین۔ زبان انگریزی کے بڑے عالم اور بنگال کے قومی

جوش کے بانی وجان ہین۔

۱۸۴۸ء مین کلکتہ کے ایک بڑے ڈاکٹر کے گھر پیدا ہوئے ۱۸۶۸ء مین بی۔اے۔پاس
ہوئے۔دوسری زبان آپ کی لاطینی تھی ۱۸۶۸ء مین انگلستان کو گئے اور ۱۸۷۱ء مین
سول سروس کا پاس کر کے لوٹے اور سلہٹ کے اسسٹنٹ کلکٹر مقرر ہوئے۔ بعد
آپ پے ایک مقدمہ لگ گیا جس کی وجہ سے برخاست ہو کر پچاس روپیہ ماہوار پنشن مقرر ہوئی
یہہ مقدمہ کا لگنا بظاہر منحوس تھا مگر حقیقت مین نہایت مبارک تھا۔قوم کے واسطے وہ
گھڑی سونے کی تھی جس وقت بابو صاحب برخاست ہوئے۔کیونکہ وہ سرکاری ملازمت
کی حالت مین بہت بڑھتے تو جج یا کلکٹر ہو جاتے مگر اب وہ قوم کے مددگار اور ریفارمر
ہین۔پھر خاص بابو صاحب کا بھی ذاتی فائدہ اسقدر ہے کہ آپکا نام بنگال کی تواریخ
مین عرصہ تک یاد رہیگا۔

آپ تھوڑے عرصہ تک بڑی مصیبت مین رہے۔پھر ۱۸۷۶ء مین ایک کالج کے پروفیسر
دو سو روپیہ ماہوار پر مقرر ہوئے۔اپنی لیاقت اور محنت سے بڑی شہرت حاصل کی ۱۸۸۲ء
مین آپنے اپنا ایک سکول علیحدہ کھولا۔ جو ۱۸۸۴ء مین رپن کالج بنگیا۔جسمین ۱۲۰۰ طلبا
پڑھتے ہین اور جو کلکتہ مین نہایت مشہور ہے۔اسکی اور دو شاخین ہین جنمین آٹھ سو
لڑکے اور تعلیم پاتے ہین۔ان تینون ایسے بڑے مدرسون کے جنکو ایک علیحدہ
یونیورسٹی کہنا بیجا نہوگا بابو صاحب خود ہی مالک ہین۔

آپ اخبار بنگالی کے اڈیٹر تھے ۱۸۸۳ء مین آپنے ایک مضمون جسٹس نارس کی خلاف
چھاپا جس مقدمہ[ف] مین آپکو دو ماہ قید کی سزا ہوئی جسکے خلاف تمام ملک مین جوش پھیلا
وائسرائے اور سکرٹری اسٹیٹ ہند کے پاس میموریل اور تاربرقیون کے ڈھیر پہونچے

ف جسٹس رومیش چندر متر نے اختلاف کیا اور کہا کہ جب پہلے دو اور مقدمات مین جو اس سے
سخت تھے مجرم سے درخواست معافی طلب کی گئی تو اس مین کیون معافی متصور نکیجائے۔
مگر نقار خانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے

اخبارون مین مضمون چھپے مگر راستے مین میعاد ختم ہوگئی۔ جیلخانہ مین بھی ہزارون آدمی آپکو
دیکھنے جاتے اور ڈاک مین خطوط اسقدر آتے کہ ایک چٹھی رسا جُدا آپکے واسطے مقرر کیا تھا
۱۸۷۶ء مین انڈین ایسوسی ایشن کی بنا پڑی۔ آپ کا اکلوتا بیٹا اوسی روز مرگیا تھا تو بھی
جلسے مین آپ شامل ہوئے۔ لوکل سیلف گورنمنٹ کا خیال پہلے آپ کی کوشش سے ہے
اسٹیٹوٹری سول سروس جاری ہوئی۔ آپ نیشنل کانگرس کے بڑے معاون ہین۔

مسٹر ڈبلیو سی بنرجی W. C. Banerjea

یہہ کلکتہ کے ایک مشہور بنگالی بیرسٹر ہین۔ ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوئے۔ ۱۸۸۳ء مین بنگالہ
کے لفٹنٹ گورنر نے کونسل کی ممبری کے واسطے منتخب کیا مگر آپنے ناپسند کی۔ پھر ۱۸۸۴ء
مین ہائی کورٹ کی ججی پیش کی گئی، وہ بھی آپنے نامنظور کی کیونکہ وکالت سے آپ کی آمدنی
ایک لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ تھی۔

۱۸۸۵ء مین بمبئی کی پہلی نیشنل کانگریس کے جلسہ مین آپ صدر انجمن بنے۔ آپ کانگریس کے
بڑے زبردست اور دلی مددگار ہین۔ ایشور آپ کی عمر دراز کرے۔

بابو ایشور چند ودیا ساگر سی۔ آی۔ ای

آپ ایک مشہور بنگالی پنڈت تھے۔ ۱۸۲۰ء مین پیدا ہوئے۔ پہلے ایک اسکول مین سنسکرت
کے استاد مقرر ہوئے پھر ترقی پاتے پاتے سررشتہ تعلیم کے انسپکٹر بمشاہرہ پانسو روپیہ
ماہوار مقرر ہوئے۔ آپنے بہت سی سنسکرت کتابون کے ترجمے کیے۔ بہت سی
کتابین تصنیف کین۔ پھر ڈائرکٹر سے کچھہ اختلاف ہوجانے کی وجہ سے آپنے استعفا
دیا۔ آپ کی آمدنی صرف کتابون کی بکری سے تین ہزار روپیہ ماہوار تھی۔

آپ تعلیم نسوان کے حامی اور شادی صغر سنی کے مخالف تھے۔ بیوہ عورتون کی شادی
کرنا اپنے از روے شاستر ثابت کیا تھا۔ اور خود بھی کئی بیواؤن کی شادیان کین تعین
اپنے کئی اسکول۔ شفاخانے۔ اور محتاج خانے وغیرہ اپنے صرف سے کھولے۔

آپ بڑے عالی خیالات کے عالم تبحر تھے۔ اکہتر برس کی عمر مین انتقال فرمایا۔

سر جمشید جی جی جی بہائی۔ بارٹ

یہ صاحب بمبئی کے ایک نہایت مشہور اور معزز پارسی سوداگر ہوئے ہین۔ جنہون نے صرف اپنی لیاقت اور محنت سے بڑا عروج حاصل کیا۔ اور پھر لاکھون روپیہ اپنے پاس سے رفاہ عام کے کامون مین لگایا۔ آپ جیسے بلند حوصلہ تھے وہ ذیل کے مختصر حالات سے ثابت ہو جاویگا۔

یہ ۱۷۸۳ء مین بمبئی مین پیدا ہوئے۔ بچپن مین ماں باپ کے مرجانے کی وجہ سے اپنے خسر کے یہان پرورش پائی۔ ۱۷۹۹ء مین آپکا ایک رشتہ دار چین کو گیا اور اسکے ساتھ آپ بھی نوکر ہوکر گئے۔ انکے پاس ایک سو بیس روپیہ تھے اونسے وہان تجارت کی وہانسے لوٹکر پھر وطن سے ۳۵ ہزار روپیہ قرض لیا اور چین کو تجارت کرنے چلے گئے۔ تہوڑے عرصہ کو وہانسے کمائی کرکے قرضہ ادا کیا۔ چوتھے مرتبہ جب آپ چین سے واپس آرہے تھے اوسوقت انگریزون اور فرانسیسیون مین جنگ ہورہی تھی اسلئے آپکا جہاز تو فرانسیسیون نے پکڑ لیا اور افریقہ کو بھیجا گیا وہانسے آپ چند سیم صاحبون اور کانسل کی سفارش سے رہائی ہوئی مگر مال سب ضبط ہوگیا۔

پھر ایک مرتبہ اور چین کو گئے۔ پھر ۱۸۰۷ء مین بمبئی مین رہنا اختیار کیا۔ ایک چینی ایک مسلمان کی شراکت سے تجارت شروع کی اور انتظام وایمانداری کیوجہ سے اسقدر ترقی کی ایک وقت مین افریقہ امریکہ اسٹریلیا وغیرہ دنیا کے تمام حصون مین آپکی تجارت پھیلگئی ۱۸۲۲ء تک آپنے دو کروڑ روپیہ کے قریب کمایا۔ اور آپ مشرق کے اعلیٰ ترین تاجر شمار ہونے لگے۔ گوکہ آپکا کاروبار اتنا پھیلا ہوا تھا مگر یہ ایک عجیب بات تھی کہ آپنے کبھی کسی پر عدالت مین نالش دائر نہین کی۔ بلکہ اور صدہا تنازعات خود فیصل کئے جسقدر آمدنی بڑھتی گئی اوسیقدر آپ خیراتی کامون مین خرچ کرنے لگے۔ پہلے سلانہ تین ہزار

روپیہ دیکر جیلخانہ کے مقروض قیدیون کو چھڑایا - پھر ایک مندر ۱۵ ہزار مین بنوایا - پھر سورت کی آتشزدگی کی مصیبت مین ۲۵ ہزار دیا - پونا واٹر ورکس مین ایک لاکھ ستر ہزار خرچ کیا اور ایک مندر ۱۴ کا بنوایا - بمبئی مین ایک لاکھ کے دھرم شالا بنوائے - ۲ لاکھ روپئے سے ایک شفاخانہ قایم کیا وغیرہ - آپکی لیڈی صاحبہ بھی مخیر ہونے مین آپسے کم نہین اونہون نے بھی جزیرہ بمبئی کے پل کے واسطے ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ دیا -

سنہ ۱۸۴۲ء مین آپکو سرکار سے نائیٹ کا خطاب ملا سنہ ۱۸۵۶ء مین آپکا سنگین بت ایستادہ کیا گیا سنہ ۱۸۵۷ء مین بیرن کا خطاب ملا سنہ ۱۸۵۹ء مین انتقال کیا - آپکے دوستون نے آپکے اعزاز کی یادگار مین ایک مترجم سوسیٹی قایم کی جسکے فنڈ مین آپنے تین لاکھ اور ملا دیا - (حقیقت مین ایسے سر لوگ ہمیشہ زندہ ہین جنکا ذکر مدتون یاد رہے - اپنا پیٹ بھرنا اور روپیہ پاکر آرام طلب ہو جانا سب کوئی کرسکتا ہے - تمام دہن دولت اسیجگہ چھوڑنا پڑتا ہے چھاتی پر کوئی نہین رکھہ لیجاتا - جو نیک راہ مین خرچ کرلے وہی اپنے ساتھ جاتا ہے)

سر منگلداس نتھو بھائی - کے - سی - ایس - آئی

یہ صاحب بمبئی ایک بہت بڑے ساہوکار و رئیس اور قوم کے وینش ہندو تھے - اونہون نے بھی اپنی لیاقت اور دانائی سے بڑا عروج حاصل کیا اپنے وقت مین آپ بڑے معزز ہندو جنٹلمین تھے - سنہ ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوئے - اٹھارہ سال کی عمر مین اپنی موروثی جائداد پر مالک بنے سنہ ۱۸۵۲ء مین ایک اسکول قایم کیا - سنہ ۱۸۵۳ء مین ایشیاٹک سوسیٹی اور جغرافیکل سوسیٹی کے ممبر ہوئے - سنہ ۱۸۵۹ء مین جسٹس اوف پیس مقرر ہوئے - سنہ ۱۸۶۰ء مین آپنے نسوان مدرسونکی نمایش کی - جب انکم ٹیکس جاری ہوا تو آپ اوسکے افسر اعلے مقرر ہوئے سنہ ۱۸۶۳ء مین بمبئی یونیورسٹی کو بیس ہزار روپیہ قرض دیا - سنہ ۱۸۶۴ء مین اپنی سیٹھانی صاحبہ کی وفات پر ایک لاکھ کے خرچ سے دو شفاخانے کھولے - سنہ ۱۸۶۶ء مین لیجسلیٹو کونسل کے ممبر

مقرر ہوئے ۔ ۱۸۷۲ء مین ستارہ کا خطاب پایا ۔ ۱۸۷۵ء مین نائیٹ کا خطاب پایا ۔
اور جب شاہزادہ پرنس اوف ویلز ہندوستان مین تشریف لائے تب آپکے ۔۔ لڑکے کی
شادی تھی ۔ حضور ممدوح بڑی خوشی سے اوسمین شریک ہوئے اور ایک عظیم الشان
جلسہ منعقد ہوا ۔ اور ایک نمونہ آپکو ملا ۔ آپنے بھی اس شادی کی یادگار مین ۵۰ ہزار
روپیہ خیراتی کام مین لگایا ۔ اور ایک لاکھ کے قریب روپیہ مرتے وقت خیرات کیا ۔
اور سات لاکھ روپیہ اور جمع چھوڑ گئے کہ مناسب طور سے خیرات مین خرچ کیا جاوے ۔

کیشب چندر سین

یہ برہم سماجی کے مشہور معتبر اور ہندوستان کے ایک نامی لکچرر و ریفارمر بنگالہ مین
ہوئے ہین ۔ ۱۸۳۸ء مین پیدا ہوئے ۱۸۸۴ء مین انتقال کیا ۔ آپکا مذہب ہندوی و عیسائی
ملا ہوا تھا ۔ آپ نہایت فصاحت سے انگریزی بولتے تھے اور ذہین اور مدبر اعلے درجہ کے تھے
سیلون و انگلینڈ وغیرہ کی سیاحت کی ۔ بہت سی کتابین چھوڑین ہندوستان اور
ولایت مین بہت سے آپکے دوست اور مداح ہین ۔

بھرام جی ملاباری

آپ پارسی قوم کے ایک نہایت مشہور شاعر و ریفارمر ہین ۔ آپکی تصنیفات اور آپکی تحریکین
کی پبلک مین بڑی قدر ہے ۔ ہندوستانکی بیوہ عورتون پر آپنے ترس کھا کر اپنے تمام
لیاقت اوسیطرف رجوع کر رکھی ہے ۔ اپنے قیمتی وقت آرام اور روپیہ تمام کو اسی کوشش مین

حقیقت مین اصلی خیرات یہی ہے ۔ ودیاوان ۔ جیودان سب سے بڑے ہین ۔ ہمارے بھولے ہندو بھائی
جو بھگت ہوتے ہی تولا کھون روپیہ سینڈو نکو کھلانے لگے ۔ گیت دان کو اعلی سمجھ رکھا ہے اشرفیان کنوئین مین
ڈالتے ہین ۔ دان کا ٹھیکہ برہمنونکے ہاتھ مین ہے بیوہ یتیم اور محتاج اپاہج کے دینے مین گستاخی سمجھتا ہے ۔
یہی ہے ہماری عقل کو (مفصل بحث دیکھو حصہ تحقیقات)

صرف کر رہے ہین - شہر شہر دورہ کر کے لکچر دیتے ہین - بہت سی کتابین لکھی ہین - ۱۸۵۲ع مین پیدا ہوئے - حالت طالب علمی مین ہی آپ لڑکون کو پڑھا کر ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تک کماتے تھے آپکی انگریزی شاعری کی بڑے بڑے عالمون نے تعریف کی ہے -

سر سالار جنگ

آپ ریاست حیدرآباد مین وزیر اعظم تھے - آپکی دور اندیشی اور مدبرانہ لیاقت مشہور زمانہ تھی ۱۸۳۴ع مین پیدا ہوئے اور عین جوانی انچاس برس کی عمر مین انتقال کیا - ایام غدر مین آپنے انگریزون سے اتحاد قایم رکھا اور باغیونکو سرکشی سے روکا - ممالک نظام کا بہت بڑا انتظام کیا اور ہر محکمہ مین نہایت ترقی کر کے دکھلائی ۱۸۶۷ع مین - کے - سی - ایس - آئی - اور ۱۸۷۱ع مین - جی - سی - ایس - آئی کا خطاب پایا - اکسفورڈ یونیورسٹی نے ڈی - سی - ایل بنایا -

فصل متفرقات

RIGH. Hon. W. E. Gladstone مسٹر گلیڈسٹون

آپ زمانہ حال کے بہت بڑے مدبر اور نہایت مشہور اسپیکر ہین - انگلستان جیسے عظیم الشان سلطنت کے وزیر اعظم ہین - آپ بڑے عالی دماغ اور دور اندیش ہین اور لبرل خیالات رکھتے ہین - اپنے اعلے لیاقت کی وجہ سے ۴۰ سال سے برابر ممبر پارلیمنٹ ہین - ہمیشہ فکر و خوض مین غرق رہتے ہین اور نہایت سادہ وضع ہین - مصنف بھی اعلی درجہ کے ہین ایسے فصیح لکچرر ہین کہ ایک منٹ مین ۵۰ اتک لفظ بولتے ہین -

آپ لورپول کے ایک سوداگر کے گھر ۱۸۰۹ع مین پیدا ہوئے - اکسفورڈ کالج مین ۱۸۳۱ع مین اول درجہ کی ڈگری حاصل کی ۱۸۳۲ع مین نیوارک شہر کی طرف سے ممبر منتخب ہوئے -



پھر کبھی کسی شہر کے خلف سے کبھی کسی کے سے منتخب ہوتے رہے اور درجہ بدرجہ ترقی پاتے رہے - کالونیز کی سکرٹری رہی ٹکسال کے افسر رہے - وغیرہ - اپنے حسن انتظام کیوجہ ہر دل عزیز ہوگئے - ہوم رول وغیرہ سے بڑے شہرت حاصل کی -

ڈاروِن صاحب

C. DARWIN. F.R.S.

آپ زمانہ حال کے بڑے مشہور نیچریلسٹ ہیں - دنیا کی پیدائش کی نسبت آپنے ایک نیا خیال تراشا ہے جو بڑا عجیب اور مدلل ہے (Theory of Evolution) علم حیوانات پر آپنے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں ۱۸۰۹ع میں پیدا ہوئے اور ۱۸۸۲ع میں مرگئے - ۱۸۳۱ع میں جنوبی امریکہ کے گرد عالمگیر سمندری تحقیقات کے سفر کو گئے - انکے دادا بھی بڑے عالم نباتات و ادویات کے تھے -

ہکسلی صاحب

Prof. Huxley

یہ زمانہ حال کے بڑے مشہور عالم و طب کے ہیں - انکا قول ہے کہ دنیا میں علمیت و تہذیب روز مرہ بڑہتی ہے اور علم و مذہب متضاد ہیں یہ ۱۸۲۵ع میں پیدا ہوئے آسٹریلیا کے سفر کو گئے - وغیرہ -

پروفیسر میکسمولر

Prof. Max-Muller

جنکو سوامی دیانند موکش مل پکارا کرتے تھے - سنسکرت زبان کے بڑے مشہور عالم ہیں

CREAT CELEBRITIES

Biographies of all great men of all times of all nations; incbudiny emperors, Prophets Refomers, inventors; Noble women, & eminent persons of present tmie, illustrated

BY

B. PYARE LAL.

Zemindar of Burotha, Son of

Munshi NORANGI LAL. *Dy. Mgr.* E. J. *Canal.*

author of.

"Agrieulture Horti_Arbori culture.

Natural History &C.

1894.

I Edition — Price

1000 Copies. R. 1-0-0

MOHUMMUDAN PRESS ALIGARH

آپکا وطن ملک جرمنی مین ہے مگر اب انگلستان مین بود و باش رکھتے ہین آپ نے وید مقدس
کے علاوہ اور بہت سی سنسکرت کی کتابون کے اور نیز بودھ مذہب کے مشہور کتابون کے ترجمے
انگریزی چھپوائے ہین - آپ نے مشرقی علوم اور سلف کے تہذیب کو خوب روشنی مین لاکر مغرب مین

پرنس بسمارک Prince Bismark

پروشیا - یعنی جرمنی جسکو الیمان بھی کہتے ہین ایک مشہور سلطنت یورپ مین ہے - آپ اوسکے وزیر
اعظم تھے - جو اپنی دور اندیشی اور دانائی کے واسطے زمانہ مین مشہور ہین - شہنشاہ ہمیشہ آپکے مشورہ
سے کام کرتے ہین - آپکا قول ہے کہ
"آجکل کے ملکی معاملات کا فیصلہ اسپیچ یا کثرت رائے سے نہونا چاہیے بلکہ خون و تلوار سے"
۱۸۱۵ء جیسے مشہور سال مین آپ پیدا ہوئے ۱۸۳۵ء مین ملازم سرکار ہوے - سفیر اسٹریا و فرانس رہے

سر والٹر ریلے Sir W. Raleigh

سر والٹر ریلے - انگلستان کے ملکہ الیزبتھ کے مصاحب - امریکہ کو گئے اور تمباکو
لائے - ایک روز بیٹھے حقہ پی رہے تھے - نوکر نے منہ مین سے دھوان نکلتا دیکھکر سمجھا کہ پیٹ
مین آگ لگی اسلیئے ایک گھڑا پانی اوپر ڈالا - بڑی دلگی ہوئی -

کک Cap. Cook.

کک - مشہور انگریز سیاح - جنہون نے جہاز کے راستے بہت سی نئی جزیرے تلاش کیئے اور
انگریزی جھنڈا دور دراز سمندرون کے سنسان اجڑے جنگلون مین نصب کیا - وحشی باشندے پاپون
کے انکو دیوتا سمجھتے تھے -

ہنی بال Hannibal

ہنی بال فنشیا یعنی افریقہ شمالی کا ایک مشہور سپہ سالار جو سپیو (Scipio) سے لڑا اور جسنے
روم فتح کیا اسکا زمانہ حضرت عیسیٰ کے بہت قریب تھا -

گارفیلڈ Gen. Garfield

گارفیلڈ - ایک غریب انگریز کا لڑکا جو اپنی اعلیٰ لیاقت سے ممالک متحدہ امریکہ کا پریسیڈنٹ بنگیا

چنگ - یہ ایک بڑا زبردست شہنشاہ چین کا ہوا ہے جسنے تتمانی کے حملوں رکنے کے واسطے ایک دیوار ۱۲۰۰ میل لمبی بنائی یہ دیوار جیسے بی انتہا لمبی ہے ویسی ہی مضبوط اور خوبصورت (مفصل دیکھو جوہر جہان نما)

چیاپس - ملک مصر کا ایک بادشاہ جسنے اسفنکس یعنی ایک عظیم الشان عمارت مینار کے طور پر بنوائی جو شل پہاڑ کے بلند اور وسیع ہے اسکو لاکھ مزدورن نے ۲۰ بیس برس میں بنایا تھا (مفصل دیکھو جوہر عجائبات)

نوٹ - (اس فصل کو ختم کرنیکو جی نہین چاہتا - قلم نہین رکتا - اور بہت سی لوگ ہندوستان اور یونان وغیرہ کے تواریخ سے یاد اگر قلم کو پکڑ بیٹھے ہین مگر مجبوری ہے اسلئے سبکا برا اینا ہو مجھکو فرصت ہی - روپیہ بھی پاس ہے - اور پبلک بہی قدر جاننے لگی ہے - مگر چھاپے خانہ والے بڑے جان لیتے ہین - یہی کتاب جھینون بڑی مشکل سے تیار ہوئی ہے -

ناظرین سب متفق ہوکر دعا مانگین کہ جلد یہہ نحوست دور ہو -

CONTENTS.